# اظہارِ خطابت

1

محرم — صفر

مُصنف

خطیب اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

اظہارِ خطابت
1
خطیب اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور
شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ

اُس (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اسے بیان سکھایا ہے

# اظہارِ خطابت

## جلد اوّل

ماہِ محرم شریف ★ ماہِ صفر

مُصنّف

خطیبِ اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور

ناشر

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ



نام کتاب ............ اظہارِ خطابت (جلد اوّل) محرم-صفر
مصنف ............ مولانا پیر محمد مقبول احمد سرور
صفحات ............ ۳۸۴
اشاعت ............ جولائی ۲۰۰۶ء
کمپوزنگ ............ ورڈز میکر
مطبع ............ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر ............ ملک شبیر حسین
قیمت ............

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** اُردو بازار لاہور
☆ **مکتبہ اشرفیہ** مریدکے
☆ **احمد بک کارپوریشن** کمیٹی چوک راولپنڈی
☆ **مکتبہ ضیائیہ** بوہڑ بازار راولپنڈی
☆ **کتبخانہ حاجی مشتاق احمد** اندرون بوہڑ گیٹ ملتان



# انتساب

اس تحفہ مبارکہ کو بندۂ ناچیز اپنے مرشد گرامی کے نبیرۂ اکبر
پیر طریقت رہبر شریعت فخرِ لاثانی
حضرت پیر سیّد **محمد ظفر اقبال عابد شاہ** صاحب دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ حسینیہ عابدیہ علی پور سیّداں شریف
کے اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے اس امید کے ساتھ کہ
؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا
اور
گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

گدائے کوچۂ علی پور شریف
محمد مقبول احمد سرور
فیصل آباد

# الاھداء

ناچیز اپنی اس تصنیف کو بطور ہدیہ امام ربانی

قیوم زمانی شہبازِ لامکانی حضور شیخ احمد سرہندی

المعروف

سیّدنا مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی

کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور

اس کا جملہ ثواب بطفیل امام الانبیاء سرور دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

جمیع مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کی ارواح کو نذر کرتا ہے۔

محتاجِ دُعا

محمد مقبول احمد سرور

فیصل آباد



# ہدیۂ تشکر

قارئین ذی احتشام!

بندہ تہہ دل سے مشکور ہے برادرم جناب ملک شبیر حسین صاحب کا جنہوں نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اسرارِ خطابت آٹھ جلد پر اختتام پذیر ہو چکی ہے لہٰذا اب یہ سلسلۂ مواعظ نئے سرے سے ایک نئے ولولہ اور جدید نام کے ساتھ چلتا رہنا چاہئے ان کی اس تحریک سے بندہ کی گرمیٔ ایمان کو جوش ملا تو اس کے نتیجہ میں کتاب ''معین الخطباء المعروف اظہارِ خطابت'' جلد اوّل حاضر خدمت ہے۔

یہ کتاب جس وقت کے اندر تحریر کی جارہی ہے وہ نہایت مشکل وقت ہے فقیر مسلسل علیل چلا آ رہا ہے۔ اس لئے قارئین کی خدمت میں دو گزارشات عرض کرتا ہے کہ ایک تو اس کتاب میں جتنی غلطیاں ہوں ان کی نشاندہی ادارہ کو ضرور کریں اور دوسرے یہ کہ فقیر کی صحت و عافیت کے لیے دعا فرماتے رہیں۔

فقیر پُرتقصیر بارگاہِ خداوندی میں لاتعداد سپاس گزار ہے کہ جس قادرِ مطلق نے اپنے اس بے بضاعت اور لاعلم بندہ کو یہ توفیق بخشی کہ ''اسرارِ خطابت آٹھ جلد۔ شجاعتِ صحابہ۔ مفید الخطباء'' کے بعد یہ گیارہویں کتاب ''معین الخطباء المعروف اظہارِ خطابت'' اس ناچیز کے قلم سے منصۂ شہود پر آئیں اور دعا کرتا ہوں بارگاہِ لم یزل سے امید بھی رکھتا ہوں کہ جس طرح پہلی کتب کو قبولِ عامہ عطا فرمایا اس کتاب کو بھی عطا فرمایا جائے اور جیسے خطباء۔ واعظین مقررین نے پہلی کتب کو بہت پسندیدگی کا شرف عطا کیا اسی طرح اس کو بھی وہ پسند فرمائیں اور جس طرح پہلی کتب مفید ثابت ہوئیں یہ کتاب بھی بفضل ایزدی مفید ثابت ہو۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ناچیز۔ محمد مقبول احمد سرور فیصل آباد

# تقسیم خطبات

محترم قارئین!

"اظہارِ خطابت" کے خطبات کی تقسیم کچھ اس طرح ہوگی کہ ایک ایک جلد میں دو دو ماہ کے خطبات شامل ہوں گے اور ایک ایک ماہ کے چھ چھ خطبات یعنی کہ ایک جلد دو ماہ کے بارہ خطبات پر مشتمل ہوگی۔

اس تقسیم کے مطابق یہ پہلی جلد ماہِ محرم کے چھ اور ماہِ صفر کے چھ خطبات پر مشتمل ہے۔ اس طرح یہ بارہ تقاریر کا مجموعہ ہے۔

اسی طرح انشاء اللہ العزیز باقی پانچ جلدیں بھی دو دو ماہ کے چھ چھ یعنی کہ ایک ایک جلد دو دو ماہ کے بارہ بارہ خطبات پر مشتمل ہوں گی۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم بطفیل حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس ارادہ کی تکمیل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اپنا خاص لطف و کرم اس ناکارہ و ناچیز پر جاری و ساری رکھے۔ آمین ثم آمین۔

احقر العباد

محمد مقبول احمد سرور

خادم آستانہ عالیہ

حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ فیصل آباد



## فہرست مضامین جلد اوّل

## پانچ پیپر کربلا کے



## عظمت اولیاء کاملین

## پہلا خطبہ محرم

# فضائل ومناقب محرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
لَاتُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَلٰی اِمَامِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی آلِہِ الْاَتْقِیَاءِ
وَاَصْحَابِہِ الْاَنْقِیَاءِ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاء
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ' صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

## درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

## اسلامی سال کا پہلا مہینہ

محترم سامعین کرام!

اسلامی سال کا یہ پہلا مہینہ ابتدا آفرینش سے ہی محترم ومعظم رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اہم اور عظیم کام اسی ماہ محرم میں دس تاریخ کو انجام پذیر فرمایا۔

## حرمت والے چار ماہ ہیں

گرامی حضرات حرمت والے چار مہینے ہیں۔ تین متصل اور ایک الگ۔

۱- ذیعقد ۲- ذوالحجہ ۳- محرم الحرام ۴-رجب المرجب

(فضائل الایام والشہور صفحہ ۲۵۰)

## سال کی ابتدا قربانی سے

ان چاروں ماہ میں سب سے بڑھ کر محرم اس لئے ہے کہ اسی سے اسلامی سال کی ابتدا ہوئی ہے اور آخری مہینہ اسلامی سال کا ہے ذوالحجہ جس سے سال کی انتہا ہوتی ہے۔

کبھی آپ نے سوچا کہ اسلامی سال کی

محرم سے ابتدا کیوں؟

اور ذوالحجہ پر انتہا کیوں؟

حالانکہ دونوں مہینوں میں حرمت مساوی ہے تو پھر اس کی وجہ کیا ہے کہ ذوالحجہ کو آخر میں اور محرم کو شروع میں کس لیے رکھا گیا؟

## اسلامی سال کی انتہا بھی قربانی سے

اصل مطلب یہ بتانا تھا

کہ محرم بھی قربانی کا مہینہ ذوالحجہ بھی قربانی کا مہینہ

مگر ذوالحجہ میں خلیل اللہ کے دلبند کی قربانی ہے

اور محرم میں حبیب اللہ کے فرزند کی قربانی ہے

اور یہ قربانی اسی ذبیحہ عظیم کے بدلہ کی گئی ہے لہٰذا اسے محرم میں رکھ کر قربانی کی تکمیل کی اور سیّدنا ذبیح اللہ کی قربانی کو ذوالحجہ میں رکھ کر اسی قربانی کی ابتداء کی۔

کیونکہ گھر ایک ہی ہے

خلیل اللہ کا گھر ذبیح اللہ کا گھر

ذبیح اللہ کا گھر حبیب اللہ کا گھر



## غیر نبی سے سنت جاری نہیں ہوتی

امام حسین رضی اللہ عنہ نبی نہ تھے لیکن اسی گھر کے فرد تھے۔ لہٰذا ان سے قربانی لے لی گئی کیونکہ غیر نبی کے فعل سے سنت جاری نہیں ہوتی اور امام حسین میں وہ ہمت استقلال جرأت و وسعت موجود تھی جو بعد میں آنے والوں میں نہ تھی ہاں اگر یہی قربانی حضرت امام حسین کے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے لے لی جاتی تو ان کی سنت ٹھہرتی کیونکہ وہ نبی تھے اور نبی کا قول وفعل سنت ہوتا ہے تو ہر مسلمان کو بیٹے کی قربانی کرنا پڑتی اور یہ ممکن نہ تھا۔

## ملت ابراہیمی کی اتباع

آپ دیکھئے نا

اگر ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو چوما تو ہمارے لئے بھی چومنا ہو گیا — واجب

اگر ابراہیم علیہ السلام نے صفا مروہ کے بعد بال مبارک کٹوائے ہمیں بھی کٹانا ہو گیا — واجب

اگر آپ نے مقام ابراہیم میں نفل پڑھے تو یہ نفل پڑھنے ہمیں بھی ہو گئے — واجب

اگر آپ نے رکن یمانی پر نفل پڑھے تو یہ نفل پڑھنا ہمیں بھی ہو گیا — واجب

اگر آپ نے حطیم میں باب کعبہ کو تھام کر گڑگڑا کر دعائیں کیں شیطان کو کنکریاں ماریں تو یہ سب کچھ ہو گیا — واجب

تمام افعال وارکان حج حضرت ابراہیم نے ادا فرمائے تو ہمارے لئے تمام ہو گئے — واجب

اور ہمیں حکم بھی تو یہی ہے کہ

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۹۵)

تم فرما دو اللہ سچا ہے تو ابراہیم کے دین پر چلو

ملت ابراہیمی کی اتباع کرو — طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے

ہم نے حجر اسود کو چوما — طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے

ہم نے صفا مروہ پر سعی کی     طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے
سر منڈھوایا یا تقصیر کی     طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے
مقام ابراہیم پر نفل پڑھے     طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے
مقام کے علاوہ رکن یمانی پر نفل پڑھے     طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے
حطیم کعبہ پر گڑگڑا کر دعائیں مانگیں     طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے
شیطان کو کنکریاں ماریں     طریقہ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے
گویا مطمعِ نظر تھا کہ     تیری ہر ہر ادا پہ ہو جاں فدا مجھے ہر ادا نے مزا دیا

## ہم نے تعمیل ارشاد کی

چنانچہ ہم نے
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     طریقہ وہی پکڑا جو ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     حجر اسود کو اسی طرح چوما جو طریقہ ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     صفا مروہ پر سعی اسطرح کی جو طریقہ ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     سر منڈوایا تقصیر اسطرح کی کہ جو طریقہ ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     مقام ابراہیمی پر نفل اسطرح پڑھے جو طریقہ ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     رکن یمانی پر نفل اسطرح ادا کیے جو طریقہ ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     حطیم کعبہ پر گڑگڑا کر نفل ایسے ہی پڑھے جو طریقہ ابراہیمی تھا
تعمیل حکم خداوندی کرتے ہوئے     شیطان کو کنکریاں اسطرح ماریں جو طریقہ ابراہیمی تھا

## اسماعیل کو قربان کرو

اب حکم آ گیا میرے خلیل اپنے لخت جگر کو قربان کر
میرے خلیل اللہ علیہ السلام نے ننھے اسماعیل کو لٹایا اور گردن پر چھری رکھ دی
قرآن فرماتا ہے:۔
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَابُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ



فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ، قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ○ (پ۲۳ سورۃ صافات آیت۱۰۲)

پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ مجھے آپ صابر پائیں گے۔

## آنکھوں پر پٹی باندھ لینا

لیکن میری چند وصیتیں سن لیجئے اگر ہو سکے تو ان کو نافذ بھی کر دیجئے

۱- مجھے اوندھے منہ لٹائیے تا کہ کہیں میری چاند جیسی شکل ملاحظہ فرما کر آپ کا ہاتھ قربانی سے رک نہ جائے۔
۲- میری والدہ محترمہ کو میرا سلام کہہ دیجئے اور خوشخبری دیجئے کہ تیرا شہزادہ میزبان کو بہت پسند آ گیا ہے۔
۳- اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیجئے۔
۴- چھری اچھی طرح تیز کر لیجئے۔
۵- میرا خون آلود پیراہن میری والدہ کو دے دیجئے تا کہ بوقت میری یاد وہ اسے دیکھ لیا کرے۔

## میں موزانہ نہیں کرتا

حضرات میں موازنہ نہیں کرتا لیکن نسل اسماعیلی کی سعادت وشہادت بزرگی و برتری ضرور بتاؤں گا۔

غور کیجئے     قربانی دینے والا اللہ کا نبی
جسکی قربانی دی جارہی ہے وہ بھی اللہ کا نبی

مگر بیٹا کہتا ہے بوقت ذبح آنکھوں پر پٹی باندھ لینا مبادا میری محبت اس خالق

حقیقی کی محبت پر غالب آ جائے۔

ادھر حسین نبی نہیں ہیں
امام الانبیاء کے نواسے ہیں

## پٹی نہ باندھی

سارا کنبہ اپنے ہاتھوں پر کٹوایا پھر بھی آنکھوں پر پٹی نہیں باندھی بلکہ ان کی ساری قربانیاں دیکھ کر دنیا کہتی رہی۔

وہ جو حوصلہ تھا حسین کا نہ وہ دید ہے نہ شنید ہے
لگے زخم جو دیکھے بدن پر کہا عاشقوں کی یہ عید ہے

## بینائی ختم ہوگئی

ادھر ذرا ملاحظہ کیجئے

| | |
|---|---|
| بیٹا بھی نبی | نام یوسف علیہ السلام |
| باپ بھی نبی | نام یعقوب علیہ السلام |

مگر بیٹے کے غم میں رو رو کر آنکھیں سفید ہوگئیں قرآن فرماتا ہے۔

وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ (پ۱۳، سورۃ یوسف آیت ۸۴)

اور اس کی سفید ہوگئیں آنکھیں غم سے

میرے امام نے بچی صغریٰ کو مدینہ چھوڑا مگر آپ کی آنکھیں اس کے غم سے سفید نہ ہوئیں۔

## ہائے میرا بیٹا

ادھر غور کیجئے

| | |
|---|---|
| باپ تو نبی | نوح علیہ السلام |
| لیکن بیٹا غیر نبی | کنعان بن نوح |

جب طوفان اس قدر بلند ہوگیا کہ کشتی کے علاوہ سارے غرق ہو جائیں گے تو



پیغمبر نے پکار کر کہا۔

رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ (پ۱۲، سورۃ ھود آیت ۴۵)

اے میرے رب میرا بیٹا

آواز آئی قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (پ۱۲، سورۃ الھود آیت ۴۶)

فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں تھا بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔

## حسین نبی تو نہ تھے

مگر اے میرے نبی کے نواسے
تو نبی تو نہ تھا

اور تیرے سامنے ایک بیٹے کی قربانی نہ تھی
سارا خاندان آنکھوں کے سامنے کٹ گیا

| | |
|---|---|
| مگر تیری جرأت کو سلام | کہ تیری بینائی سلامت رہی |
| تیری ہمت کو سلام | کہ تو نے ہائے میرا بیٹا بھی نہ فرمایا |
| تیری دلیری کو سلام | اور تو نے آنکھوں پر پٹی بھی نہ باندھی |
| تیری شجاعت کو سلام | سب کچھ آنکھوں کے سامنے منظر دیکھا |

وہ جو حوصلہ تھا حسین کا نہ وہ دید ہے نہ شنید ہے
لگے زخم جو دیکھے بدن پر کہا عاشقوں کی یہ عید ہے

## جس نے سب کنبہ کٹوایا وہ امام نہیں؟

تو گرامی حضرات ایک نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں ہو سکتا ہے کسی کی طبع نازاں پر گراں بوجھ بنے دیکھئے۔

جس سے بیٹے کی قربانی کا اللہ نے حکم تو فرمایا مگر لی نہیں اور لخت جگر کو بچا دیا۔

اس کے متعلق ارشادِ ربانی ہے کہ

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (پ ۱، سورہ البقرہ آیت ۱۲۴)

فرمایا بے شک میں نے آپ کو تمام کائنات انسانی کا امام بنا دیا

اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں

وہابی ہو انہیں امام تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتا

سنی ہو انہیں امام تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتا

دیوبندی ہو انہیں امام تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتا

شیعہ ہو انہیں امام تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتا

کوئی مکتبِ فکر ہو انہوں نے امام تسلیم کرنے میں تامل نہیں کیا

تو جس حسین نے اسی قربانی کی تکمیل کے لئے

تمام خاندان کٹوا دیا اسے امام کہتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے؟

میرا تو نظریہ ہے کہ

تاقیامت ہے امامت اس کی

ہر خلافت ہے نیابت اس کی

جس قربانی کی بنیاد حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے دست اقدس سے رکھی

اسی قربانی پر عمارت آقا حسین علیہ السلام نے تعمیر کر دی

جو امامت خلیل اللہ علیہ السلام کی ابتلاء سے معرض وجود میں آئی اسی کی تکمیل

کربلا میں نسل اسماعیلی نے کر دی۔

علامہ اقبال کہتے ہیں

نہایت سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم

نہایت اس کی حسین ابتداء ہے اسماعیل

اور اللہ اللہ! بائے بسم اللہ پدر



معنیٔ ذبح عظیم آید پسر

اور ہمارے ایک بلند پایہ شاعر جناب رانا عبدالقادر (مرحوم) نے پنجابی زبان میں اس کی تشریح کی کہ

اسماعیل نے جیہڑی بنیاد رکھی سیّد اوس تے محل اسار دتا

عبدالقادرا صبر دی حد اتے شبیر نے جندرہ ای مار دتا

## عرض یہ کر رہا تھا

حضراتِ گرامی عرض یہ کر رہا تھا کہ

حضرت اسماعیل نے فوراً عرض کی

یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (پ ۲۳، سورہ الصافات آیت ۱۰۲)

وہ نبی زادہ تھا

احترام نبوت سے شناسا تھا

اگر آج کا کوئی عورتوں جیسے کپڑے پہننے والا

لمبے والوں والا

گانے سننے والا

والدین کا گستاخ ہوتا

ہاتھ جھٹکتا اور بھاگ جاتا

مگر اس نے تربیت پائی تھی سیّدہ ہاجرہ کی آغوش رحمت میں

آج تو بچہ پیدا ہوتا ہے سینما کی گیلری پر

اور پرورش پاتا ہے آیا کی گود میں

اور جب پیدا ہو تو انتظام کیا جاتا

بیڈ کو بچھاؤ بچہ آرہا ہے

آیا کو بلاؤ بچہ آرہا ہے

دایہ کو بلاؤ بچہ آرہا ہے

لیڈی ڈاکٹر کو بلاؤ بچہ آرہا ہے

ہلکا ہلکا ساؤنڈ چلاؤ بچہ آرہا ہے

گانوں کی آواز میں بچہ آرہا ہے

موسیقی کی جھنکار میں بچہ آرہا ہے

## جب حسین پیدا ہوئے تو

مگر جب حسین آئے تو آواز مصطفیٰ آئی

بستر کو سجاؤ حسین آرہا ہے

فاطمہ کو بلاؤ حسین آرہا ہے

حوروں کو بلاؤ حسین آرہا ہے

کملی کو بچھاؤ حسین آرہا ہے

قرآن تو سناؤ حسین آرہا ہے

ملائکہ قطار اندر قطار آرہے ہیں نوری درود کے نغمے الاپ رہے ہیں حوریں سلام کی ڈالیاں نچھاور کر رہی ہیں۔

شہداء کا سردار جلوہ آرہا ہو رہا ہے

اولیاء کا تاجدار جلوہ آرہا ہو رہا ہے

ابن حیدر کرار جلوہ آرہا ہو رہا ہے

نواسہ سیّد الابرار جلوہ آرہا ہو رہا ہے

حسین آئے

ایوان یزیدیت میں لرزہ آگیا

شہادت کو حیات جاودانی مل گئی

گلشن امامت میں بہار آگئی



یہ بچہ پیارا بچہ چاند ہے عرش ہدایت کا

یہ بانی ہے بناء لا الہ کی ولایت کا

یہ وہ بچہ ہے جس کے مدح خواں ارض وسما ہوں گے

یہ وہ بچہ ہے جس بچے کے بچے بھی فدا ہوں گے

حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی گود میں تربیت پانیوالے اسماعیل علیہ السلام نے کہا۔

یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (پ ۲۳، سورہ الصافات آیت ۱۰۲)

اے ابا جان جلدی سے بجا لائیے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

## مگر جب حسین پاک رضی اللہ عنہ نے قربانی پیش کی

مگر جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نور نظر نے اپنی قربانی پیش کی تو بظاہر

باپ بھی موجود نہ تھے

ماں بھی موجود نہ تھی

نانا بھی موجود نہ تھے

ایک ہمشیرہ سیّدہ زینب جو کہ ثانی زہرا تھیں وہی موجود تھیں

فرمایا بھائی جان

دشمن کی افرادی قوت کثیر ہے

اس کے پاس اسلحہ بہت افراط سے موجود ہے

مال۔ رقص وسرود شراب وکباب کی کثرت ہے

جوانوں کا ایک انبوہ کثیر ہے

تو کیا پروگرام ہے

فرمایا

میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پاک دودھ نوش جان کیا ہے اور ان کی پاکیزہ گود

میں تربیت پائی ہے میرا پروگرام وہی ہے جو اس پاک خاندان کا ہوا کرتا ہے جسے
قرآن نے بیان کیا ہے کہ

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔

(پ۲ سورہ البقرہ آیت ۱۵۶)

وہ لوگ جن کو مصیبت پہنچے تو کہا کرتے ہیں بے شک ہم اللہ کا مال ہیں
اور اس کی طرف لوٹنے والے اس دین اسلام کی بنیادوں کو سدا بہار
رکھنے کے لئے

میرا علی اکبر حاضر ہے
میرا علی اصغر حاضر ہے
عرض کیا بھائی جان

پھر میں نے بھی تو بھی پاک دودھ پیا اور اس کی گود میں پرورش پائی تو پھر مت
گھبرانا میرے شیر آج اگر شجر اسلام کی آبیاری کے لئے تیرے اصغر واکبر حاضر ہیں تو
پھر میرے عون ومحمد بھی حاضر ہیں۔

## شہزادہ قاسم رضی اللہ عنہ کا جذبہ شہادت

ادھر یہ گفتگو جاری تھی کہ شہزادہ قاسم رضی اللہ عنہ بارگاہ امام عالی مقام میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا آج

باپ میرے بھی موجود نہیں
کوئی سفارشی میرا بھی موجود نہیں
مگر اے امام میں بھی تو اسی خاندان کا ایک فرد ہوں
اگر اکبر دین پر جان قربان کرکے دین کو تازگی بخشیں گے
اگر اصغر اسلام کی جنگ کے ننھے مجاہد کا کردار ادا کریں گے
اگر عون ومحمد نانا جان کی عصمت وعظمت کی خاطر جانوں کے نذرانے پیش



کریں گے

تو قاسم بھی اپنا جوان خون پیش کرکے علی کے کردار کو حیات نو بخشنے میں کوئی
دقیقہ فروگزشت نہیں کرے گا تاکہ تا قیام قیامت اہل ایمان کی زبانوں پر یہ ترانہ
گونجتا رہے کہ

علی کا گھر بھی کیا گھر ہے کہ جس گھر کا ہر اک بچہ
جسے دیکھو وہی شیر خدا معلوم ہوتا ہے

## اسلامی سال کی ابتدا وانتہا

گرامی قدر سامعین!
عرض کر رہا تھا کہ

اسلامی سال کی ابتدا محرم الحرام سے — یہ بھی قربانیوں کا مہینہ
اسلامی سال کی انتہاء ذوالحجہ پر — یہ بھی قربانیوں کا مہینہ

شاعر نے کیا خوب کہا کہ

جو دیکھی ہسٹری میں نے تو مجھ کو یہ یقیں آیا
جسے مرنا نہیں آیا اسے جینا نہیں آیا

اگر موت نہ ہو تو زندگی کا مفہوم ختم ہو جاتا ہے
اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے موت کا ذکر فرمایا کہ

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ (پ ۲۹، سورہ الملک آیت ۲)

پیدا کیا موت کو اور حیات کو
زندگی نے مقام بدلا ہے
موت مفت میں ہوئی بدنام

تو اگر یہ قربانی خلیل اللہ علیہ السلام سے لے لی جاتی تو ہر مسلمان کو ایک ایک بیٹا
قربان کرتے ہوئے یہ سنت پوری کرنا پڑتی اس لئے اسی نسل اسماعیل سے کربلا میں قربانی

لی گئی اور ہم سے یہ تکلیف نہ لی گئی کیونکہ ہم اس کی وسعت نہ رکھتے تھے اللہ فرماتا ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنی ہم کسی کو اس کی وسعت سے باہر تکلیف نہیں دیتے تو یہ وسعت صرف قلبِ حسین میں تھی کہ آپ نے تمام قربانیاں پیش کر دیں۔

## یوم عاشورہ محرم الحرام کی اہمیت

حضراتِ محترم!

محرم ابتدا آفرینش سے معظم و محترم رہا ہے اور بالخصوص اس ماہ کا یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کا دن آپ کتابوں کا مطالعہ فرمائیے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کو کتنی بڑی اہمیت حاصل ہے۔

اسی یوم عاشورہ محرم کو

فرعون اور اس کا لشکر غرق ہوا — تو دس محرم کو

سیّدنا ابو البشر آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی — تو دس محرم کو

سیّدنا یونس علیہ السلام بطن ماہی سے برآمد ہوئے — تو دس محرم کو

سیّدنا نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان سے بخیر و عافیت سلامت نکلی — تو دس محرم کو

بنی اسرائیل کیلئے دریا کے پانی نے رستے بنائے — تو دس محرم کو

جدالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا میلاد ہوا — تو دس محرم کو

روح اللہ کلمۃ اللہ سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس عالم شہود میں جلوہ گر ہوئے — تو دس محرم کو

(فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد ۳ صفحہ ۳۴، فضائل الایم والشہور صفحہ ۲۵۱)

حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام قید سے نکلے تو — دس محرم کو

حضرت یونس علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو — دس محرم کو (فیض القدیر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو — دس محرم کو

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام پر نار نمرود گلزار ہوئی تو — دس محرم کو



حضرت ایوب علیہ السلام نے امراض سے شفا پائی تو — دس محرم کو

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آئی تو — دس محرم کو

سیّدنا یوسف علیہ السلام کنویں سے باہر تشریف لائے تو — دس محرم کو

حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہی ملی تو — دس محرم کو

حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں پر غالب آئے تو — دس محرم کو

(عجائب المخلوقات ص ۴۴ فضائل الایام والشہور ص ۲۵۲)

یوم قیامت برپا ہوگا تو — دس محرم کو

اللہ کریم نے عرش پر اپنی شان کے مطابق استوا فرمایا تو — دس محرم کو

پہلی بارش آسمان سے نازل ہوئی تو — دس محرم کو

پہلی رحمت نازل ہوئی تو — دس محرم کو

اللہ تعالیٰ نے کرسی کو پیدا فرمایا تو — دس محرم کو

اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو — دس محرم کو

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا فرمایا تو — دس محرم کو

اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا فرمایا تو — دس محرم کو

اللہ تعالیٰ نے سمندروں کو پیدا فرمایا تو — دس محرم کو

حضرت ادریس علیہ السلام کو جنت کی طرف اٹھایا گیا تو — دس محرم کو

اصحاب کہف کی کروٹیں بدلی جاتی ہیں تو — دس محرم کو

معرکۂ کربلا میں امام حسین اور آپکے رفقاء نے شہادتیں پائی تو — دس محرم کو

(غنیۃ الطالبین جلد ۲ صفحہ ۵۳، نزہت المجالس جلد ۱ صفحہ ۱۴۵، فضائل الایام والشہور)

## ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ (پ ۳۰ سورۃ الفجر آیت ۲-۱)

اور فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم

محشی قرآن صدر الافاضل علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں کہ

''مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذوالحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں''۔

(تفسیر نورالعرفان ص ۱۰۷۱ مطبوعہ اتفاق پبلشر لاہور)

عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں رقم فرماتے ہیں کہ

قَالَ قَتَادَةُ هُوَ اَوَّلُ فَجرِ الْمُحَرَّمِ يَنفَجِرُ مِنهُ السَّنَةُ

(تفسیر مظہری جلد دہم ص ۲۵۳)

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے محرم کی پہلی صبح مراد ہے جس سے سال کا آغاز ہوتا ہے۔

وَقَالَ اِيمَانُ ابنُ رُبَابٍ هِيَ الْعَشْرُ الْاَوَّلُ مِنَ الْمُحَرَّمِ الَّتِي عَاشِرُهَا يَومَ عَاشُورَاءِ

ایمان بن رباب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ محرم کا پہلا عشرہ ہے جس کا دسواں روز عاشورہ ہوتا ہے۔

مفسر قرآن علامہ سیّد ابوالحسنات فرماتے ہیں کہ

ایک جماعت کا قول ہے کہ مراد ماہ محرم کی دس راتیں ہیں۔

صحیح مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد افضل روزے ماہ محرم کے ہیں۔ (تفسیر الحسنات جلد ہفتم ص ۱۳۴۶)

## ان تفاسیر سے معلوم ہوا

گرامی حضرات! اس ارشاد ربانی اور اس کی تفاسیر سے معلوم ہوا کہ ماہ محرم الحرام شریف اور خصوصاً عاشورہ اول اور اس کی دس راتیں شروع سے ہی ذی احتشام چلی آئی ہیں۔

آج اگر کوئی عالم یہ بیان کرے تو بعض خارجیوں واپنے خروج سے مجبوری کی بنا پر مروڑ لگ جاتے ہیں اور وہ ان سنی علماء کو شیعہ قرار دیتے رہتے ہیں۔



ان کو یہ تمام کتابیں اور واقعات و تفاسیر تو نظر نہیں آتیں مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے عاشورہ محرم ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

## حیران کن باتیں

حیرانگی کی بات ہے کہ

مفسرین کے اقوال تمام کے تمام نظر انداز

محرم کے اہم واقعات تمام کے تمام نظر انداز

اور بغض حسین رضی اللہ عنہ کا اظہار ان لوگوں پر فرض ہے کہ ماہ محرم میں بھی ذکر شہادت نہ کرتے ہیں نہ کرنے دیتے ہیں بلکہ کرنے والے کو شیعہ قرار دیتے ہیں۔

اسی لئے اہل سنت و جماعت کے اکابرین علماء کرام نے عاشورہ محرم میں ذکر شہداء کربلا کی اہمیت کو اجاگر کیا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے لے کر آج تک بالخصوص محافل ذکر شہادت منعقد ہوتی رہیں اور ہنوز ہو رہی ہیں اور حضرت حسن رضا علیہ الرحمۃ نے ان یزید نواز مروانی خارجی ملاؤں کے متعلق کھل کر فرمایا

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت
باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہل بیت

## لبادۂ سنیت میں دھوکہ دہی

حضراتِ گرامی!

بیان کردہ آیت اور اس کی تفسیر سے محرم الحرام کی اہمیت وفضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہے تو پھر فقیر کہتا ہے

جو کوئی شخص محرم کی ان دس راتوں اور دسویں محرم کی فجر کی اہمیت وفضیلت کا منکر ہے وہ قرآن کی اس آیت کا منکر ہے

وہ ان تفاسیر کا منکر ہے

وہ ان اکابر علماء کرام اہل سنت و جماعت کی توہین کا مرتکب ہے۔

اس کا اہل سنت و جماعت سے تعلق ہی نہیں بلکہ اس نے سنیت کا صرف لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور پوری جماعت کو دھوکہ دے رہا ہے اور شیر کی کھال میں گدھے کے مترادف ہے جب ڈھینگیں مارتا ہے اصلیت کھل کر سامنے آجاتی ہے مگر افسوس ان سنیوں اور ان کے مراکز پر ہے جو جہاں دیدہ ہونے کے باوجود کالے کو سفید اور سفید کو کالا کہنے سے نہیں چوکتے جس میں ان کے اپنے مفادات پورے ہوں وہ ہے ان کا سنی حنفی بریلوی اور جہاں ان کے ذاتی مفادات کا تحفظ نہ ہو وہاں سنیت ختم ہو جاتی ہے۔

## اصاغرین پر اکابرین کی مہربانیاں

اس وقت اصاغر کا طبقہ حالات کی ان ستم ظریفیوں سے دوچار ہے باوجودیکہ پوری جماعت اور عقائد اہل سنت کا تحفظ کرتے ہوئے عمر تمام ہونے کو ہو مگر اس شخص نے کہیں اگر ذکر اہل بیت کرلیا تو بیک جنبش قلم اس پر شیعیت کا فتویٰ ایک سیکنڈ سے پہلے صادر ہو جائے گا۔

اس نے اگر محرم الحرام میں امام مظلوم نواسۂ رسول رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کردیا تو وہ شیعہ اس نے اگر فضائل مولائے کائنات پر کہیں وعظ کردیا تو وہ رافضی

اس نے اگر کسی مسجد میں سیّدہ کائنات فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مناقب بیان کردیئے تو ناصبی اور اگر وہی سنی عالم دین عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرے تو اسے تقیہ بازی سے موسوم کیا جاتا ہے

اگر عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان کرے تو تقیہ باز

اگر عظمت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرے تو رافضی

تو پھر بزعم خویش مفتی صاحب یہ بھی فرمائیے کہ سنی حنفی بریلوی کس بلا کا نام ہے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کی ڈیوٹی بڑے بڑے مراکز میں صرف فتویٰ نویسی



کی ہو بس وہ ہے پکا سنی

جو سنیوں میں سے آدھوں کو رافضی اور آدھوں کو خارجی بنا کر رات آرام کی نیند سو جائے وہ ہے سنی

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن تو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

## یوم عاشور اور بلندی درجات

حضرات سامعین!

اسی رَبِ محرم کو فضیلت بیان کرتے ہوئے میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

مَنْ مَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى رَأْسِ يَتِيْمٍ يَوْمَ عَاشُوْرَآءِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى رَأْسِهٖ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۳)

جو شخص عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے یتیم کے سر کے ہر بال کے برابر (عوض میں) ایک ایک درجہ بلند فرمائے گا۔

حضرات ذرا مجھے بتائیے کہ یہ

میرے آقا نے کیوں ارشاد فرمایا اور دسویں محرم کے ساتھ اس ثواب کو کیوں متصل فرمایا؟

اسی لئے کہ میرے نبی علیہ السلام جانتے تھے کہ

اکاسٹھ ہجری ہوگی

کربلا کا میدان ہوگا

سب شہادتوں کے بعد میرا ناز پالا حسین میرا جگر پارہ شبیر شہید ہوگا تو اس کی بیٹیاں یتیم ہو جائیں گی اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھنے والا کوئی نہ ہوگا۔

وہ یا حسین یا حسین کہتی ہوئی بے یار و مددگار کوفہ سے مدینہ منورہ لائی جائیں گی

اسی لئے فرمایا کہ عاشورا کے دن یتیموں کو نہ بھولنا ان کے سروں پہ ہاتھ رکھنا

تمہیں بلندی درجات ملے گی

اور حسین کی یتیم بچیاں اپنے مزارات میں راحت پا کر تمہیں دعا دیں گی

یہ سنیت ہے کہ دسویں محرم کو اپنے آقا کے ارشاد پر عمل کیا جائے سنی وہی ہوتا
ہے جو ارشادِ رسول پر عمل پیرا ہو۔

## یوم عاشور غسل کیا کرو

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءِ لَمْ يَمْرِضْ مَرْضًا اِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۳)

جو شخص عاشورہ کے روز غسل کرے تو وہ کبھی کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا
سوائے مرض الموت کے۔

مسلمانو! ذرا سوچو

آقائے دو عالم نے ایسا کیوں فرمایا؟

آپ کو معلوم تھا کہ

کربلا میں میری آل کو غسل تو کیا پینے کے لیے پانی میسر نہ ہوگا اس لئے بیمار
زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس علالت میں پانی میسر نہ ہونے کا صدقہ
بیماران اُمت کو یوں عطا فرما دیا کہ تم اس دن غسل کرو تا کہ روح بیمار کربلا تم سے
راضی ہو اور تمہاری بیماریاں ختم ہو جائیں۔

اور پھر یہ بھی پتہ چلا کہ

دس محرم کو پانی بند کرنا یزیدوالوں کا کام ہے۔

اور دس محرم کو پانی سے غسل کرنا پانی تقسیم کرنا اہلسنت یعنی حسینیوں کا
کام ہے۔

؎ پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی



پیاسو سبیل ہے یہ حسین کے نام کی

## یوم عاشور اور عیادت مریضاں

اس بیمار کربلا کا صدقہ امت مرحومہ کو ایک نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا
گیا میرے اور آپ کے آقا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا عَادَ وُلْدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۴)

جس کسی شخص نے عاشورہ کے دن کسی مریض کی بیمار پرسی کی گویا اس نے
تمام اولاد آدم کی بیمار پرسی کی۔ فقیر کا ایمان ہے

جب میرے آقا کا یہ ارشاد ہے تو اے سنی مسلمانو!

دسویں محرم کو بیماروں کی بیمار پرسی کرو تو امام زین العابدین راضی ہوں گے گویا کہ
تم نے ان کی بیمار پرسی کر کے ان کے خاندان اور ان کے جدِ اعلیٰ رسول اللہ علیہ السلام
کی رضا حاصل کر لی

## یوم عاشور اور اہل وعیال پر وسعت

نبی محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عَيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَائِرَ سَنَتِهٖ (مشکوۃ شریف صفحہ ۱۷۰)

جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال پر نفقہ میں وسعت کرے گا تو
اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت فرمائے گا۔

ہاں ہاں

آلِ مصطفیٰ ﷺ نے تین دن رات بھوک پیاس سے گزارے ہیں

ان کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو اور اپنے اہل وعیال پر نفقہ و نان میں وسعت
کرو ان کا صدقہ کبھی بھوک پیاس نہ آئے گی۔

بیت جائیں گے دن زندگی کے ہم بھی منگتے ہیں تیری گلی کے
تیرے صدقے سے کیا کیا نہ پایا تیرے در سے ملا کیا نہیں

## ارشاد حضرت سفیان ثوری

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاہُ فَوَجَدْنَا کَذٰلِکَ (مشکوۃ شریف صفحہ ۱۷۰)

ہم نے اس کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا

## تاجدار علی پور کا ارشاد

میرے آقائے نعمت تاجدار علی پور شریف قطب العالم حضرت سرکار نقشہ نقش لاثانی پیر سیّد عابد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے

جو شخص تین رمضان کو سیّدہ پاک رضی اللہ عنہا اور اکیس رمضان کو حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم اور دس محرم کو شہدائے کربلا کے ایصال ثواب کا اہتمام کرے اگر کبھی زندگی میں اسے فاقہ آجائے تو قیامت میں مجھے پکڑے

## میں ان تاجداروں کا غلام ہوں

حضراتِ گرامی!

میں ان تاجداروں کا غلام ہوں
میں نے اپنی سنّیت کا سرٹیفکیٹ کسی مولوی ملاں سے نہیں لینا
کسی سکول یا مدرسہ سے نہیں لینا

میری سنیت کی گواہی قیامت کے میدان میں یہ الفاظ دیں گے جو میرے مرشد گرامی نے فرمائے۔

میری سنیت کی گواہی میدان محشر میں یہ فرامین رسالت دیں گے جو میں نے بیان کیے

میری سنیت کی گواہی یوم جزا کو یہ اصحابِ رسول دیں گے جن کی روایات میں



نے آپ کو سنائیں

میری سنیت کی گواہی میرے کربلا والے ائمہ دیں گے جن کی عظمت و شان کے میں نے آپ کو خطبے دیئے ہیں

## یوم عاشورہ کا روزہ

حضراتِ محترم!

تاجدار انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

صُوْمُوْا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَوْمَ کَانَتِ الْاَنْبِیَآءُ تَصُوْمُہٗ

(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

عاشورہ کا روزہ رکھو اس دن انبیاء کرام علیہم السلام روزہ رکھتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یوم عاشورہ کی حرمت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے اور انبیاء سابقین بھی اس عظیم دن کی عظمت کے عملاً قائل تھے۔

اگر اس مبارک یوم کی عظمت و حرمت نہیں سمجھی تو یزیدیوں نے نہیں سمجھی انہوں نے اسی دن جبکہ دن دس محرم جمعہ بھی تھا ایسے فعل شنیع کا ارتکاب کیا جس پر قیامت تک ان پر لعنت برستی رہے گی۔

حیرانگی اور تعجب ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اس کے باوجود یزید ملعون کو امیر المومنین اور پیدائشی جنتی کہتے ہیں اور یزید پر سلام پڑھتے ہوئے نہیں شرماتے۔

وہی یزید جو نبی کریم علیہ السلام کے ان تمام فرامین کو بالائے طاق رکھ کر یوم عاشور کی حرمت کو اور جمعہ کے دن کی عظمت کو بھلا کر اس عظیم یوم کو شہادت شہدائے کربلا کا ارتکاب کرتا ہے امیر المومنین تو وہ نہیں ہو سکتا البتہ امیر الملعونین ہو سکتا ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

## ماہ محرم کا دوسرا خطبہ

# امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ
سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ ِالْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهِ التُّقٰى وَالنُّقٰى۔
وَاَصْحَابِهِ الْاَصْفِيَآءِ وَالْاَسْخِيَاءِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

وہ حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام
شہد خوار لعاب زبان نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام



### ایسا کیوں ہے؟

صدر محترم و حاضرین محفل ذکر شہادت دوستو اور بزرگو آج کی اس روحانی اور عظیم الشان محفل پاک میں ناچیز سبط رسول دلبند بتول راکب دوش مصطفیٰ نور نظر مرتضیٰ امام ہدیٰ حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔ جن کی ذات بابرکات پر آج بھی لوگ ظلم وستم جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کا ذکر شہادت کرنا تو کجا ان کا نام تک نہیں لیتے اور انہی کے چھوٹے بھائی حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھر گھر، گلی گلی، نگر نگر ذکر شہادت ہو رہا ہے اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ کہ ایک بھائی کا ذکر بڑی دھوم دھام سے کیا جائے اور ایک کا نام تک نہ لیا جائے کیوں؟

### جب دونوں کی عظمتیں ایک جیسی ہیں

گرامی حضرات؟ کبھی آپ حضرات نے بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا فرمائی کہ جب

دونوں کے نانا — ایک ہیں
دونوں کے بابا — ایک ہیں
دونوں کی والدہ محترمہ — ایک ہیں
دونوں کا حسب — ایک ہے
دونوں کا نسب — ایک ہے
دونوں کا خون — ایک ہے
دونوں کا خمیر — ایک ہے
دونوں کا ضمیر — ایک ہے

نبی علیہ السلام کے مبارک کندھوں پر سوار ہونیوالے یہ دونوں ہی ہیں
نبی علیہ السلام کی مبارک زلفوں کو اپنی سواری کی لگا میں بنانیوالے یہ دونوں ہی ہیں

نبی علیہ السلام کی مبارک کملی اور چادر پاک ملا کر سواری کی
زین بنانے والے یہ — دونوں ہی ہیں
نبی علیہ السلام کے مبارک لعاب دہن کی گھٹی لینے والے یہ — دونوں ہی ہیں
نبی علیہ السلام کی مبارک گود میں کھیلنے والے یہ — دونوں ہی ہیں
جب نبی کریم ﷺ نے دونوں کیلئے فرمایا کہ — یہ دونوں میری خوشبو ہیں
جب نبی کریم ﷺ نے دونوں کیلئے فرمایا کہ — یہ دونوں مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں
جب نبی کریم ﷺ نے دونوں کیلئے فرمایا کہ — یہ دونوں ہی میرے بیٹے ہیں
جب نبی کریم ﷺ نے دونوں کیلئے فرمایا کہ — یہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں
اور جب نبی کریم ﷺ نے دونوں کیلئے فرمایا کہ — ان دونوں سے محبت مجھ ہی سے محبت ہے

تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ
ایک کا تو ذکر ہو — دوسرے کا نہ ہو؟
ایک کی تو مجلسیں برپا ہوں — دوسرے کی نہ ہوں؟
ایک کیلئے تو آنسو بہائے جائیں — دوسرے کیلئے نہ بہائے جائیں؟
ایک کا تو جلوس نکالا جائے — دوسرے کا نہ نکالا جائے؟

ہمیں کوفے کا سرخ خونی میدان کربلا تو یاد ہو جس میں ایک شہزادہ تڑپا
مگر اسی کوفے کا وہ سبز زہر نہ یاد ہو جس سے دوسرا شہزادہ تڑپا

## کیا یہ اتفاقی امر ہے

کیا یہ اتفاقی امر ہے؟
کیا ایسا بھولے سے ہو رہا ہے؟
نہیں اور ہرگز نہیں
اگر اتفاقی امر ہو تو ایک' دو' تین مرتبہ ہو چوتھی مرتبہ ایسا اتفاق نہ ہو۔



اگر ایسا بھولے سے ہو
تو ایک سال' دو چار دس سال بھولے سے ہو مگر یہ چودہ سو سے زیادہ سال گزر گئے ایسا ہی ہو رہا ہے۔
تو کیوں؟
کیا ایک شہزادہ کا اقرار عظمت اور دوسرے کا انکار عصمت کرنا انصاف ہے اور درست ہے؟

میاں محمد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

بعض رنگاں تے مر مر جاویں بعضیاں تو وٹ کھاویں
بعضیاں منیں بعضیاں منکر توں منصف کیویں سدا ویں

## کیا یہ انتہاء ظلم وستم نہیں

حضرات توجہ فرمائیں!
جب ائمہ کا شمار شروع ہو تو امام حسن رضی اللہ عنہ کا تیسرا نمبر آئے جب ان کی عظمت کے بیان کی باری آئے تو

مجتہد بھی — خاموش
ذاکر بھی — خاموش
مولوی بھی — خاموش
مقرر بھی — خاموش
خطیب بھی — خاموش
ادیب بھی — خاموش
واعظ بھی — خاموش
ریڈیو بھی — خاموش
ٹی وی بھی — خاموش

کتابیں بھی خاموش

اور حد تو یہ ہے کہ

دیوبندی بھی خاموش

وہابی بھی خاموش

شیعہ بھی خاموش

بریلوی بھی خاموش

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت تو سب کو یاد ہو

مگر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت معلوم ہی نہ ہو

کیا یہ ظلم نہیں؟

کیا یہ ستم نہیں؟

ذرا مجھے بتائیے کہ

میدان محشر میں

جب داور محشر کے سامنے جاؤ گے

جب حشر برپا ہوگا

جب نفسی نفسی کا عالم ہوگا

اور سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے

ایک ہاتھ مبارک میں امام حسن رضی اللہ عنہ کا زہر سے کٹا ہوا کلیجہ ہوگا

دوسرے ہاتھ مبارک میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا خون آلود قمیص ہوگا

تو اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ سے پوچھ لیا کہ بتاؤ

تم نے میرے ایک شہزادے کو تو یاد رکھا

اور دوسرے شہزادے کا نام تک نہ لیا

تو پھر



جب وہ پوچھیں گے سر محشر بلا کے سامنے

کیا جواب جرم دو گے مصطفیٰ ﷺ کے سامنے

## یہ دعویٰ عشق بے دلیل ہے

گرامی قدر حضرات سامعین!

امام حسن رضی اللہ عنہ سرِ انور سے سینہ مبارک تک میرے آقا علیہ السلام کی شبیہ

امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ مبارک سے قدمان مقدسہ تک میرے آقا علیہ السلام کی تصویر

گویا ایک علیحدہ وجود ہے تو وہ حسن ہے

ایک علیحدہ وجود ہے تو وہ حسین ہے

اور جب دونوں وجود مل جائیں تو وہ وجود مصطفیٰ ہو جائے

تو پھر جو وجود مصطفیٰ میں دراڑیں ڈالے اور دعویٰ بھی عشق مصطفیٰ کا کرے

نہ عقل تسلیم کرتی ہے

نہ دماغ قبول کرتا ہے

نہ دل ہی اس کو مانتا ہے

نہ ایمان اس کی اجازت دیتا ہے

اور یوں لگتا ہے کہ یہ صرف اور صرف دعویٰ عشق مصطفیٰ ہے اور وہ بھی بے دلیل

کیونکہ اس دعویٰ کی دلیل تو محبت حسنین ہے اور الفت سبطین ہے

## دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

گرامی حضرات!

بات دراصل یہ ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی ہے اور یہ صلح ان عشق کے دعویداروں کی پسند نہیں ہے۔

ایک طرف تو کہتے ہیں کہ وہ امام ہیں

اور امام معصوم عن الخطاء ہوا ہے

اور دوسری طرف اسی امام کو اس صلح کی وجہ سے مطعون بھی کرتے ہیں

ہم عرض کرتے ہیں کہ

| | |
|---|---|
| یا امام حسن کو امام | نہ کہو |
| یا امام کو معصوم | نہ کہو |
| یا پھر ان کی صلح کو | درست تسلیم کرو |

اور اگر ان کو امام بھی کہتے ہو

اور امام کو معصوم بھی مانتے ہو

اور صلح جو اس امام معصوم نے فرمائی اس پر انہیں مطعون بھی کرتے ہو تو پھر

اوہنوں کدی نہ ماہی ملدا اجھڑ ادوہاں تہراں دا سانجھ

اکو پاسہ رہندا ھیرے یا کھیڑے یا رانجھ

دنیا کو دورنگی چال ہے دھوکہ نہ دو

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

## اہلسنّت سچے عاشقان رسول ہیں

محترم سامعین!

ہم اہل سنت و جماعت امام حسن کے سچے شیدائی اور پکے غلام ہیں اسی لئے ہم ان سے صلح رکھتے ہیں جن سے میرے امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح فرمائی ہے۔

بالکل اسی طرح ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے سچے عقیدت مند اور پکے مرید ہیں کہ جن سے امام حسین رضی اللہ عنہ نے جنگ فرمائی ہے ہماری بھی ان سے جنگ ہے اور رہے گی۔

## میرا حسن سیّد ہے

گرامی قدر سامعین!



سبط پیغمبر اور نور دیدۂ حیدر و صفدر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے از خود یہ صلح نہیں فرمائی بلکہ اپنے نانا جان حضرت امام الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کی پیش گوئی کے مطابق فرمائی تھی ملاحظہ ہو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنی مسجد شریف میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا لوگو!

اِنَّ اِبْنِی ھٰذَا سَیِّدٌ (بخاری شریف)

بے شک میرا یہ بیٹا (امام حسن) سیّد (سردار) ہے۔

## شان امام حسن رضی اللہ عنہ

کیا شان ہے میرے امام کی کہ جنہیں حضور فرما رہے ہیں کہ یہ سیّد ہے۔ گویا فرما دیا کہ لوگ مجھے سیّد کہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ولی مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| غوث مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| قطب مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| ابدال مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| اوتاد مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| شرقی مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| غربی مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| تحتی مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| فوقی مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| یمنی مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| یساری مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| عرش والے مجھے کہتے ہیں | سیّد |
| فرش والے مجھے کہتے ہیں | سیّد |

نوری مجھے کہتے ہیں — سیّد

خاکی مجھے کہتے ہیں — سیّد

جبرائیل مجھے کہتے ہیں — سیّد

میکائیل مجھے کہتے ہیں — سیّد

اسرافیل مجھے کہتے ہیں — سیّد

عزرائیل مجھے کہتے ہیں — سیّد

صدیق مجھے کہتے ہیں — سیّد

فاروق مجھے کہتے ہیں — سیّد

عثمان مجھے کہتے ہیں — سیّد

علی مجھے کہتے ہیں — سیّد

کلیم اللہ مجھے کہتے ہیں — سیّد

خلیل اللہ مجھے کہتے ہیں — سیّد

صفی اللہ مجھے کہتے ہیں — سیّد

نجی اللہ مجھے کہتے ہیں — سیّد

روح اللہ مجھے کہتے ہیں — سیّد

خدائی مجھے کہتی ہے — سیّد

نہیں نہیں بلکہ خود خدا مجھے فرماتا ہے

یٰسین — اے سیّد

مگر میں کہتا ہوں — میرا یہ بیٹا ہے سیّد

یہ حسن مجتبیٰ — سیّد ہے

یہ دلبند مصطفیٰ — سیّد ہے

یہ نورِ دیدۂ زہرا — سیّد ہے



یہ قرۃ عین مرتضیٰ — سیّد ہے

یہ امام الاسخیاء — سیّد ہے

یہ میرے دل کا چین — سیّد ہے

یہ برادر حسین — سیّد ہے

## میرا حسن صلح کرائے گا

حضرات!

جسے مصطفیٰ علیہ السلام سیّد فرما دیں

کون ہے اس کی سیادت کا انکار کرنے والا

ہم سنی ہیں

ہم نے تو ان زروں کو چومنا ہے جن پر مصطفیٰ قدم رکھ دیں

تو ہم اس امام حسن کو سردار کیوں نہ مانیں جنہیں کملی والا سیّد فرما دے؟

جو بھی — عاشقِ مصطفیٰ ہو گا

وہ ضرور — غلام حسن مجتبیٰ ہو گا

اور جو غلام حسن مجتبیٰ ہو گا

وہ ان کے ہر ارشاد و عمل کی تعمیل و تجیل کرنے والا ہو گا

تو میرے آقا نے فرمایا

**لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ**

(بخاری شریف)

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سیّد (امام حسن) کے واسطہ سے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

جب مسلمانوں کے دو عظیم گروہ آپس میں جنگ کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے جب ان کے درمیان خون کی ندیاں بہ جائیں گی۔

تو یہ میرا بیٹا جو سیّد ہے ان دونوں گروہوں کے درمیان صلح کروا دے گا

اب یہ فرمان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تھا

اور شہزادہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء تھا

عمل کس طرح نہ فرماتا؟

فرمایا!

میں مسند خلافت قربان کر سکتا ہوں

میں اپنا سب کچھ لٹا سکتا ہوں

مگر نانا کے ارشاد کو نہیں چھوڑ سکتا

مگر مسلمانوں کے درمیان جنگ و جدل برداشت نہیں کر سکتا

نانا جان کی امت کو تباہ و برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا

اب منکرین عظمت حسن مجتبیٰ نہیں مانتے تو کیا فرق پڑتا ہے

اب منکرین عظمت مصطفیٰ نہیں تسلیم کرتے تو کیا فرق پڑتا ہے

منکرین عظمت حسن مجتبیٰ کو معلوم ہے کہ اگر انہیں حق پر تسلیم کرلیا تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا غلام بننا پڑے گا کیونکہ خلافت ان کو امام حسن نے دی ہے۔

منکرین عظمت مصطفیٰ جانتے ہیں کہ اگر حسن مجتبیٰ کی عظمت کو سلام کیا تو ان کے نانا کا علم غیب ماننا پڑے گا کیونکہ اس واقعہ کی پیش گوئی نبی کریم نے فرمائی ہے۔

اہل سنت و جماعت امام حسن کی عظمت کو لاریب سمجھتے ہیں

اور امام حسن کے نانا جان کو عالم بالغیب سمجھتے ہیں

## وجود حسن مجتبیٰ ایک کسوٹی ہے

محترم سامعین!

امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے سے پہلے خلفاء کی خلافت اور اپنے بعد یزید کی حکومت کے معیار کو جانچنے کیلئے اپنا وجود ایک کسوٹی کے طور پر پیش فرما دیا کہ دیکھو



میرا باپ حیدر کرار رضی اللہ عنہ خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو تسلیم کر رہا ہے۔

لہٰذا تم بھی کرلو

میں امیر معاویہ کی حکومت کو تسلیم کر رہا ہوں

لہٰذا تم بھی کرلو

میرے بھائی حسین نے یزید کو تسلیم نہیں کیا

لہٰذا تم بھی نہ کرنا

## شرف و مجد امام حسن رضی اللہ عنہ

محترم سامعین!

میرا حسن بھی امام ہے

میرا حسین بھی امام ہے

بلکہ امام حسن کی شان امام حسین سے زیادہ

کیوں کہ وہ بڑے ہیں

انہوں نے نبی کریم کی زیارت امام حسین سے زیادہ کی ہے

انہوں نے زمانہ صحابیت امام حسین سے زیادہ پایا ہے۔

ان کو نبی کریم کے کندھوں پر سوار ہونے کا موقعہ زیادہ ملا ہے۔

انہیں لعاب رسول چوسنے کے مواقع زیادہ ملے ہیں۔

وہ اور ان کا زمانہ نبی کریم سے زیادہ قریب ہے

اور اس شرف و مجد کا تقاضا ہے کہ اس کو تسلیم کیا جائے

مگر کوفی لایوفی نہ تو امام حسن سے مخلص تھے نہ امام حسین سے

ان کے نزدیک نہ بڑے شہزادہ لائق تعظیم تھے نہ چھوٹے

## امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضراتِ محترم!

جن کوفیوں نے حضرت مولائے کائنات کو شہید کیا

جن کوفیوں نے حضرت امام حسین کا سر نیزے پر چڑھایا اور گلی گلی اس کا گشت کروایا

انہی کوفیوں نے حضرت امام حسن کو زہر دلوایا

متعدد مرتبہ آپ کو زہر دیا گیا

مگر آخری مرتبہ کا زہر زیادہ سقیم تھا کہ

اس کی وجہ سے آپ کا کلیجہ کٹ کٹ کر باہر آنے لگا

آپ کے جگر کی بوٹیاں قے کے ساتھ نکلنے لگیں

سبز حلہ پوش شہزادہ کا سبز زہر نے رنگ بھی سبز کر دیا

حضرت امام حسین ؑ پاس ہیں

بھائی کی اس کیفیت کو ملاحظہ فرماتے ہیں

طبیعت پریشان ہو جاتی ہے

مگر وہ شہزادہ کو رضا فرماتا ہے

بھائی حسین پریشان نہ ہوں

اور پھر اچانک خود گریہ فرمانے لگے

امام حسین ؑ عرض کرتے ہیں بھائی جان

ابھی تو مجھے تسلی عطا فرما رہے تھے اور اب خود کیوں رونے لگے

فرمایا بھائی

میں اسی طرح رو رہا ہوں جس طرح جبرائیل سے تیری شہادت کی خبر سن کر میرے نانا جان روئے تھے۔

میری اماں روتی تھیں

میرے بابا روئے تھے



میرے بھائی!

میری آنکھوں کے سامنے تیری شہادت کا منظر آ گیا ہے اور میں سوچ رہا ہوں

میرا حسین کربلا میں دیکھے گا___ خیال کرے گا

کاش آج میرا بھائی حسن موجود ہوتا

بھیا

افسوس کہ کربلا میں میں تیرے پاس موجود نہ ہوں گا

بھائی بھائیوں کے بازو ہوا کرتے ہیں

بھائیوں پر بھائیوں کو مان ہوا کرتا ہے

اور پھر حسین جیسا بھائی

جب اکبر کو کٹوا رہا ہوگا

جب علی اصغر کو قربان کر رہا ہوگا

جب بھانجوں کو فدا کر رہا ہوگا

تو اسے میری یاد ضرور تڑپائے گی

میرے بھیا

پیارے حسین بھائی

میں جانتا ہوں ان حالات میں میری کمی آپ کو کس طرح محسوس ہوگی

اسی طرح جس طرح

برادرانِ یوسف جب مصر میں جانے لگے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میرے بیٹو شہر مصر کے چھ دروازے ہیں دیکھنا اکیلا اکیلا بھائی دروازوں سے نہ گزرنا جوڑا جوڑا ہو کر جانا

اور جب وہ گئے تو دو دو ہو کر گزر گئے

مگر جب بن یامین کی باری آئی تو وہ اکیلے تھے تو تڑپ گئے اور رو رو کر کہنے لگے

جے اج ہندا میرا ویر بھی یوسف تے میں بھی نال سدھاندا

اور پھر مجھے یاد ہے ابا علی المرتضٰی نے مجھے بتایا اور سنایا تھا کہ

میرے نانا جان علیہ السلام نے جب مدینہ منورہ میں مواخات قائم فرمائی

مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنایا تھا۔

میرے بابا (حضرت علی) اکیلے رہ گئے تو تڑپ کر عرض کیا

یارسول اللہ! مجھے آپ نے کسی کا بھائی نہیں بنایا

تو میرے نانا نے فرمایا

علی مت رو

اَنْتَ اَخِیْ وَاَنَا اَخُوْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

تو میرا اور میں خود تیرا دنیا و آخرت میں بھائی ہوں

تو میرا بھائی جب کربلا میں تنہا ہوگا اور پکارے گا

**هل من ناصر ينصرنا**

ہے کوئی مددگار جو ہماری مدد کرے

تو کاش تقدیر مجھے موقعہ دیتی تو میں اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا

## امام حسن رضی اللہ عنہ کی آخری تحریر

امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر لکھی اپنے بیٹے حضرت شہزادہ قاسم کو بلا کر ان کو دی کہ یہ گلے میں تعویز بنا کر ڈال لو اور جب زندگی میں کوئی مشکل مقام آئے تو اس کو اتار کر پڑھ لینا اور اس پر عمل کر لینا اس میں لکھا تھا۔

"پیارے بیٹے قاسم!

میدان کربلا میں میرا بھائی حسین تنہا ہوگا تو تو میری جگہ اس پر قربان ہو جانا

دیکھنا بہن زینب اپنی جوڑی قربان کرے گی تو تم پیچھے نہ رہنا ورنہ میں

میدان محشر میں تم سے نہ ملوں گا"



امام حسین زاروقطار گریہ فرمانے لگے کہ

میرا بھائی حسن خود زہر کے اثر سے چور چور ہے مگر پھر بھی میرا کتنا خیال فرما رہے ہیں

آپ نے پوچھا بھائی جان مجھے بتا دیجئے کہ یہ زہر کس نے دیا ہے تا کہ میں اس کو قتل کر دوں

## شہادت

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اگر زہر دینے والا وہ نہیں جسے لوگ خیال کرتے ہیں تو اس کو ناحق قتل ہوتے میں نہیں دیکھ سکتا

اگر زہر دینے والا وہ ہے جسے لوگوں نے معلوم نہ کیا تو منتقم حقیقی خود بہتر انتقام لے سکتا ہے

- امام حسن رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

## ماہ محرم کا تیسرا خطبہ

# اہل بیت کون ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

### درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

### آیت کریمہ کا ترجمہ

علمائے ذی وقار حضراتِ گرامی و معزز سامعین کرام!

آپ حضرات کے سامنے آیت مقدسہ جو میں نے اس وقت تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے کہ



اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے

### یہ قرآن برحق ہے

سامعین محترم!

قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تو سب مکاتب فکر اپنے اپنے مواعظ و تقاریر میں تلاوت کرتے جس سے یہ معلوم ہوا کہ اس تیس پاروں والے قرآن کا برحق ہونا سب کو معلوم ہے پڑھتے وقت کسی فرقے کو اس کے حق اور سچ ہونے میں تامل نہیں باقی قرآن کو چاہے مانیں یا نہ مانیں یا کہہ دیں کہ ہم تو چالیس پاروں والے قرآن کو مانتے ہیں؟ جو ساٹھ گز لمبا ہے چالیس گز چوڑا ہے یعنی بغیر موٹر سائیکل کے پڑھا ہی نہیں جاسکتا۔

### اگر وہ اس قرآن کو برحق سمجھیں؟

حضرات!

اب وہ چالیس پاروں والا قرآن تو امام غائب کے پاس ہے اس لئے وہ شان اہل بیت کیلئے مجبوراً اس تیس پاروں والے قرآن کو پڑھتے ہیں اگر اسے برحق سمجھ کر پڑھیں تو

| | |
|---|---|
| نماز | بھی اسی قرآن کے مطابق پڑھیں |
| روزہ | بھی اسی قرآن کے مطابق رکھیں اور افطار کریں |
| حج | بھی اسی قرآن کے مطابق کریں |
| زکوٰۃ | بھی اسی قرآن کے مطابق ادا کریں |
| تمام احکامات شرعیہ | اسی قرآن کے مطابق بجالائیں |

مگر سوائے ان چند آیات کے جو اہل بیت کے فضائل میں وارد ہوئیں یہ لوگ کسی آیت کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔

## ان کا وضو ہی خلاف قرآن ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وضو کرو تو پہلے چہرہ اور ہاتھ دھوؤ یعنی کہ ہاتھ صاف ہوں گے تو منہ دھویا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔ (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۷)

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹوں تک پاؤں دھوؤ

## اہل سنت موافق قرآن وضو کرتے ہیں

گرامی حضرات!

یہ ہے سنیوں کا وضو جو قرآن میں ہے کہ

پہلے ہاتھ دھوؤ

پھر منہ دھوؤ

پھر کہنیاں دھوؤ

آخر میں پاؤں دھوؤ

مگر ایک وضو ان مخالفین قرآن کا ہے کہ قرآن نے جس عضو کا آخر میں ذکر کیا یہ اسے پہلے دھوتے ہیں۔

## یہ تقیہ باز دھوکہ دیتے ہیں

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں مگر جو ان کا وضو ان کے چالیس پاروں والے



قرآن میں ہوگا تو اہل بیت کی شان بھی اسی میں ہوگی تو اگر وضو اس قرآن کے مطابق کرتے ہیں تو شان اہل بیت بھی اسی سے بیان کریں۔

معلوم ہوا کہ صرف اور صرف اس غائب قرآن کے آنے تک یہ تقیہ کیے بیٹھے ہیں اور اہل سنت و جماعت کو دھوکہ دیتے ہیں۔

## تقیہ رحمت ہے برائے شیعہ

محترم سامعین! ان کے نزدیک تقیہ رحمت ہے ملاحظہ ہو مصنف الاحتجاج الطبرسی لکھتا ہے کہ

وَالتَّقِيَّةُ رَحْمَةٌ لِّلشِّيْعَةِ (الاحتجاج جلد دوم ص ۳۵۵ الطبرسی مطبوعہ تہران)

## مولائے کائنات نے تقیہ کیا

ان کے نزدیک حضرت مولائے کائنات تاجدار ھل اتیٰ مولا مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ وجھہ الکریم نے اصحاب ثلاثہ کے دور خلافت میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تقیہ کیے رکھا اور اسی تقیہ کی بنا پر وہ ان کی خلافت میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے اور انہوں نے ان کے خلاف تلوار اٹھا کر اعلان جنگ نہ کیا۔

## میں اہل تشیع سے سوال کرتا ہوں

میں نہایت ادب سے شیعہ حضرات سے یہ سوال کرتا ہوں کہ بتائیے

کیا حضرت مولا علی اسد اللہ الغالب نہ تھے؟

کیا حضرت مولا علی تاجدار ھل اتیٰ نہ تھے؟

کیا حضرت مولا علی شیر خدا نہ تھے؟

کیا حضرت مولا علی قوت پروردگار نہ تھے؟

بتاؤ غزوۂ احد میں جب سرکار علیہ السلام نے فرمایا علی متعدد دشمن میری طرف بڑھ رہے ہیں ان کو روکو تو حضرت مولائے کائنات نے تن تنہا ان سب کو فی النار نہ کر دیا تھا؟

ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب علی مرتضٰی نے کمال بہادری دکھائی اور حضور کی نصرت کی تو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے عرض کی کہ علی مرتضٰی نے آپ کے ساتھ کمال بہادری و جواں مردی دکھائی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ''انه منی وانا منه'' بلاشبہ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں یہ کمال اتحاد اخلاص اور یگانگی کا اظہار ہے حدیث میں ہے کہ جب حضور ﷺ نے فرمایا یہ کلمہ ارشاد فرمایا تو جبرائیل نے عرض کیا ''وانا منکما'' اور میں تم دونوں کا ہوں۔

بیان کرتے ہیں کہ غیب سے ایک آواز آئی لوگوں نے سنا کوئی کہہ رہا تھا

لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ

کوئی جوانمردی میں نہیں بجز علی کے اور کوئی تلوار نہیں بجز ذوالفقار کے

(معارج النبوت' کشف الغمہ' مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 211 اردو)

## نادعلی اور شیخ محقق دہلوی

حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز مزید فرماتے ہیں کہ

بظاہر ''نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَائِبِ'' کا قصہ اسی معاملہ اور معرکہ سے متعلق ہے جو کہ احد میں واقع ہوا۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص ۲۱۲)

## تفصیل اس اجمال کی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ

شمع شبستان رضا جو کہ اعمال امام اہل سنت کا مجموعہ ہے اس میں لکھا ہے کہ

''نادعلی شریف قضائے حاجات حل المشکلات میں مشہور و مقبول ہے جواہر خمسہ میں (حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری) لکھتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں جب لشکر اسلام پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے تو سرور کائنات علیہ السلام مسلمانوں کی پریشان حالی دیکھ کر مغموم ہونے لگے تو اسی وقت جبرائیل علیہ السلام یہ کلمات یعنی نادعلی شریف لیکر



آئے اور سید عالم علیہ السلام نے انہیں پڑھا تین مرتبہ پورے نہ ہوئے تھے کہ شیر خدا حاضر ہوئے اور لشکر کفار پر عقاب کی طرح جھپٹے چند ہی ساعات میں کچھ قتل ہوئے باقی فرار ہو گئے اس فتح میں بہت ہی مال غنیمت حاصل ہوا گویا نادعلی شریف ایسے دشوار اور مشکل مواقع پہ تیر بہدف دعا ثابت ہوتی ہے۔ (شمع شبستان رضا جلد چہارم ص ۷۲)

اور پھر کفار کے مقابلہ میں یہ نعرہ لگانے والا علی کہ

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتِنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرًا

میں وہ علی ہو کہ جس کی ماں نے اس کا نام شیر رکھا ہے۔

ظالمو!

جو علی اُحد میں نبی علیہ السلام کو کافروں کے نرغہ سے نکال کر لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ کا لقب اعلیٰ پائے

جو علی خندق میں نادعلی پڑھتے ہی جلوہ فرما ہوکر شمنوں کی صفیں الٹ کر جنگ کا نقشہ ہی بدل ڈالے اور جو علی دشمنوں کے مقابلہ میں اعلان کرے کہ میری ماں نے میرا نام شیر رکھا ہے۔ شیر کسی سے ڈرتا نہیں ہے اس علی المرتضٰی کے متعلق کہتے ہو کہ اس نے تقیہ کر رکھا تھا

## تقیہ شجاعت حیدر کرار کے منافی ہے

حضراتِ گرامی!

تقیہ کہتے ہیں ایمان کے چھپانے کو

اگر علی شیر خدا ایمان کو چھپاتے رہے تو پھر ظاہر کس نے کیا؟

پتہ چلا کہ وہ برضا و رغبت اصحاب ثلاثہ کو خلافت کا اہل سمجھتے تھے اور تقیہ کرنا ان کی شجاعت کے خلاف ہے۔

حضراتِ گرامی!

عرض یہ کر رہا تھا کہ ان کی اذان

خلاف سنت

ان کا وضو — خلاف سنت

ان کی نماز — خلاف سنت

ان کا جنازہ — خلاف سنت

ان کی امام بارگاہیں — خلاف سنت

ان کی علیک سلیک — خلاف سنت

ان کا ماتم خلاف سنت اور تمام عقائد خلاف سنت

## تبدیلی کلمہ واذان

نبی کریم علیہ السلام کے حین حیات ظاہر میں کلمہ و اذان کی کیفیت یہی تھی جو اب اہل سنت کی ہے اس پر شیعہ کتب شاہد ہیں ملاحظہ ہو ان کی کتب میں موجود ہے کہ قرن اول سے قرن رابع تک یہی کلمہ پڑھا جاتا تھا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(جلد اول ص ۷۹ باب غسل میت من لایحضر الفقیہ 'الاحتجاج الطبرٰ' حیات القلوب' جلاء العیون وغیرہ)

یہی کلمہ — صدیق اکبر نے پڑھا

یہی کلمہ — فاروقِ اعظم نے پڑھا

یہی کلمہ — عثمان غنی سے پڑھا

یہی کلمہ — حیدر کرار نے پڑھا

یہی کلمہ — امام حسن نے پڑھا

یہی کلمہ — امام حسین نے پڑھا

مگر بعد میں آنے والوں نے کلمہ بڑھا لیا اور یوں پڑھا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ وَوَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْل

(فرائد السمطن از حموینی اول)



## شیعہ بتاؤ

شیعو! بتاؤ

کلمہ وہ صحیح ہے جو حضرت علی نے پڑھا — یا کہ وہ جو اتنا طویل تم پڑھے ہو

کلمہ وہ صحیح ہے جو امام حسن نے پڑھا — یا کہ جو تم پڑھے ہو

کلمہ وہ صحیح ہے جو امام حسین نے پڑھا — یا کہ جو تم پڑھے ہو

خدا کی قسم اگر ائمہ اہل بیت یہ کلمہ حضور علیہ السلام کے سامنے پڑھتے تو آج سنی بھی یہی کلمہ پڑھتے کیونکہ ہم اہل سنت ہیں اور اہل سنت وہ ہوتا ہے جو سنت پر عمل کرتا ہے۔

## میت کو اسی کلمہ کی تلقین کیا کرو

یہ دیکھئے تمہارا ابن بابویہ قمی مجتہد خود لکھتا ہے کہ

امام جعفر صادق نے فرمایا

''جب تم میں سے کسی ایک کو موت حاضر ہو تو ابلیس اس کیساتھ اپنے شیاطین کی طرف سے وکالت کرتا ہے اور حکم کرتا ہے کفر کا اور دین میں شک کرنے کا یہاں تک کہ جان نکل جائے پس جب تمہیں موت حاضر ہو تو تلقین کرو تم کہ وہ مردے پڑھیں کلمۂ شہادت اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۷۹ باب غسل المیت)

دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ

تلقین کرو اپنے مردوں کو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے۔ (من لایحضر الفقیہ جلد اول ص ۷۸ باب غسل المیت)

## قبر میں یہی کلمہ پہلے پوچھا جائے گا

ملاں باقر مجلسی لکھتا ہے کہ

''اول چیزے کہ از بندہ بعد از مردن سوال میکنند لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

رَّسُوْلُ اللّٰہِ است'' (حیات القلوب جلد سوم ص ۱۳۸ ملاں باقر مجلسی)

سب سے پہلی چیز جو مرنے کے بعد بندہ سے پوچھی جاتی ہے وہ یہی کلمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

## شب ولادیت سبز علم پر یہی کلمہ لکھا تھا

یہی ملاں باقر مجلسی رقمطراز ہے کہ شب ولادیت

''وعلم سبز را بر کوہ قاف نصب کرد و بر آں علم بسفیدی دو سطر نوشتہ بود لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔(حیات القلوب جلد دوم ص ۵۹ ملاں باقر مجلسی)

جبرائیل نے ایک سبز جھنڈا کوہ قاف پر نصب کیا جس پر سفیدی سے دو سطروں میں لکھا ہوا تھا

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

## شب ولادیت ملائکہ کا کلمہ

وچوں نہ ماہ گزشت حق تعالیٰ بملائکہ ہر آسماں وحی نمود کہ فرو

''روید بسوی زمین دہ ہزار ملائکہ نازل شدند و بدست ہر اک ملک قندیلی از نور بود روشنی میداد بے روغن و بر ہر قندیلی نوشتہ بود ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ''(حیات القلوب جلد دوم ص ۸۵ ملاں باقر مجلسی)

## امام حسن کا کلمہ

مولوی غلام حسین نجفی لکھتا ہے کہ

''امام حسن اس کی طرف بڑھے اور ایک ہاتھ سے اس کی ناک دوسرے ہاتھ سے اس کی داڑھی پکڑ کر کہا اے ابوسفیان لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ دو میں فوراً تمہاری شفاعت اپنے جد بزرگوار سے کرتا ہوں'' (تاریخ ائمہ ص ۱۲۷)

## قلم نے یہی کلمہ لکھا

ملاں باقر مجلسی کہتا ہے کہ



''قلم ہزار سال مدہوش گردید از شنیدن کلام الٰہی چوں قلم بہوش آمد گفت پروردگار چہ چیز بنویسم فرمود بنویس لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ چوں قلم نام محمد راشنید بسجدہ افتاد (جلاء العیون ص ۱۴)

قلم ایک ہزار سال بیہوش رہی کلام الٰہی سننے سے جب قلم کو ہوش آیا تو کہا پروردگار کیا چیز لکھوں تو فرمایا لکھ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جب قلم نے نام نام محمد سنا تو سجدہ میں گر گئی

## عرش پر یہی کلمہ

یہی ملاں باقر مجلسی لکھتا ہے

''آدم نظر کرد بسوئے بالا دید بر عرش نوشتہ است لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (جلاء العیون ص ۱۶)

آدم نے اوپر کی طرف نظر اٹھائی تو دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا تھا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

## اذان سنیوں والی

شیعہ فقیہ اور مجتہد اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ

''اذان میں دونوں تکبیروں کے بعد شہادت توحید وشہادت رسالت ہے کیونکہ اصل ایمان یہی ہے

کہ واحدانیت خدا اور رسالت مصطفیٰ کی شہادت اس کے بعد حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے'' (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۱۹۶، ۱۹۵ باب فی وصف الصلوٰۃ)

## تیسری شہادت دینے والے پر اللہ کی لعنت

یہی مجتہد صاحب لکھتے ہیں

''جو اذان میں تیسری شہادت اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ کہے اس پر لعنت''

''صحیح اذان وہی ہے جو ان کلمات سے خالی ہو اس میں زیادتی یا کمی کرنا جائز

نہیں جو اذان میں آلِ محمد کی زیادتی کرے اس پر لعنت"

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول باب الاذان والاقامت ص ۱۸۸)

## شب معراج جبرائیل کی اذان

یہی صاحب رقمطراز ہیں کہ

"شب معراج حضرت جبرائیل امین نے وہی اذان کہی جو سنی کہتے ہیں اس میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ نہ کہا"

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۱۸۳ باب الاذان والاقامت)

"معراج کی رات ایک فرشتے نے اذان دی جو اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ سے خالی تھی اور سنیوں والی اذان تھی" (تفسیر قمی جلد دوم ص ۱۱)

## یہی کلمہ واذان سب نے پڑھی ہے

حضراتِ گرامی!

امام حسن پڑھیں — یہی کلمہ واذان

جبرائیل امیں پڑھیں — یہی کلمہ واذان

عرش پر لکھا ہو — یہی کلمہ واذان

قلم سے لکھوایا جائے — یہی کلمہ واذان

شب ولادت ملائکہ لکھیں — یہی کلمہ واذان

کوہ قاف پر سبز علموں میں تحریر ہو — یہی کلمہ واذان

قبر میں پوچھا جائے — یہی کلمہ واذان

تو ہمیں کسی کالے بھاؤ لے کتے نے کاٹا ہے کہ ہم کسی بے ایمان کا بناوٹی کلمہ و اذان پڑھیں؟

## محبت کے کھاتے

میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے کہا



یار یہ جو تم کلمہ میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ کہتے ہو تو کیوں کہتے ہو؟

جب صدیق اکبر نے — نہیں کہا

جب حضرت علی نے — نہیں کہا

جب امام حسن نے — نہیں کہا

جب امام حسین نے — نہیں کہا

کہنے لگا جی ہم اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں

میں نے کہا کہ تمہیں جگر پارۂ رسول حضرت سیدہ پاک سے محبت نہیں ہے؟

کہنے لگا کیوں نہیں؟

تو میں نے کہا پھر اس طرح بھی کہا کرو

اَشْهَدُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

تا کہ عقیدت اور عقیدہ (کہ نبی کی ایک ہی بیٹی ہے) دونوں کا اظہار ہو جایا کرے

اور پھر کیا تمہیں امام حسین سے محبت نہیں ہے؟

کہنے لگا کیوں نہیں؟

میں نے کہا تو پھر اذان میں یوں بھی کہا کرو

اَشْهَدُ اَنَّ الْحُسَيْنَ سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اسی طرح قرآن کی محبت کا بھی اظہار کیا کرو کہ

اَشْهَدُ اَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ

اور پھر کعبہ تو تمہیں یقیناً محبوب ہو گا تو اس کی محبت کا اعلان بھی کیا کرو کہ

اَشْهَدُ اَنَّ الْكَعْبَةَ بَيْتُ اللّٰهِ

کہنے لگے جی مولانا اس طرح اذان بہت لمبی ہو جائے گی

میں نے کہا اذان کو لمبا ہونے دو محبت کا کوئی کھاتہ باقی نہ رہ جائے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

بدیں عقل و دانش بباید گریست

## امام بارگاہ یا امام باڑہ یا امام کوٹ

پھر میں نے اس سے پوچھا کہ بھئی تم نے مسلمانوں کی مساجد چھوڑ کر یہ علیحدہ امام کوٹ کیوں بنالئے ؟

حالانکہ مسجد کا ذکر قرآن کریم میں بیسیوں مقامات پر موجود ہے اور امام کوٹ کا کہیں بھی ہیں دیکھئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى (پ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۰۸)

وہ مسجد کے پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

(پ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۱۸)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

(پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱)

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

یہ سب مساجد کے اذکار ہیں امام کوٹ کا کہیں ذکر نہیں ہے

کہنے لگے جی

جب یزیدیوں نے ہمیں مساجد سے ائمہ کے ذکر سے روکا تو ہمارے امام زین العابدین علیہ السلام نے امام کوٹ بنالیا تا کہ ہم آزادی سے ائمہ اہل بیت کا ذکر کرسکیں

میں نے کہا پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اہل سنت اپنی مساجد میں تم سے زیادہ ذکر اہل بیت اطہار کرتے ہیں۔تم تو دس دن کرتے ہو ہم سارے سال میں جب چاہیں کرتے ہیں ہمیں تو کوئی نہیں روکتا جبکہ ہم بیانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ



بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ

یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

دوسری بات یہ ہے کہ اگر امام کوٹ میری آنکھوں کے نور دل کے سرور میرے امام زین العابدین ؓ نے بنایا ہے تو میں

اس کی دیواروں کو چوموں

اس کی اینٹوں کو بوسے دوں

مگر یہ بتاؤ کہ امام زین العابدین عربی تھے یا عجمی

اس نے کہا جی عربی!

میں نے کہا اگر وہ عربی تھے تو نام بھی عربی رکھتے

امام کوٹ میں ٹ ہے جو عربی کی ڈکشنری میں نہیں ہے

کہنے لگے جی امام بارگاہ نام ہے

میں نے کہا کہ اس میں گ ہے یہ بھی عربی میں نہیں ہے

کہنے لگے جی اس کا نام امام باڑہ ہے

میں نے کہا جی اس میں "ڑ" ہے وہ بھی عربی میں نہیں ہے

کہنے لگے جی آگے سوچ کر بتاتے ہیں

میں نے کہا سوچ لو! تم قیامت تک بھی عربی نام نہ بتا سکو گے

## علیک سلیک ہی بدل گئی

گرامی حضرات!

میرے نبی نے مسلمانوں کو سلام کرنے کا طریقہ بتایا کہ

ایک مسلمان کہے السلام علیکم

دوسرا جواب میں کہے وعلیکم السلام

مگر یہاں سلام کا طریقہ بھی سنت کے خلاف تبدیل ہوگیا

ایک ملنگ کہتا ہے　　یا علی مدد

دوسرا جواب میں کہتا ہے　　پیر مولا علی مدد

ہر چیز ہی تبدیل

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً نئی راہوں کی وبا سے

اور

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

## پہلے ان سوالات کا جواب دو

حدیث قرطاس کی باتیں کرنے والو

باغ فدک کے ڈھنڈورے پیٹنے والو

غصب خلافت کی لافیں مارنے والو اور شیخین کو تدفین رسول میں شامل نہ رکھنے والو

پہلے ان سوالات کا جواب دو

امام باڑہ کس نے بنایا؟

علیک سلیک کس نے بدلی؟

کلمہ کس نے تبدیل کیا؟

اذان کس نے بدلی؟

وضو کس نے بدلا؟

تمہارے تمام اعتراض بعد از وصال نبوت کے ہیں

ہمارے تمام اعتراض بعد کے نہیں بلکہ حضور کی حیات ظاہرہ کے ہیں

تم نے تو ان احکامات کو بدلا

جن پر نبی خود عمل پیرا تھے



جن پر اہل بیت کرام خود عمل پیرا تھے

جن پر عمل پیرا خود صحابہ کرام تھے

اور جن پر آج تک سارے مسلمان عمل پیرا ہیں

## یہ کیسی عبادت ہے؟

یہ جو تم ماتم کرتے ہو اور اسے عبادت کہتے ہو

کیا یہ عبادت نبی نے کی؟

کیا یہ عبادت اہل بیت نے کی؟

کیا یہ عبادت کسی امام نے کی؟

کیا یہ عبادت کسی صحابی نے کی؟

اور ہر دین کی عبادت ہوتی ہے اس کے معبد میں

سکھوں کی عبادت　　گردوارہ میں

ہندوؤں کی عبادت　　مندر میں

عیسائیوں کی عبادت　　گرجا میں

مسلمانوں کی عباد　　مساجد میں

یہ ماتم کیسی عبادت ہے؟

کبھی چوکوں میں

کبھی سڑکوں پر

کبھی گلیوں میں

کبھی بازاروں میں

کبھی امام باڑوں میں

خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد

جو بھی چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

## میں عرض کر رہا تھا

سامعین محترم!

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تیس پاروں والے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

## اہل بیت کسے کہتے ہیں؟

اب سوال یہ ہے کہ اہل بیت کسے کہتے ہیں؟

جیسے ان لوگوں نے کلمہ' اذان' نکاح' جنازہ' وضو اور دیگر امور کو بدلا ایسے ہی اہل بیت کو بدلا اور کہا کہ وہ صرف اولاد رسول ہے

ایک اور طبقہ پیدا ہوا تو اس نے بھی غلو سے کام لیا اور کہا کہ اہل بیت صرف ازواج رسول ہیں اولاد نہیں وجہ یہ تھی کہ پہلا طبقہ ازواج رسول کا دشمن ہے اور رافضی دوسرا طبقہ اولاد رسول کا مبغض ہے اور خارجی

دونوں طبقوں نے افراط و تفریط سے کام لیا اور قرآن کریم کو اپنی مرضی کے مطابق سمجھا اور تفسیر بالرائے کے مرتکب ہوئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (الحدیث)

## تفسیر القرآن بالقرآن

حضراتِ گرامی!

قرآن کریم کی تفسیر تین طریقوں سے ہوتی ہے

۱- تفسیر القرآن بالقرآن یعنی قرآن کی تفسیر قرآن مجید کی آیات سے

۲- تفسیر القرآن بالحدیث یعنی قرآن کی تفسیر ارشادات رسول اللہ علیہ السلام سے

۳- تفسیر القرآن باقوال الصحابہ یعنی قرآن کی تفسیر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال سے



منکرین صحابہ قرآن کی تفسیر اقوال صحابہ کرام سے نہیں کرتے جیسا کہ رافضی لوگ ہوتے ہیں

اہل سنت و جماعت ان تینوں طریقوں سے تفسیر کرتے ہیں کیونکہ

قرآن نے جو اپنی تفسیر خود بیان فرمادی وہ کوئی اور نہیں کرسکتا اور یہی تفسیر سب سے اولیٰ و انسب ہے

اگر ہماری کم علمی اور کج فہمی کی وجہ سے ہمیں قرآن کی تفسیر قرآن سے نہ ملے تو ہم حدیث رسول کی طرف رجوع کریں گے کیونکہ حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی مفسر قرآن نہیں ہے۔

اگر حدیث رسول کی سمجھ نہ آسکے کیونکہ بعض احادیث عمل ہوتی ہیں تو ان کو سمجھنے کیلئے ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف رجوع کریں گے کیونکہ صحابہ کرام نے تمام وہ مواقع ملاحظہ فرمائے جن پر قرآن نازل ہوتا رہا اور نبی اکرم علیہ السلام کے اسوۂ کاملہ حسنہ کا مشاہدہ بھی فرمایا

لہٰذا اب ہم سب سے پہلے قرآن کریم سے سوال کرتے ہیں کہ اے اللہ کی پاک کتاب تو ہی ہماری رہنمائی فرما کہ اہل بیت کون ہیں؟

## اہل بیت سے مراد پیغمبر کی بیوی (القرآن)

حضراتِ محترم!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے حاضر ہوئے اور ان فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ سلام اللہ علیہا کو حضرت اسحاق اور یعقوب علیہما السلام کی بشارت دی تو وہ کیونکہ اولاد والی عمر سے تجاوز کرچکی تھیں اور بوڑھی ہوچکی تھیں تو انہوں نے اس پر تعجب کیا قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اِنَّ

ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ (پ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۷۱،۷۲)

اور اس (ابراہیم علیہ السلام) کی بی بی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ ہیں میرے شوہر (ابراہیم علیہ السلام) بوڑھے بے شک یہ تو اچنبے کی بات ہے

اب فرشتوں نے حضرت سارہ کو مخاطب کیا تو لفظ اہل بیت سے ملاحظہ ہو قرآن پاک فرماتا ہے کہ

قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (پ ۱۲ سورۃ الھود آیت ۷۳)

فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا اور عزت والا

حضرات سامعین! اس بیان قرآن سے معلوم ہوا کہ اہل بیت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کو کہا گیا

## اہل بیت سے مراد پیغمبر کی والدہ (القرآن)

اب ملاحظہ ہو قرآن پاک سے کہ اہل بیت کا لفظ ایک پیغمبر کی والدہ کیلئے بھی فرمایا گیا جبکہ فرعون نے حکم دیا کہ اپنے بیٹوں کو ذبح کرو اور بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو تو بنی اسرائیل ایسا ہی کرتے کہ

یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَ كُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَ كُمْ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۴۹)

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پریشان ہوگئیں کہ میرے لال کو بھی کہیں ذبح نہ کر دیا جائے تو آواز قدرت آئی اپنے اس لاڈلے فرزند کو ایک لکڑی کے صندوق میں ڈال کر دریا میں پھینک دو۔



والدہ کے قلب مطہرہ میں خیال آیا کہ یہ کہیں دریا میں ڈوب ہی نہ جائے جب اس خیال سے گھبرائیں تو آواز آئی میری بندی مت گھبرا

اسے دریا میں ڈالنا تیرا کام
اسے دوبارہ صحیح سالم تجھ سے ملانا میرا کام

چنانچہ دریا میں ڈال دیا

مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر تک پہنچ گئے اور آپ کی ہمشیرہ اس صندوق کے ساتھ ساتھ چلتی چلتی ساتھ ہی وہاں تک تشریف لے گئیں

اب حضرت آسیہ (جو کہ زوجہ فرعون تھیں) کے کہنے پر فرعون نے آپ کو پرورش کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور اعلان کیا کہ کون ہے جو ان کو دودھ پلائے گی بہت ساری بیبیاں آئیں اور اپنے پستانوں کو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف کیا مگر آپ نے رخ انور پھیر لیا اور کسی بی بی کا دودھ نہ پیا

آپ کی ہمشیرہ یہ سب کچھ ملاحظہ فرما رہی تھیں تو وہ بولیں

فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ
(پ ۲۰ سورۃ القصص آیت ۱۲)

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں تو فرعون نے کہا ان کو بلاؤ تا کہ وہ اس بچہ کو دودھ پلائیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (پ ۲۰ سورۃ القصص آیت ۱۳)

تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

حضراتِ گرامی! اس مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کو اہل بیت فرمایا گیا

## لمحہ فکریہ؟

یہ مقام ان لوگوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے جو میرے آقا کے والدین کریمین کو مومن نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ نبی کے والدین کو اہل بیت فرما رہا ہے حالانکہ ابھی موسیٰ علیہ السلام نے اعلان نبوت نہ فرمایا تھا تو ان کی والدہ کو اہل بیت فرمایا

یا تو یہ مانو کہ — نبی ابتدا آفرینش سے ہی نبی ہوتا ہے

یا یہ تسلیم کرو کہ — اعلان نبوت سے قبل بھی نبی کے والدین اہل بیت ہوتے ہیں

## سارا خاندان نبوت پاک ہے

حضراتِ گرامی!

ان آیات بینات سے پتہ چلا کہ

اہل بیت کہتے ہیں — نبی کے خاندان کو

اہل بیت کہتے ہیں — نبی کے والدین کو

اہل بیت کہتے ہیں — نبی کی ازواجِ مطہرات کو

لہٰذا تسلیم کرو

میرے نبی کا خاندان — پاک

میرے نبی کے والدین — پاک

میرے نبی کی بیویاں — پاک

ارشاد فرمایا

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

- اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے اور جو جو بھی بیت نبوت میں آتا گیا پاک ہوتا چلا گیا

حضرت خدیجہ آئیں تو — طاہرہ بن گئیں



حضرت عائشہ آئیں تو — صدیقہ بن گئیں

حضرت فاطمہ آئیں تو — زہرا بن گئیں

حضرت علی آئے تو — مرتضیٰ بن گئے

حضرت حسن آئے تو — مجتبیٰ بن گئے

حضرت حسین آئے تو — سید الشہداء بن گئے

اب کوئی معترض کہہ سکتا ہے کہ قرآن میں تو ازواج اور والدہ کا ذکر ہے تم نے یہ باقی افراد کہاں سے اہل بیت میں شامل کر لئے۔

## تفسیر القرآن بالحدیث

تو ہم کہیں گے کہ ہم سنی ہیں

قرآن کو بھی — مانتے ہیں

حدیث کو بھی — مانتے ہیں

نہ ہی منکر قرآن ہیں — نہ ہی منکر حدیث ہیں

فقیر نے پہلے عرض کیا کہ تفسیر کی تین قسمیں

تفسیر القرآن بالقرآن

تفسیر القرآن بالحدیث

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ

فقیر نے پہلے تفسیر القرآن بالقرآن آپ کو پیش کی اور اب تفسیر القرآن بالحدیث پیش کرتا ہے

## تفسیر القرآن بالحدیث

حضراتِ گرامی! ملاحظہ ہو

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں یہ آیت (آیت تطہیر) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت

حسین کو بلایا فرمایا یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔ (شرح مسلم سعیدی جلد سادس ص ۱۰۱۷)

## اللھم ھؤلاء اھل بیتی

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ "نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ الخ" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِی

یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸)

## پنج تن پاک کملی مبارک میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ بالوں کی بنی ہوئی کالی کملی اوڑھے تشریف لائے تو حضرت حسن آئے نبی کریم نے ان کو اس کملی میں داخل فرمایا پھر حسین آئے تو ان کو بھی حسن کے ساتھ کملی میں داخل فرمایا پھر فاطمہ آئیں انہیں بھی داخل کیا پھر علی آئے تو ان کو بھی اسی طرح اس کملی مبارک میں داخل فرمایا پھر فرمایا

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا (مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸)

## باب فاطمہ در اہل بیت

بقیہ بن الحرث نے حضور علیہ السلام کے غلام ابو الحمراء سے رویت کی کہ سرکار دو عالم ﷺ ہر صبح تشریف لاتے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر دستک دے کر فرماتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ

تم پر سلامتی ہو اے اہل بیت اللہ تم پر رحمت فرمائے۔



پھر فرمایا

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تمہیں ہر قسم کی پلیدی سے دور رکھے اور خوب پاک فرمادے بقیع فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الحمراء سے پوچھا کہ گھر میں کون ہوتا تھا؟ اس نے بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ۔ (شرف النبی ص ۳۵۷)

## ازواج و آل سب اہل بیت ہیں

گرامی قدر سامعین!

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ یہ نفوس قدسیہ یعنی سیدہ فاطمہ حضرت علی امام حسن اور امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی اہل بیت ہیں

تو پھر مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ

ازواجِ مطہرات بھی — اہل بیت

آلِ اطہار بھی — اہل بیت

ازواجِ مطہرات کو اہل بیت بنایا — خدا نے

آلِ اطہار کو اہل بیت بنایا — مصطفیٰ نے

جو ازواج کو اہل بیت نہیں مانتا — منکر فرمانِ خدا

جو آل کو اہل بیت نہیں مانتا — منکر فرمانِ مصطفیٰ

سنی قرآن کو بھی — مانتا ہے

سنی حدیث کو بھی — مانتا ہے

## مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ حرمین طیبین ہیں

حضرات ذرا غور کیجئے

مکہ مکرمہ میں کعبہ کو حرم بنایا — خدا نے

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کو حرم بنایا — مصطفیٰ نے

اسی لئے کہتے ہیں حرمین طیبین

اب جو کعبہ کو حرم نہ مانے　　خدا کا منکر

جو مسجد نبوی کو حرم نہ مانے　　مصطفیٰ کا منکر

تو اس مقام پر کوئی اختلاف نہیں کراتا

سب کہتے ہیں حرمین طیبین

تو اہل بیت میں کیوں اختلاف کرتے ہو؟

کوئی رفض کا اظہار کرتا ہے اور ازواجِ مطہرات کو بھونکتا ہے

کوئی خروج کا اظہار کرتا ہے اور آلِ اطہار کو بھونکتا ہے

یاد رکھو! جب تک ازواجِ مطہرات اور اہل بیت اطہار سب کو نبی کے گھر والے تسلیم نہ کرے گا

نہ ہی اس کی　　نماز قبول

نہ ہی اس کا　　روزہ قبول

نہ ہی اس کا　　حج قبول

نہ ہی اس کی　　زکوٰۃ قبول

نہ ہی اس کا　　کلمہ قبول

وہ آج بھی　　گمراہ

وہ کل بھی　　گمراہ

وہ قیامت میں بھی　　گمراہ

کیونکہ ہدایت کی ضمانت تو دو ہی چیزیں ہیں جیسا کہ کہ ارشاد نبوی ہے

## کتاب اللہ اور اہل بیت

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ



اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۹)

اے لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ا کو تھامے رکھو گے تو کبھی ہرگز گمراہ نہ ہو گے

اللہ کی کتاب اور اپنی عترت و اہل بیت

اور ایک روایت میں یوں فرمایا کہ

وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا (مشکوٰۃ ص ۵۶۹)÷سس

(اور یہ کتاب اللہ اور میری اہل بیت) ہرگز کبھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ واپس ملیں گے مجھے حوض کوثر پر پس تم غور و فکر کرو کہ میرے بعد تم ان سے کیسا سلوک روا رکھو گے

تو پھر گمراہی سے محفوظ وہی ہے جو

ایک ہاتھ میں　　قرآن رکھتا ہو

دوسرے ہاتھ میں　　اہل بیت کا دامان رکھتا ہو

نہ ہی وہ خارجی ہو　　نہ ہی وہ رافضی ہو

میدان حشر میں جب حوض کوثر پر صاحب کوثر علیہ السلام کے پاس حاضر ہو تو کملی والا خود اسے جام کوثر عطا فرمائے۔

## تفسیر القرآن بالقوال الصحابہ

حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت زید سے سوال کیا کہ

وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَآءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

اے زید! آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج اہل بیت سے نہیں ہیں؟

قَالَ نِسَآءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ

زید نے فرمایا کہ آپ کی ازواج بھی اہل بیت سے ہیں لیکن آپ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا

قَالَ وَمَنْ هُمْ

پوچھا وہ کون ہیں؟

قَالَ هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَّاٰلُ عَقِيْلٍ وَّاٰلُ جَعْفَرٍ وَّاٰلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰٓؤُلَآءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ

فرمایا! وہ آلِ علی آلِ عقیل آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے فرمایا ہاں۔ (شرح مسلم سعیدی جلد سادس ص ۹۵۴)

## پتہ چلا کہ

پتہ چلا کہ

نبی علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات بھی — اہل بیت کرام
نبی علیہ السلام کی آلِ اطہار بھی — اہل بیت کرام
آلِ علی بھی — اہل بیت کرام
آلِ عقیل بھی — اہل بیت کرام
آلِ جعفر بھی — اہل بیت کرام
آلِ عباس بھی — اہل بیت کرام

مگر آجکل کا مولوی
مسجد کے چندے کھا کر
مدرسہ کی زکوٰۃ صدقات خیرات سب کچھ ہضم کر کے کہتا ہے کہ میں بھی آل میں شامل ہوں

اور دلیل دیتا ہے کہ ''كُلُّ تَقِيٍّ وَّنَقِيٍّ آلٌ'' ہر متقی پرہیزگار آل ہے

میں کہتا ہوں ملاں



تو تو تقی بھی نہیں
نقی بھی نہیں
تو آل کیسے؟ آل پر تو صدقہ وزکوٰۃ حرام ہے

تو ارشاد فرمایا کہ

جب تم حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے تو میں دیکھوں گا کہ جو دو چیزیں میں تمہیں عطا فرما کے آیا تھا تم نے میرے بعد ان سے کیا سلوک کیا؟

## کیا جواب دو گے

ان لوگوں کا کیا جواب ہو گا جنہوں نے قرآن میں تحریف کی

اور وہ لوگ کیا جواب دیں گے جنہوں نے ازواجِ مطہرات کی شان میں گستاخیاں کیں

نہ ہی انہوں نے کتاب اللہ کا لحاظ کیا
اور نہ ہی اہل بیت اطہار کا کچھ پاس و احساس کیا
آلِ علی کو کربلا میں ذبح کر دیا
آلِ عقیل کو کوفہ کے بازاروں میں قتل کر دیا
آلِ جعفر پر تلواروں کی بارش کر دی
آلِ عباس کا نام تک لینا گوارا نہ کیا
تو کیا یہ لوگ محب اہل بیت ہیں؟
اگر یہ محب اہل بیت ہیں تو دشمنان اہل بیت کون ہیں؟

## سیدہ زینب کی بددعا

یزید کے دربار میں جب امام حسین ؓ کا ماتم ہونے لگا تو سیدہ زینب ؓ تڑپ اٹھیں اور فرمایا میرے بھائی کا ماتم کرنے والو بتاؤ تم یہ ماتم کیوں کرتے ہو؟

جواب ملا امام حسین کے قاتلوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں

فرمایا اگر تم میرے بھائی کے قاتلوں کے خلاف احتجاج کرتے ہو تو خدا کیلئے مجھے بتاؤ کہ ان کے قاتل ہیں کون؟

میں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تم ہی قتل کرنے والے ہو

خود ہی قتل کیا اور خود ہی ماتم کرتے ہو

خدا کرے کہ تم قیامت تک یونہی پیٹتے رہو (اخبار ماتم)

| | |
|---|---|
| قاتلین شہداء کربلا بھی | یہی |
| گستاخان ازواجِ مطہرات بھی | یہی |
| محرفین قرآن بھی | یہی |

## اہل بیت ازواج و آل تمام کو شامل ہے

حضراتِ محترم! ان دلائل کی روشنی میں اہل سنت کا عقیدہ بالکل درست ہے کہ

نبی کریم علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات بھی اہل بیت میں شامل

نبی کریم علیہ السلام کی تمام آلِ پاک بھی اہل بیت میں شامل

معمولی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ عموماً بیوی بچوں کو ہی گھر والے کہا جاتا ہے۔

مثلاً زید اپنے دوست عمر سے ملا

علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ آپ کے گھر والوں کا کیا حال ہے؟

تو ان گھر والوں سے مراد بیوی بچے ہی ہوں گے نا

تو پھر سمجھ نہ آ گئی کہ اہل بیت کا مطلب کیا ہے؟

اھل کا معنی والا

بیت کا معنی گھر

تو اہل بیت کا معنی ہوا گھر والے

تو نبی علیہ السلام کے اہل بیت یعنی آپ کے گھر والے، آپ کے اہل وعیال



اسی لئے فرمایا کہ

عِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ

میں جو دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں ایک میری عترت یعنی اہل بیت ہے

اب لغت کی مشہور کتاب المنجد میں دیکھ لیجئے کہ عترت کا معنی کیا ہے؟

صاحب منجد لکھتے ہیں

اَلْعِتْرَۃُ کنبہ، اولاد (المنجد ص ۶۲۸)

## کنبہ کسے کہتے ہیں

کنبہ کسے کہتے ہیں؟

یہ میرا کنبہ ہے

یہی کہ یہ میرے بیوی بچے ہیں

تو کنبہ اور اہل بیت کا مطلب یہی ہوا کہ گھر والے، بیوی بچے

فرمایا اے میرے نبی کے اہل بیت، اے میرے حبیب کے گھر والو۔ اے میرے رسول کے کنبہ والو

میں نے ہر قسم کی پلیدی کو تم سے دور فرما کر تمہیں خوف صاف ستھرا کر دیا ہے

میرے نبی کی ازواج بھی پاک میرے نبی کی اولاد بھی پاک

## ازواجِ مطہرات

| | |
|---|---|
| حضرت عائشہ صدیقہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت حفصہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت اُمِ حبیبہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت سودہ بھی | اہل بیت اور پاک |

| | |
|---|---|
| حضرت زینب بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت ماریہ قبطیہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت صفیہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت میمونہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت اُمِ سلمہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| حضرت جویریہ بھی | اہل بیت اور پاک (رضوان اللہ علیھن) |

کوئی مانے نہ مانے

اللہ تعالیٰ نے ہر زبان پر یہ الفاظ رواں فرمادیئے کہ یہ سب ہیں ''ازواجِ مطہرات''

ازواج یعنی بیویاں اور مطہرات یعنی پاک

اسی طرح

اہل بیت اطہار

| | |
|---|---|
| مولا علی بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدہ فاطمہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدہ رقیہ بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدہ اُمِ کلثوم بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدہ زینب بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدنا امام حسن بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدنا امام حسین بھی | اہل بیت اور پاک |
| سیدنا عبداللہ طیب وطاہر بھی | اہل بیت اور پاک (رضوان اللہ علیہم اجمعین) |

کوئی مانے نہ مانے

اللہ تعالیٰ نے ہر زبان پر یہ الفاظ رواں فرمادیئے کہ یہ سب ہیں ''اہل بیت



اطہار'' یعنی آلِ پاک یہی اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی عقیدہ ہے

اللہ تعالیٰ اس عقیدہ سے وابستہ رکھے اسی پر موت دے اسی پر قیامت میں اٹھائے (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ
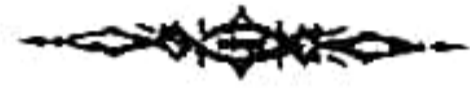
## ماہ محرم کا چوتھا خطبہ

# پنجتن پاک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ
الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ کُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

## درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## ایک بہت بڑا شبہ

محترم سامعین حضرات!

آج کل ہم پر ایک بہت بڑا اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ جو تم لفظ ''پنجتن پاک'' بولتے ہو اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی پانچ نفوس پاک ہیں کیا باقی نہیں؟



## اس شبہ کا ازالہ

تو میرے دوستو اور بزرگو میں آج یہی شبہ نکالنا چاہتا ہوں دو طرح کے جواب سے ایک تو الزامی اور دوسرا تحقیقی

## جواب الزامی

جواب الزامی تو یہ ہے کہ ہم لوگ ایک اور لفظ بھی بولتے ہیں اور وہ ہے حق چار یار تو تمہارے استدلال کے مطابق صرف یہ چار ہی یار ہیں باقی صحابہ نہیں؟

تم تو مخالف کا تعاقب کرتے کرتے خود ہی پھنس گئے اور اہل تشیع کے ساتھی بن گئے کہ وہ بھی کہا کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد تین چار یار ہی باقی رہ گئے تھے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

## نتیجہ کیا نکلا

نتیجہ کیا نکلا
کچھ لوگ تو چاروں کو ہی مانتے ہیں باقی صحابہ کو نہیں
اور کچھ لوگ پانچوں کو ہی مانتے ہیں باقی آلِ اطہار کو نہیں

## ہم اہل سنت ہیں

ہم ہیں اہل سنت و جماعت
ہم رسول کے تمام اہل بیت کو بھی مانتے ہیں پاک
اور رسول کے سب صحابہ کو مانتے ہیں آپ کے یار

## سوال یہ ہے کہ

لیکن سوال یہ ہے کہ

ہم نے تمام اہل بیت کو پنجتن پاک میں ہی کیوں محصور کر دیا اور تمام صحابہ کرام
کو چار یار میں کیوں بند کر دیا

## جواب یہ ہے کہ

نبی کریم علیہ السلام کے تمام اہل بیت پاک ہیں مگر ان پانچوں کو خصوصیت
حاصل ہے کہ یہ نبی علیہم السلام کی بیٹی داماد اور نواسے چونکہ خصوصی اہل بیت ہیں اس
لئے یہ خصوصاً پاک اور تمام صحابہ کرام میرا آقا کے پیارے یار ہیں لیکن ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما
میرے حضور علیہ السلام کے سسر ہیں اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہما میرے آقا علیہ السلام کے
داماد ہیں اس لئے یہ خاص یار ہیں۔

## جواب تحقیقی

اب سنئے تحقیقی جواب اور وہ ہوتا ہے قرآن و حدیث سے لیجئے جس آیت
کریمہ کو میں نے عنوان تقریر بنایا ہے اس میں اس کا جواب موجود ہے۔

## آیت مباہلہ کا ترجمہ و تفہیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے محبوب اگر یہ منکرین رسالت مناظرہ سے نہیں
مانتے تو

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَاوَنِسَآءَ كُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۔(پ۳ سورۂ آل عمران آیت ٦)

پھر جو شخص علم رکھنے کے باوجود جھگڑا کرنے پر آمادہ ہوا سے کہہ دیجئے کہ
آؤ تم اپنے بیٹوں کو لے آؤ میں اپنے بیٹوں کو لے آتا ہوں تم اپنی بیٹیوں
کو لے آؤ ہم اپنی بیٹیوں کو لے آتے ہیں تم اپنی جانوں کو لے آؤ ہم
اپنی جانوں کو لے آتے ہیں پھر ہم اللہ کے سامنے دعا کرتے ہیں اور
جھوٹوں پر لعنت کرتے ہیں۔



## حضور کس کو اپنے ساتھ لے گئے

اب دیکھنا یہ ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کن کن کو اپنے ساتھ لے گئے تو
آیئے تفاسیر و احادیث سے معلوم کریں کہ اس مباہلہ میں کون کون سے نفوس قدسیہ
میرے آقا کے ہمراہ تھے۔

## حضور چاروں کو ساتھ لے گئے

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت مباہلہ
کے اترنے پر جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور دونوں شہزادوں
حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو بلا کر ساتھ لیا اور عرض
کیا کہ اے پروردگار عالم یہ ہیں میرے اہل بیت

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِیْ (تفسیر کشاف مشکوٰۃ شریف ص ۵٦۵ اشعۃ اللمعات)

## ایک اور چار ہو گئے پنجتن پاک

حضراتِ محترم!
اس مباہلہ میں نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ حضرت علی سیّدہ فاطمہ حضرات
حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے جیسا کہ تفاسیر و احادیث میں موجود
ہے۔

تو چاروں کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ پاک ہیں
اور خود نبی کریم علیہ السلام تو پاک فرمانے والے ہیں
تو جب یہ پانچوں نفوس قدسیہ ایک مقام پر اکٹھے ہو گئے تو بن گئے پنجتن پاک
میرے نبی اس مباہلہ میں زیادہ لوگوں کو بھی لیجا سکتے تھے
مگر ان کو اسی لئے ساتھ لیا کہ دنیا والوں کو معلوم ہو جائے یہ ہیں پنجتن پاک
پانچوں کو مباہلے میں بھیجا خدا نے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ الخ
پانچوں کو پاک فرمایا خدا نے وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

جوان پنجتن پاک کو تسلیم نہیں کرتا     وہ قول خدا کا منکر

جوان پنجتن پاک کو تسلیم نہیں کرتا     وہ فعل مصطفیٰ کا منکر

کتاب و سنت کا منکر ہو کر بھی اعلان کرتا ہے کہ ہم تو کتاب و سنت کا درس دیتے ہیں

کیا یہ پنجتن پاک     قرآن میں نہیں ہیں؟

کیا یہ پنجتن پاک     حدیث میں نہیں ہیں؟

تو پھر قرآن و سنت کا درس تو وہ دیتے ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات

خیر النساء حسین و حسن اور مصطفیٰ علی

## بعض دکھلاوے کے ملاں کہتے ہیں

حضرات بعض لوگ دس من کا پگڑ سر پہ باندھ کر اپنے علمی زور پر کہا کرتے ہیں کہ دیکھئے جی تمام صیغہ جمع کے ہیں تو پھر اکیلی بیٹی اس میں کیسے آتی ہے؟

میں کہتا ہوں

اَبْنَآءَ نَا بھی جمع کا صیغہ ہے ابن کی جمع ابناء ہے تو بیٹے دو ہی آئے تھے

اَنْفُسَنَا بھی جمع کا لفظ ہے نفس کی جمع انفس ہے تو ایک علی مرتضیٰ ہی آئے تھے

اگر آیت مباہلہ کے ان جمع کے صیغوں کو بحث میں لاؤ گے تو یہ مباہلہ کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔

## یہ قرآن کی فصاحت و بلاغت ہے

حضراتِ گرامی!

یہ جمع کے الفاظ اور صیغے اس لئے ہیں کہ مقابلے میں آنے والوں کی بھی بات ہو رہی ہے اور وہ ایک دو تین نہ تھے بلکہ متعدد افراد تھے۔

تو ان کے لئے اَنْفُسَکُمْ آیا تو مقابلہ میں اَنْفُسَنَا آیا



جب ان کے لئے اَبْنَآءَ کُمْ آیا تو مقابلہ میں اَبْنَآءَ نَا آیا

جب ان کے لئے نِسَآءَ کُمْ آیا تو مقابلہ میں نِسَآءَ نَا آیا

یہ قرآن کی فصاحت و بلاغت ہے قرآن کسی مولوی کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا کلام ہے۔

## عاشقانہ گفتگو

ایک عاشقانہ گفتگو بھی سنئے

اللہ کریم نے دکھانا چاہا کہ دیکھ لو

میرا یہ ایک نبی     سب نبیوں پر بھاری

میرا یہ ایک علی     سب ولیوں پر بھاری

میری یہ فاطمہ     سب عورتوں پر بھاری

میرے یہ حسنین کریمین     سب بچوں پر بھاری

آؤ اور کرو مباہلہ

ذرا میرے محبوب کی طرف غور سے دیکھنا

اور ان پنجتن پاک کو بڑی توجہ سے ملاحظہ کرنا

تو جب انہوں نے ان نفوس قدسیہ پنجتن پاک کو دیکھا تو ان کے سردار نے کہا

''اے میری قوم ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ تباہ ہو جاؤ گے''

## وہ بے دین و مان گئے مگر یہ ......

حضرات! اس وقت بے دین تو مان گئے مگر آج کا بے دین ان سے بھی سخت ہے کہ آج تک نہیں مانا حالانکہ ہم سب کے باپ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے تین سو سال تک گریہ فرمایا تو جبرائیل امین علیہ السلام بارگاہ آدم علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے آدم کتنا عرصہ ہو گیا گریہ فرماتے ہوئے؟

فرمایا تین صدیاں بیت گئی ہیں

عرض کیا پھر کوئی جواب آیا

فرمایا نہیں

عرض کیا کہ اللہ فرماتا ہے

فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۷)

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے

تو یہ کون سے کلمات تھے؟ جبرئیل نے سوال کیا

فرمایا جب اللہ کریم نے مجھے تخلیق فرمایا اور پھر مجھ میں اپنی طرف سے روح پھونکی میں نے چھینک لی اور نگاہ اٹھا کر دیکھا تو ساق عرش پر لکھا ہوا تھا کہ

| | |
|---|---|
| اَنَا الْحَامِدُ | هُوَ الْمُحَمَّدُ |
| اَنَا الْاَعْلٰی | هُوَ الْعَلِیُّ |
| اَنَا الْفَاطِرُ | هِیَ الْفَاطِمَةُ |
| اَنَا الْمُحْسِنُ | هُوَ الْحَسَنُ |
| مِنِّی الْاِحْسَانُ | هُوَ الْحُسَیْنُ |
| میں حامد ہوں | یہ محمد ہے |
| میں اعلیٰ ہوں | یہ علی ہے |
| میں فاطر ہوں | یہ فاطمہ ہے |
| میں محسن ہوں | یہ حسن ہے |
| مجھ ہی سے احسان ہے | یہ حسین ہے |

تو میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا تھا کہ یہ کن کے اسماء ہیں جو میری تخلیق سے بھی پہلے تو نے اپنے ناموں کے ساتھ ملا رکھے ہیں

فرمایا اس بات کو چھوڑ! ان ناموں کو یاد کرلے تیرے کام آئیں گے

تو حضرت جبرائیل نے عرض کیا



پھر کب یاد کرو گے؟ ڈالو نا اب ان کا وسیلہ اور کرو دعا

تو فوراً حضرت آدم علیہ السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی یا اللہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَالْفَاطِمَةِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ (روضۃ الشہداء)

محمد علی فاطمہ حسن حسین کے حق کے ساتھ مجھے معاف فرما دے

تین سو سال رونے کے بعد جب یہ اسماء گرامیہ زبان آدم علیہ السلام پر آئے تو آواز آئی۔

فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۷)

پھر ان کی توبہ کو قبول فرمایا بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

## معلوم ہوتا ہے یہ اپنے باپ کا بیٹا ہی نہیں

حضراتِ گرامی!

حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں وہ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔

تو باپ تو ڈالے واسطہ پنجتن پاک کا اور بیٹا اسے شرک کہے معلوم ہوا ہے یہ اپنے باپ کا ہی نہیں

تو پتہ چلا کہ

دوائے درد عصیاں پنجتن کے در سے ملتی ہے
زمانے میں یہی مشہور ہیں دارالشفا والے

## اصطلاح پنجتن نو ایجاد یا من گھڑت نہیں ہے

گویا کہ یہ پنجتن پاک کی اصطلاح نو ایجاد یا من گھڑت نہیں ہے بلکہ یہ تو تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے کی ہے

## اللہ کا ارادہ ازلی ابدی ہے

اللہ تعالیٰ نے ابتداء آفرینش سے ہی ان پانچوں کو پاک فرما دیا تھا ملاحظہ ہو

ارشادِ ربانی ہے کہ

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔ (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

تو سوال ہے کہ "یُرِیْدُ اللّٰہُ" اللہ ارادہ فرماتا ہے تو کب فرماتا ہے؟

ایسا تو نہیں کہ اس کے ارادے میں تسلسل ہے کیونکہ تسلسل تو جب ہو جب وہ ارادہ فرمائے پھر چھوڑے پھر فرمائے پر چھوڑے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے تو ثابت ہوا اس نے جب تمام اشیاء کا ارادہ فرمایا تو اس طہارت کا بھی ارادہ فرمایا اور اس وقت جس کا ارادہ فرمایا وہ اشیاء اپنے اپنے وقت پر وجود میں آتی رہیں ارشادِ ربانی ہے کہ

اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔

(پ ۲۳ سورۃ یٰسین آیت ۸۳)

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

تو اس امر کن سے ہر چیز کو پہلے ہی تخلیق فرمالیا اور لوح محفوظ میں اس کو رکھ دیا تو اس ارادۂ ازلی و ابدی میں اہل بیت پاک کو ہر ناپاکی سے دور فرمایا اور خوب ستھرا فرمادیا

اب سوال یہ ہے کہ یہ اہل بیت کون ہیں جن کو پاک فرمایا؟

تو آئیے میں آپ کو تفسیر اور صحاح کی حدیث پاک سے عرض کرتا ہوں

## یہ آیت پنجتن پاک کے حق میں اتری

وہ پنجتن پاک ہیں ملاحظہ ہو حدیث پاک میرے آقا کے صحابی حضرت ابو سعید



خدری رضی اللہ عنہ راوی وہ کہتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ خَمْسَةٍ وَّفِيَّ وَفِيْ عَلِيٍّ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَّفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ الخ (تفسیر مظہری، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۸۷۵)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ پانچ نفوس قدسیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

میرے، علی، فاطمہ اور حسنین کے بارے میں نازل ہوئی ہے (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ الخ)

## ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت

دوسری حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو ام المومنین سیّدہ عائشہ الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ

جناب رسول مکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے آپ کے جسم منور پر ایک سیاہ رنگ کی چادر تھی (کملی مبارک) جناب حسن و حسین آئے تو آپ نے ان کو کملی میں داخل فرمایا پھر جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا آئیں تو آپ نے ان دونوں کے ساتھ سیّدہ کو بھی کملی میں داخل فرمایا پھر حضرت مولا علی المرتضیٰ آئے تو آپ نے ان کو ان تینوں کے ہمراہ کملی میں داخل فرمایا پھر فرمایا:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔

(مسلم شریف جلد دوم ص، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۶ اشعۃ اللمعات)

اسی قسم کی روایات کمی و بیشی الفاظ کیساتھ سینکڑوں کتابوں میں موجود ہیں جن سے پتہ چلا کہ پنجتن پاک کا لفظ نو ایجاد نہیں بلکہ میرے آقا علیہ السلام کی حیات ظاہر سے چلا آرہا ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کیا خوب فرماتے ہیں

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

## پنجتن پاک کے ثبوت پر تیسری آیت

حضراتِ گرامی! ملاحظہ ہو تیسری آیت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

قُلْ لَّآ ءَ اسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

(پ ۲۵، سورۃ الشوریٰ آیت ۲۳)

اے محبوب فرما دیجئے میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں چاہتا مگر قربیوں کی محبت

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سوال کیا یا رسول اللہ!

من قرابتك هؤلا الذين وَجَبَتْ علينا مو رتهم

یہ کون قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے

تو سرکار نے ارشاد فرمایا:

علی و فاطمة وَابْنَاهُمَا (تفسیر مظہری جلد تفسیر کبیر ص د۲۹)

حضرت علی المرتضیٰ سیّدہ فاطمہ زہرا اور ان کے دونوں شہزادے

## تذکرہ پنجتن پاک کا

گرامی قدر سامعین!

| | |
|---|---|
| آیت مباہلہ میں بھی تذکرہ | پنجتن پاک کا |
| آیت تطہیر میں بھی تذکرہ | پنجتن پاک کا |
| آیت مودۃ میں بھی تذکرہ | پنجتن پاک کا |
| آیات میں تذکرہ | پنجتن پاک کا |
| روایات میں تذکرہ | پنجتن پاک کا |
| احادیث میں تذکرہ | پنجتن پاک کا |



## پنجتن پاک کا عطر و نچوڑ

اور ان پنجتن پاک کا عطر اور نچوڑ ہیں حسنین کریمین

| | |
|---|---|
| طیبین | طاہرین |
| عالمین | کاملین |
| فاضلین | عاملین |
| ھادیین | مھدیین |
| راکعین | ساجدین |
| نجیبین | شریفین |
| فصیحین | بلیغین |
| خطیبین | ادیبین |
| راشدین | مرشدین |
| امام حسن | امام حسین رضی اللہ عنہما |

اس لئے

| | |
|---|---|
| دونوں کو اپنے نانا جان سے | سیادت ملی |
| دونوں کو اپنے بابا جان سے | شجاعت ملی |
| دونوں کو اپنی اماں جان سے | عبادت ملی |

## شان حسنین کریمین

نانا جان سب نبیوں کے سیّد ہیں تو حسنین سب جنتیوں کے سیّد
بابا جان خارجیوں کیلئے شمشیر خدا ہیں تو حسنین رافضیوں کے لئے شمشیر بکف
اماں جان ساری ساری شب کی عابدہ ہیں تو حسنین بھی شب و روز کے عابد

## شان پنجتن پاک

| | |
|---|---|
| میرا نبی نبیوں کا | سیّد |

| | |
|---|---|
| میرا علی ولیوں کا | سیّد |
| میری سیدہ جنتی عورتوں کی | سیّدہ |
| میرا حسن سخیوں کا | سیّد |
| میرا حسین شہیدوں | سیّد |

## میرا یہ بیٹا سیّد ہے

گرامی حضرات!

شہزادہ امام حسن ؓ نے نانا جان کی اس حدیث کو مدنظر رکھا

**ان ابنی هذا سیّد لعل الله ان يصلح به بين فئتين عظمتين من المسلمين** (بخاری ترمذی مشکوٰۃ ص)

میرا یہ شہزادہ سردار ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرادے گا۔

گویا نانا جان گود میں بٹا کر وعدہ لے رہے ہیں کہ

''اے حسن جب دو عظیم گروہوں کے مسلمانوں میں گھمسان کی جنگ ہو جائے

خون کی ندیاں بہنے لگیں

خونریزی فساد کی وجہ سے ہزاروں حفاظ قرآن شہید ہونے لگیں

اور چالیس ہزار فوجی تیرے ہاتھ پر لڑنے مرنے کی بیعت بھی کر لیں

تیرے پاس طاقت بھی ہو

اسلحہ بھی ہو

لشکر بھی ہو

تو بیٹا وعدہ کر کہ تو

جنگ ختم کردے گا

خون کی ندیاں بہانے سے بچالے گا



ہزاروں حفاظ ضائع نہ ہونے دے گا

اپنی ذات کو امت پر قربان کرنے کیلئے پیش کردے گا

تو منبر پر نبی کریم کی گود اقدس میں بیٹھے ہوئے شاہزادہ نے اقرار کرلیا تھا کہ نانا جان میں ایسا ہی کروں گا۔

کوئی مجھے عار المومنین کہتا ہے تو کہا کرے

کوئی مجھے مذل المومنین کہتا ہے کہا کرے

میں شجاعت کی ناقابل تسخیر چٹان بن کر یہ فرمان نانا جان کا پورا کردوں گا

تاکہ قیامت تک پتہ چلے

اگر حسین نے نانا کا وعدہ وفا کردیا ہے تو حسن نے بھی وفا کردیا تھا

## یہ دونوں ایک ہیں

کیونکہ یہ دونوں ایک سمندر کے دو موتی ہیں

| | |
|---|---|
| دونوں کی | تنویر ایک |
| دونوں کی | تصویر ایک |
| دونوں کی | تحریر ایک |
| دونوں کی | تقریر ایک |
| دونوں کی | تاثیر ایک |
| دونوں کی | تدبیر ایک |
| اور | |
| دونوں کا | کمال ایک |
| دونوں کا | جمال ایک |
| دونوں کا | خیال ایک |
| دونوں کا | خدوخال ایک |

| | |
|---|---|
| دونوں کا | وصال ایک |
| دونوں کا | حسب ایک |
| دونوں کا | نسب ایک |
| دونوں کا | خون ایک |
| دونوں کا | گوشت ایک |
| دونوں کی | رضا ایک |
| دونوں کی | وفا ایک |
| دونوں کا | نانا ایک |
| دونوں کا | بابا ایک |
| دونوں کی | اماں ایک |
| دونوں جنتی جوانوں کے | سردار ہیں |
| دونوں سبطین احمد | مختار ہیں |

اگر حسن ؓ کا یہ کردار شجاعت ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی سب کچھ چھوڑ دیا تا کہ اسلام باقی رہ جائے تو امام حسین نے سب کچھ قربان کر کے اسلام کو بچا لیا۔

حسن نے اقتدار چھوڑا　　حسین نے مدینہ جیسا دربار چھوڑا۔

دونوں کا مدعا و مرضی اور مشن ایک ہی تھا

ایہو شرط سی نانے دا دین رہ جائے اوہدی آن رہ جائے اوہدی شان رہ جائے
لٹی جاوے بھاویں جھوک حسین دی اج پر نانے دا زندہ اسلام رہ جائے

حضراتِ گرامی!

۱ جب دونوں نواسوں نے نانا جان سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا
ابا جان کی شجاعت کا علم مزید سے مزید بلند فرمایا
امی جان کے پئے ہوئے دودھ کا اثر جب دونوں پر رنگ لایا



تو فرشتوں نے کہا سبحان اللہ
حوروں نے کہا ماشاء اللہ
امت محمدیہ نے کہا جزاکم اللہ

اور پھر اپنے اپنے وقت میں نانا جان ابا جان امی جان اپنے اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کو کربلا میں تشریف لاتے رہے

## نبی کریم کا کربلا میں تشریف لے جانا

حضرت ام المومنین اُمِ سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ دس محرم ۶۱ھ بروز جمعہ میں قیلولے کیلئے لیٹی تو میری آنکھ لگ گئی اور میں نے دیکھا میرے سرتاج تشریف لے آئے مگر آج حالات و کیفیات کچھ مختلف ہیں۔

مبارک و معنبر مشک بو زلفیں پراگندہ ہیں
کپڑے خون آلود ہیں
**وعلى راسه ولحيته التراب**
مبارک داڑھی اور سر انور پر مٹی کے آثار ہیں
**في يده قارورة فيه دم**
دست اقدس میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے

میں نے پوچھا حضور ایسے حالات و کیفیات میں آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں تو فرمایا

**شهدت قتل الحسين انفًا هٰذا دم الحسين واصحابه**
(مشکوٰۃ شریف ص)

میں نے حسین کے قتل کو دیکھا ہے ابھی ابھی اور یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے کل قیامت کو میں اس خون حسین کی بدولت امت کی شفاعت کروں گا۔

## مجھے خیموں کا پہرا دینے کی اجازت دیں

نانویں محرم کا دن گزار کر رات تھی کہ

سیّدہ زینب بھائی جان حسین کے خیمہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا بھائی جان

میں آج آپ سے ایک چیز مانگنے آئی ہوں وعدہ کرو کہ میں جو کہوں گی تم مانو گے

فرمایا ہمشیرہ میں نے آج تک کبھی اپنی بہن کو رد نہیں کیا تو آج کیسے رد کروں گا؟

مگر یہ بتاؤ کہ اتنی شدت سے تقاضا کیوں کرتی ہو

آنکھوں میں آنسو آگئے! عرض کیا

مجھے معلوم ہے آج میں جو منالوں منالوں

کل دسویں کا دن آئے گا منانے والی اکیلی رہ جائے گی ماننے والے کا سر نیزے چڑھ جائے گا۔

فرمایا کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟

عرض کیا بھائی آج آپ کی ظاہری اس زندگی کی آخرت رات ہے آپ بھی اور دیگر خیموں والے بھی

جی بھر کر قرآن کی تلاوت کرلیں

جی بھر کر نوافل ادا کرلیں

جی بھر کر نانا جان پر درود پڑھ لیں

اور میں اماں جان کی چادر تطہیر لے کر

ہاتھوں میں حیدر کرار کی شمشیر لے کر

ان تمام خیموں کا پہرا دے لوں

فرمایا مجھے منظور ہے

## سیّدہ زینب پہرا دے رہی ہیں

سیّدہ نے سر مقدس پر سیّدہ کی چادر اوڑھی اور دست مبارک میں شمشیر حیدری لی



اور پہرا دینے لگیں۔

جب رات کا پچھلا پہر آیا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک برقعہ پوش خاتون نظر آئی جو کہ میدان کربلا کی صفائی کر رہی ہیں

کبھی دائیں سائیڈ سے کبھی بائیں سائیڈ سے

کبھی پچھلی سائیڈ سے کبھی اگلی سائیڈ سے

کنکریاں اٹھا رہی ہیں

سیّدہ نے آواز دی اے مقدس خاتون آپ کون ہیں؟ اور رات کے پچھلے پہر صفائی کیوں کر رہی ہیں۔

مگر وہ خاتون مستقل صفائی کیے جا رہی ہیں اور جواب نہیں دیتیں۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ

پھر میں نے دوبارہ پوچھا مائی صاحبہ!

یہاں سارا کوفہ ہمارا دشمن ہے

کوئی مونس، ہمدرد و غمخوار نہیں ہے

جلدی سے فرمایئے آپ کون ہیں

تو ایک بھرائی ہوئی آواز آئی

## میں فاطمہ ہوں

بیٹی سن!

میں تیری ماں فاطمہ ہوں

میں کربلا کا میداں کنکروں سے صاف کر رہی ہوں پتھریاں اٹھا رہی ہوں

کل دسویں محرم کو معرکۂ حق و باطل برپا ہوگا

میرے لال ذبح ہو جائیں گے

میرا معصوم اصغر قربان ہو جائے گا

میرے سب شہزادے ایک ایک کر کے شہید کر دیئے جائیں گے

ان کے مبارک جسموں میں لاتعداد زخم آ چکے ہوں گے

میں یہ کنکر اور پتھر اٹھا رہی ہوں کہیں شہزادوں کے زخموں میں نہ چبھ جائیں

بیٹی سن میں فاطمہ ہوں بنت شاہ مشرقین
صبح اس مقتل میں لیٹے گا میرا پیارا حسین
اس لئے میں صاف کرتی ہوں بلا کی یہ زمیں
اس کے قدموں میں نہ چبھ جائے کہیں کنکر کہیں

بیٹی میں ماں ہوں اور ماں بیٹے کو کانٹا چبھنا برداشت نہیں کرتی

ے مانواں کنڈے دی پیڑ نہ جر سکن

یاد کرو جب مدینہ سے کوچ کرتے وقت میری تربت اقدس پر آئے تھے تو میں نے قبر سے تمہیں کہا تھا

میرے حسین جاؤ بیٹا جاؤ
میری زینب جاؤ بیٹی جاؤ
میں بھی وہیں ہوں گی
علی بھی وہیں ہوں گے
مصطفیٰ بھی وہیں ہوں گے
دیکھ لو بیٹی میں نے وعدہ وفا کر دیا ہے
میرے حسین نے نانا کا وعدہ وفا کیا ہے
تو نے حسین سے اپنا وعدہ وفا کیا ہے
میں نے حسین سے اپنا وعدہ وفا کیا ہے
یہاں مصطفیٰ بھی موجود ہیں
یہاں مرتضیٰ بھی موجود ہیں



یہاں حسن مجتبیٰ ہیں موجود ہیں
یہاں تمہاری اماں فاطمہ الزہرا بھی موجود ہیں

سب حسین کی شہادت کو ملاحظہ فرما رہے ہیں تاکہ ان مصائب و آلام میں بھی پتہ چل جائے کہ یہاں بھی پنجتن پاک موجود ہیں

سیّدہ یہ کہہ کر غائب ہو گئیں

## حضرت حر کی واپسی اور شہادت

حضراتِ گرامی!

صبح کا ستارہ نمودار ہوا تو فرمایا میرے شہزادہ علی اکبر!

اے شبیہ مصطفیٰ! اٹھارہ سال کے نوجوان اٹھو اور کربلا کے میدان میں فجر کی اذان دو حضرت علی اکبر نے اذان دی

حضرت امام حسین نے جماعت کروائی

اکبر، قاسم، عباس، ابوبکر، عمر، عثمان و دیگر افراد اہل بیت نے نماز با جماعت ادا فرمائی ادھر جماعت ہو رہی تھی کہ حضرت حر بھی آملے

## حر نے سوچا

حر نے سوچا کہ

اذان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور تمام دینی شریعت یزید کے گھر سے نہیں آئی

یہ سب کچھ تو حسین کے گھر سے آیا ہے۔

دین کی حمایت کرنے والا حسین حق پر ہے
اور اس کا مخالف یزید باطل پر ہے

اب ایک طرف حق ہے ایک طرف باطل ہے
ایک طرف صبر ہے ایک طرف جبر ہے
ایک طرف یزیدی لشکر ہے ایک طرف حسینی اکبر ہے

ایک طرف جنگ کا مکمل سامان ہے　　ایک طرف حسین جو مجسمۂ ایمان ہے

ایک طرف ضلالت ہی ضلالت ہے　　ایک طرف ہدایت ہی ہدایت ہے

تو اچانک حر کے دل نے آواز دی

کیوں چھوڑ کے دیں فوج میں گمراہوں کی آؤں

حاکم کو ہنساؤں میں محمد کو رلاؤں

اس حاکم دنیا کا تو احساس کروں میں

اور زہرا کے رونے کا نہ کچھ پاس کروں میں

## ھل من مبارز

ادھر یزیدی فوج نے امام حسین سے مبارز طلب کیا ادھر حر میدان میں نکلا

یزیدیوں نے کہا حسین! دیکھ ہمارا سپاہی آ گیا ہے اب مقابلہ میں آؤ

ادھر حر کا ہی دوسرا بھائی لشکر یزید سے نکلا تو انہوں نے کہا یہ ایک اور آ گیا ہے

حسین مقابلہ کیلئے نکلو۔

لیکن حر سیدھے آئے اور امام حسین کے قدموں کو چھو کر عرض کی اے امام

مجھے معلوم ہے کہ تو سخی ابن سخی ہے

تیرا تعلق اس خاندان سے ہے جو قاتلوں کو شربت پلایا کرتے ہیں

اور تو اسی خانوادہ سے تعلق رکھتا ہے جن کی شان میں یہ آیت اتری

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ

جو غصہ کو پی جانے اور لوگوں کو معاف فرمانے والا خانوادۂ نبوت ہے

اے میرے امام میں وہی حر ہوں جس نے آپ کا رستہ روکا تھا

کیا اب میرے جرم کی معافی مل سکتی ہے　　اور

کیا میرے اس ظلم کی تلافی ہو سکتی ہے

امام عالی مقام علیہ السلام نے حر کو اپنے قدموں سے اٹھا کر سینہ مبارک سے لگایا اور



فرمایا حر سن لے انت حر فی الدنیا والاخرۃ

حر کا معنی ہے آزاد

فرمایا جا حر تو دنیا میں بھی آزاد اور آخرت میں بھی آزاد

نواسۂ رسول سے جہنم کی آزادی کا پروانہ لے کر حر عشق حسین میں مست ہو کر میدان کارزار کی طرف نکلا

سامنے سے بھائی آیا اور کہا حر

یہ تو نے کیسا فیصلہ کیا ہے

وزارتیں　　یزید کے پاس

امارتیں　　یزید کے پاس

دولتیں　　یزید کے پاس

زمینیں　　یزید کے پاس

اقتدار　　یزید کے پاس

فرمایا میرا بازو چھوڑ دے اور سن لے

طہارتیں　　حسین کے پاس

سیادتیں　　حسین کے پاس

نجابتیں　　حسین کے پاس

شرافتیں　　حسین کے پاس

تقویٰ　　حسین کے پاس

تقدس　　حسین کے پاس

مصطفیٰ　　حسین کے پاس

مرتضیٰ　　حسین کے پاس

جنت　　حسین کے پاس

خدائی — حسین کے پاس

نہیں بلکہ خدا بھی آج — حسین کے پاس

اگر تو رضائے خدا و رضائے مصطفی علیہ السلام لینا چاہتا ہے تو تو بھی میرے ساتھ آ جا

## حضرت حر میدان میں

حضرات گرامی!

پھر نکلا حر — حسین کو راضی کرنے

نکلا حر — حسین کا سپاہی بن کے

نکلا حر — بڑے ہی وقار کے ساتھ

نکلا حر — بڑی ہی دھج کے ساتھ

نکلا حر — بڑے کروفر کے ساتھ

اور یہ نعرہ بلند کرتا جا رہا تھا کہ

امیری حسین ونعم الامیر
لہ لمعة کالسراج المنیر

امیر ہیں حسین میرے اچھے امیر ہیں
انہی کے ہیں وہ نور جو کہ سراج منیر ہیں

ایک اور شاعر نے نقشہ کشی کی کہ

یہ نعرہ حر کا تھا جس وقت فوج شام سے نکلا
کہ دیکھو یوں نکلتے ہیں جہنم سے خدا والے

حضرت حر نے فرمایا لوگو!

میں حر بن یزید ریاحی ہوں

آج تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ



بیٹا ہوں یزید کا — غلام ہوں حسین کا

آئے لشکر اعداء میں گھس کر انہیں تہس نہس کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

## حضرت حر نے یزیدیت اور حسینیت کا فرق بتا دیا

گرامی قدر سامعین!

حضرت حر نے بتلا دیا کہ یزید ملعون تھا اور اقتدار کا بھوکا تھا باطل پر تھا

میرا حسین نواسہ رسول تھا پسر حیدر کرار تھا اور حق پر تھا

## وھب بن عبداللہ کلبی کی شہادت

میدان کربلا کے قریب ایک بستی جس کا نام ہے غادریہ

اس بستی میں ایک بیوہ مائی رہتی ہے اس کا ایک جوان بیٹا جو کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے اور اس مائی کا شوہر فوت ہو چکا ہے اور اس جوان کی شادی کو سترہ یا اٹھارہ دن ہوئے ہیں۔

وہ جب کھیتی باڑی سے فارغ ہو کر دوپہر کے کھانے کیلئے گھر پہنچا تو دیکھا ماں زار و قطار گریہ فرما رہی ہے دل تڑپ اٹھا اور ماں کے قدم پکڑ کر عرض کیا

اماں جان جب سے ابا جان اس دار فانی سے کوچ فرما گئے ہیں میں نے آپ کو کبھی بھی رونے نہیں دیا آج آپ کیوں رو رہی ہیں؟

اگر میری بیوی سے رنجش پہنچی ہے تو میں اس کی معافی مانگتا ہوں اور اگر آپ اس سے راضی نہیں ہوتیں تو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں جیسے آپ خوش ہوں میں وہی کروں گا مگر آپ ایک مرتبہ بتائیں تو سہی

کچھ فرط جذبات سے بولے جا رہا تھا
ادھر ماں کا گریہ مزید بڑھتا جا رہا تھا

جوان بولا:

اماں اگر کسی نے تجھے کچھ کہا ہے تو بتا میں اس کی زبان نکال دوں گا

اگر کسی نے تیری طرف میلی آنکھ سے دیکھا ہے تو اس کی نشاندہی کر میں آنکھ

پھوڑ ڈالوں گا ماں نے بے ساختہ ایک جملہ فرمایا

''بیٹے کاش میں پہلے بیوہ نہ ہوتی تو آج میرا شوہر نواسۂ رسول پر قربان

ہو جاتا مجھے بھی بیوہ ہونے کا لطف آ جاتا اور میں فخر محسوس کرتی کہ میں

ایک شہید کی بیوہ ہوں''

بیٹے نے سن کر کہا

اماں آپ روئیں نہیں میں حاضر ہوں مجھے اجازت دیجئے میں نواسۂ رسول کو

اپنی اس حقیر جان کا تحفہ پیش کر دوں

ماں نے فرمایا بیٹا تیری ابھی کچھ دن پہلے ہی تو شادی ہوئی ہے کہیں اس کی

محبت تجھے اس رتبۂ عظیم سے محروم نہ کر دے

کہا اماں جی! میں نے دودھ پیا ہے آپ کا ایسا ہرگز نہ ہو سکے گا

بیوی کے پاس آیا اور کہا

''تو اگر چاہے و مجھ سے طلاق لے لے

اور اگر چاہے تو میری ماں کے پاس زندگی گزار لینا

میں جا رہا ہوں

دوشیزہ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے؟

اگر ایسا ہے تو مجھے معاف کر دیجئے

فرمایا!

نواسۂ رسول میدان کارزار میں ہیں اور ہم جوان گھر میں بیٹھیں؟



یہ میری غیرت ایمانی کا سوال ہے

بیوی نے کہا

ابھی چند دن پہلے تو شادی ہوئی ہے

ہم دونوں نے اچھی طرح ایک دوسرے کو سمجھا تک نہیں ہے۔

مستقبل کے کوئی پروگرام نہیں بنے ہیں

ذرا سوچیے میں نے آپ پر

وطن قربان کیا

ماں باپ قربان کیے

بہن بھائی قربان کیے

سہیلیوں کا پیار قربان کیا

ہاتھ جھٹک کر کہا سن لے

تم نے سب کچھ مجھ پر قربان کیا

میں نے تجھے نواسۂ رسول پر قربان کیا

کہا پھر ایک بات میری بھی مان لو

فرمایا جلدی بتا کیا کہنا چاہتی ہے

کہا مجھے بھی ساتھ لے چلو

تم امام حسینؑ کے سایہ میں چلے جانا

مجھے سیّدہ زینب کے قدموں میں پہنچا دینا

تا کہ جب تم شہید ہو جاؤ تو میرا فخر سے سر بلند ہو کہ میں بھی ایک شہید کی بیوہ ہوں

## ماں بیٹا اور بہو دربارِ حسینؑ میں

حضراتِ گرامی!

ماں بیٹا اور بہو تینوں دربار امام عالی مقام میں حاضر ہوئے

ماں نے بیٹے کو غلامی حسین میں پیش کیا آپ نے قبول فرمالیا

اور اپنی بہو کو نوکری زینب کیلئے پیش کیا آپ نے قبول فرمالیا

حضرت وہب بن عبداللہ کلبی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جب ان کی لاش مبارکہ خیموں کے قریب آئی تو اس صالحہ بیوی نے قدموں پہ سر رکھا اور کہا

لے اوہ یار حوالے رب دے میلے سی چار دناں دے
اس دن عید مبارک ہوسی جس دن فیر ملاں گے

یہ کہا اور شہید ہو گئی

## بغیر صحابہ کے بہتر شہید پورے نہیں ہوتے

حضراتِ گرامی!

یہ ہیں کربلا کے پہلے شہداء جن کا تعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اولادوں سے ہے۔ اور ان جیسے جانبازوں کو نکال دیا جائے تو بہتر شہیدوں کی گنتی پوری نہیں ہوتی بات بہت دور نکل گئی میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ پنجتن کربلا میں بھی موجود تھے۔

جب میرے امام عالی مقام کئی زخم تلواروں نیزوں برچھیوں کے لگوا کر سواری کی زین سے نیچے تشریف لانے لگے تو ایک آواز آئی۔

سنبھل جاویں وے مسافر بچڑا اوے میں چک لواں وچ جھولی
شالا جان دوزخ نوں جنہاں تیری لاش مٹی وچ رولی

میرے امام سمجھ گئے کہ میری اماں فاطمہ کی آواز ہے

## پنجتن پاک ہر جگہ موجود

تو حضراتِ گرامی! پنجتن پاک ہر جگہ موجود

آیت مباہلہ میں     پنجتن پاک موجود
آیت تطہیر میں     پنجتن پاک موجود



آیت مودت میں     پنجتن پاک موجود
کربلا کے تپتے ہوئے ریگزاروں میں     پنجتن پاک موجود

اور پھر میرے امام عالی مقام اس عظیم امتحان میں پیپر بھی پانچ ہی دے جو کہ آئندہ خطبے میں بیان ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

## ماہ محرم کا پانچواں خطبہ

# شہادت فرزندان حضرت مسلم رضی اللہ عنہم

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا

حمد و صلاۃ کے بعد

سامعین کرام! مجھے آج کی اس محفل کے بانی جناب مولانا علامہ محمد نواز قادری رضوی نے حکم فرمایا ہے کہ آج آپ نے ہمیں حضرت مسلم کے شہزادوں کی شہادت سنانی ہے اور بس اور اس انداز میں سنانی ہے جس انداز میں حضرت امام خطابت علامہ پیر غلام رسول صاحب (المعروف سمندری والے) رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمایا کرتے تھے۔

تو فقیر حضرت امام خطابت کا انداز مکمل تو پیش نہیں کرسکتا کیونکہ اللہ کریم نے ان کو اپنی خصوصی نوازشات سے نوازا ہوا تھا۔

ان کے لحن داؤدی پر عوام تو رہے عوام خواص بھی رشک کناں رہتے تھے

ان کے سینے میں حب اہل بیت کا سمندر موجزن تھا جس کا اظہار ان کے بیانات سے ہوا کرتا تھا۔

ان کے ذکر شہادت کے بیانات میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ انسان تو رہے انسان مجلس کے در و دیوار بھی رو رہے ہیں۔

امامِ خطابت علیہ الرحمۃ صدیوں تک اپنی خطابت کے حوالے سے صفحۂ ہستی میں موجود رہیں گے انشاء اللہ العزیز محرم الحرام کے حوالہ سے خصوصاً آپ کی شخصیت بلند



تر ہی رہے گی اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کے زورِ بیاں کے معترف تھے اور زرعی یونیورسٹی گیٹ فیصل آباد کا ہر سال سالانہ دسویں محرم کا شہادت کانفرنس کا پروگرام آج بھی دسویں محرم کو حضرت امام خطابت کا منتظر رہتا ہے۔

کوشش کروں گا کہ حضرت امام خطابت کی یاد تازہ ہو اور مولانا محمد نواز آف سمندری بانی محفل ذکر شہادت کی خواہش کی تکمیل ہو سکے۔ اللہ کریم جل جلالہٗ مجھے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ السلام کے نعلین مقدس کے طفیل اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین

### درود شریف پڑھیے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

### حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ

حضرات گرامی! حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ حضرت عقیل کے جگر گوشہ ہیں اور حضرت عقیل حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی ہیں اور اہل بیت میں جو افراد شامل ہیں ان میں آلِ عقیل بھی شامل ہے۔

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا نمائندہ بنا کر کوفہ روانہ کیا تھا۔

### امام حسین رضی اللہ عنہ کا درست فیصلہ

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کہ حالات کا جائزہ لینے کیلئے میں مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں بہت درست اور عظمت اصحاب رسول کو محفوظ رکھنے والا فیصلہ تھا کیونکہ سینکڑوں خطوط کوفیوں کے مکہ مکرمہ میں آپ کو موصول ہو چکے تھے اور بعد میں جس

طرح واقعات کربلا پیش آئے اگر امام حسین رضی اللہ عنہ کسی صحابی رسول ﷺ کو نمائندہ
بنا کر بھیجتے تو مورخین یہ لکھنے میں تامل نہ کرتے کہ اصحاب رسول نے امام حسین کو بلایا
اور کربلا کے واقعات ان اصحاب رسول کی وجہ سے پیش آئے اس لئے امام عالی مقام
نے بہت ہی دانشمندانہ حکیمانہ فیصلہ فرماتے ہوئے امت مصطفویہ کو اس گمراہی سے
بچالیا کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کو ہی اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتا ہوں تاکہ بعد میں جو
واقعات پیش آئیں ان کے وقوع کا الزام کسی مقدس صحابی کے دامن ابیض پر چھینٹے
اڑاتا دکھائی نہ دے اور جب میرے گھر کا ایک فرد میری طرف سے نامزد ہوگا تو اس
پر الزام آ ہی نہ سکے گا اس طرح امت اختلاف اور خون خرابہ سے بچ جائے گی۔

## حضرت مسلم اور ان کے شہزادگان کوفہ میں

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ اپنے دو ننھے منے شہزادوں آٹھ سالہ محمد اور دس سالہ
ابراہیم رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کوفہ تشریف لے گئے اور اہالیان کوفہ نے بہت ہی پرتپاک
استقبال کیا پہلے ہی دن ہزاروں کوفیوں نے حضرت مسلم کے مبارک ہاتھوں پر امام
حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے اپنی نام نہاد صداقت کا اظہار کر دیا کہ ہم امام حسین کے
سچے ارادت مند اور ان کے مریدین ہیں۔

## حضرت مسلم کا خط خدمت امام میں

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے کچھ دن حالا جانچنے کے بعد عریضہ روانہ کر دیا کہ
اے امام عالی مقام اہالیان کوفہ آپ کے دیوانے ہیں اور آپ کے مرید ہو چکے ہیں
اور شدت سے آپ کی آمد کے منتظر ہیں اس لئے آپ جلدی کوفہ تشریف لے
آئیں۔

## یزیدی غنڈوں کا خط یزید دربار میں

ادھر یہ عریضہ لے کر قاصد روانہ ہوا۔ ادھر یزیدی غنڈوں نے یزید کو خط لکھا
کہ تمام کوفہ امام حسین کا مرید ہو گیا ہے اور چند دن کے بعد امام حسین کوفہ پہنچنے والے



ہیں تیری حکومت برباد ہو جائے گی اگر اس کے تحفظ کیلئے کچھ کرنا چاہتا ہے تو کر گزر

## عبیداللہ ابن زیاد کی تقرری

گرامی قدر سامعین!

یزید نے اس خط کی روشنی میں باہمی مشورہ سے عبیداللہ ابن زیاد بدنہاد کو خط بھیجا
کہ نعمان ابن بشیر جو کہ کوفہ کے گورنر ہیں میں ان کو معزول کر کے تجھے کوفہ کا گورنر
بناتا ہوں اور بصرہ جہاں کا تو اس وقت گورنر ہے اس مقام کا گورنر تیرے بھائی کو بناتا
ہوں لہٰذا کوفہ پہنچ کر حالات کنٹرول کر اور لوگوں کو امام حسین کی ارادت وعقیدت سے
برگشتہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کر

## کوفہ میں ابن زیاد کی آمد

عبیداللہ ابن زیاد نہایت چالاک اور ظالم انسان تھا فوراً کوفہ پہنچا اور روسائے
کوفہ کو دارالامارت میں طلب کیا۔

کیونکہ یہ حجازی راستہ سے کوفہ آیا تھا اور چہرے پر نقاب کر رکھا تھا لباس بھی
حجازی پہن کر آیا تھا تو لوگ امام حسین کے انتظار میں تھے لہٰذا لوگوں نے سمجھا کہ یہ
امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ہیں لوگوں نے بہت عقیدت کا مظاہرہ کیا اور مرحبا یا
بن رسول کے نعرے لگا لگا کر استقبال کرتے رہے مگر جب اس نے ان روسائے کوفہ
کو دارالامارت میں بلا کر نقاب اتار کر تعارف کروایا تو لوگوں کو حقیقت کا علم ہوا۔

## رؤسائے کوفہ کو ابن زیاد کا خطاب

ابن زیاد نے ان رؤسائے کوفہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ
''مجھے پہچانو! میں ابن زیاد ہوں
اور سن لو

اپنے اپنے خاندانوں سے جا کر کہہ دو کہ امام حسین کی بیعت توڑ دو اور ان کے
نمائندہ کو کوئی شخص اپنے ہاں نہ ٹھہرائے ورنہ میں قتل عام کروا کر ان کے خاندانوں کا

نام ونشان مٹا کر رکھ دوں گا جو شخص بھی امام حسین سے عقیدت کا اظہار کرے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا''

## کوفیوں کی بدعہدی اور بے وفائی

لوگ دارالامارت کے اردگرد کثیر تعداد میں موجود تھے اور یہ رؤسائے کوفہ دارالامارت کی چھت پر چڑھ کر روتے گڑگڑاتے ہوئے اپنے اپنے خاندان کے افراد کو ابن زیاد کی دھمکیاں سنا رہے اور امام حسین کی بیعت توڑنے کا کہہ رہے تھے اور اپنی جانیں بچانے کیلئے ان افراد کی منت سماجت کیے جا رہے تھے نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ تتر بتر ہو گئے اور حضرت مسلم کے ہاں جو ہر وقت ایک ہجوم لگا رہتا تھا ہزاروں عقیدت مند موجود رہتے تھے وہ ایک ایک کر کے وہاں سے رفو چکر ہوتے گئے اور شہزادہ عقیل اپنے دو جگر پاروں کے ساتھ تنہا رہ گیا اور حضرت مسلم اب کوفہ میں بے یارومددگار اپنے شہزادوں کو لے کر گلیوں میں گھوم رہے ہیں کہ اب کس مرید کو تکلیف دوں؟

## شہادت حضرت مسلم ؓ

حضراتِ گرامی!

کل تک جو مریدین اس بات پر ایک دوسرے سے سبقت میں تھے کہ حضرت مسلم کو میں اپنے گھر لے جاؤں آج وہی مریدین آپ کو اپنے ہاں آتے ہوئے دیکھ کر دروازہ بند کر لیتے ہیں کہ کہیں مسلم ہمارے ہاں نہ آ جائیں اور کہیں ان کو ٹھہرانے کی پاداش میں ہمارے خاندانوں کو تہہ تیغ نہ کر دیا جائے۔

حضرت مسلم ؓ نے دونوں شہزادوں کو قاضی شریح کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا

''قاضی صاحب!

آپ میرے شہزادوں کو اپنے پاس پناہ دیں اور یہاں سے کوئی قافلہ مدینہ طیبہ



جاتا ہو تو اس کے ساتھ ملا دیں تاکہ یہ شہزادے باخیریت مدینہ طیبہ پہنچ جائیں''

دونوں شہزادوں کو خوب پیار کرتے ہوئے فرمایا

''شہزادو!

میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کے بعد قاضی صاحب کے پاس چھوڑ رہا ہوں یہ تمہیں مدینہ پاک پہنچا دیں گے اور اس کے بعد میں بھی تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا انشاء اللہ العزیز

مدینہ پاک جا کر روضۂ رسول پر میرا سلام عرض کر دینا اور پھر میرا انتظار کرنا اور مکہ مکرمہ میں کسی جانے والے کے ہاتھ چچا امام حسین کو پیغام بھجوا دینا کہ کوفی بدل چکے ہیں آپ کوفہ نہ تشریف لے جائیں'' بچوں نے بڑی حسرت بھری نگاہوں سے باپ کا چہرہ دیکھا اور قاضی صاحب کے ہاں ٹھہرنے کا اطمینان دلا دیا۔

حضرت مسلم ؓ بچوں کو قاضی صاحب کے ہاں چھوڑ کر خود حضرت ہانی بن عروہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور اس اسی یا بیاسی سالہ بوڑھے صحابی رسول نے اس شہزادہ کو اپنے ہاں پناہ دی اور ڈھارس بندھائی کہ آپ فکر نہ کریں جب تک میں موجود ہوں آپ کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور میرے تعلقات گورنر سے کچھ ذاتی بھی ہیں میں ان تعلقات کی بنا پر عرض کرتا ہوں کہ وہ میری مزاج پرسی کو ضرور آئے گا کیونکہ میں علیل ہوں اور جب وہ آئے تو آپ موقعہ پا کر اسے قتل کر دیں تاکہ یہ قصہ ہی ختم ہو جائے

## حضرت ہانی ؓ کی شہادت

عبیداللہ ابن زیاد حضرت ہانی کی مزاج پرسی کیلئے آیا حضرت ہانی منتظر تھے کہ حضرت مسلم اس کا کام تمام کر دیں مگر آپ تشریف نہ لائے پھر ہانی نے کچھ اس قسم کے اشعار پڑھے جن سے حضرت مسلم کو یاد دہانی کروائی کہ آپ کا مطلوب موجود ہے آپ تشریف کیوں نہیں لاتے؟ مگر آپ پھر بھی تشریف نہ لائے۔

ابن زیاد نے مزاج پرسی کی اور پھر کہا کہ میں نے سنا ہے تم نے ہمارے دشمن کو پناہ دے رکھی ہے۔

اے ہانی!

تم دوست ہمارے ہو اور پناہ ہمارے دشمنوں کو دیتے ہو؟

حضرت ہانی کی غیرت ایمانی کو جوش آیا اور آپ نے فرمایا کہ میں ایسی کروڑوں دوستیاں آلِ مصطفیٰ کے قدموں پر قربان کرسکتا ہوں۔

ابن زیاد بڑے غصہ سے واپس گیا اور پھر دارالامارت سے پولیس بھیج کر حضرت ہانی کو گرفتار کروا دیا اور پھر اس کے بعد آپ کو شہید کر دیا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

## دشمنانِ اصحاب رسول سے ایک سوال

اس مقام پر میں دُشمنانِ اصحابِ رسول سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ بتاؤ یہ آلِ رسول پر سب سے پہلے اپنی جان نچھاور کرنے والا کون ہے؟

یقیناً جواب یہی ہوگا کہ یہ صحابیِ رسول ہے

تو پھر پتہ نہ چل گیا کہ

صحابیِ رسول وہ ہوتا ہے جو آلِ رسول پر اپنی جان قربان کردے اور اس کی موجودگی میں آلِ رسول پر کوئی ہاتھ نہ اٹھا سکے۔

پھر بھی کوئی بے ایمان اصحاب رسول پر انگشت نمائی کرے تو وہ اپنی منافقت کے اظہار کے علاوہ اور کچھ نہیں کررہا۔

## مسلمان پہل نہیں کیا کرتے

حضرت ہانی نے حضرت مسلم سے پوچھا کہ آپ اس وقت کیوں تشریف نہ لائے جب ابن زیاد میرے پاس بیٹھا تھا تو فرزند عقیل نے فرمایا میں نے تین مرتبہ ارادہ کیا کہ اس بدنہار کا کام تمام کردوں مگر کسی طاقت نے یہ کہہ کر مجھے روک دیا کہ



مسلمان پہل نہیں کیا کرتے۔

## مائی طوعہ کے گھر شہزادہ مسلم

گرامی حضرات!

وقت مختصر ہے اور میں نے شہزادگان حضرت مسلم کی شہادت پڑھنی ہے کیونکہ اسی کا مجھ سے آج تقاضا کیا گیا ہے۔

حضرت مسلم رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ میرے محسن کو شہید کردیا گیا ہے تو آپ نے تلوار میان سے نکال لی اور گھر سے باہر تشریف لے آئے کہ اب اندر بیٹھنا درست نہیں کیونکہ یزیدیوں کی طرف سے ابتدا ہو چکی ہے۔

رات کا وقت ہے کہ یہ چودھویں کے چاند کی طرح جگمگانے والا شہزادہ آج پھر کوفہ کی گلیوں میں گھوم رہا ہے۔ اور لوگ اسے دیکھ کر دروازے بند کر رہے ہیں۔

وہی لوگ جنہوں نے خط لکھے تھے

وہی لوگ جنہوں نے پرتپاک استقبال کیے تھے

وہی لوگ جوان کے مریدین تھے

وہی لوگ جو آلِ رسول کے محب کہلاتے تھے

محبت کا دعویٰ کرنے والے آج دروازے بند کررہے تھے اور محبوب کو دیکھ کر نظریں چرا رہے تھے اور شہزادہ زبان حال سے بار باران سے فرما رہا تھا

او مٹی کے کھلونو دو گھڑی میں ٹوٹنے والو
مجھے گھر پر بلا کر پھر مجھی کو لوٹنے والو
بتاؤ قول دیکر پھر بھلا دینا شرافت ہے
کسی کو گھر بلا کر پھر دغا دینا شرافت ہے

اے محبت کا دعویٰ کرنے والے مریدو

آج اس مسافر بے وطن کو تنہا چھوڑتے ہوئے تمہیں کچھ خیال نہیں آرہا؟

پھر یہ مسافر کوئی عام مسافر نہیں ہے

یہ مولائے کائنات کا بھتیجا ہے

امام حسین کا قاصد ہے

اور وہی پیر ہے جس کے ہاتھ پر کل تم نے بیعت کی تھی

مظلوم، مسافر، تنہا، بے وطن مسلم بن عقیل رات کے پچھلے پہر ایک مکان کے آگے سے گذرنے لگے کہ اس مکان کی مالکہ نے اس چمکدار نورانی چہرہ والے کو دیکھ کر پوچھا۔

''اے پریشانی کے عالم میں رات تنہا گھومنے والے تو کون ہے اور کس سے ملنا چاہتا ہے؟''

فرمایا مائی

کیا پوچھتی ہے

مدینے کا مسافر ہوں

امام حسین کا قاصد ہوں

کوفہ والوں کے بلانے پر آیا تھا مگر اب وہ تمام بلانے والے مجھ سے بیگانے ہو گئے ہیں اور اسی لئے میں اس وقت تنہا گھوم رہا ہوں

مائی تڑپ گئی

اس کا ایمان جوش مارنے لگا تو قدم پکڑ کر عرض کیا

شہزادے! اگر ان کوفیوں نے ایمان فروشی کر لی ہے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں آپ میرے غریب خانہ پر تشریف رکھیں اور جب مناسب موقعہ پائیں مدینہ طیبہ لوٹ جائیں ورنہ میرا غریب خانہ ہمہ وقت آپ کیلئے حاضر ہے

آپ نے فرمایا    اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اے مائی اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے



اذان فجر سے قبل اس بی بی کا جوان لڑکا جو کل سے غائب تھا گھر آیا اور حضرت مسلم کو دیکھ کر اپنی والدہ سے پوچھا یہ کون ہیں؟

مائی صاحبہ نے بڑے ہی اشتیاق و محبت سے فرمایا بیٹا یہ حضرت مسلم ہیں میں نے ان کو یہاں ٹھہرنے کی درخواست کی ہے تاکہ کل قیامت کے دن ہمیں بھی پناہ ان کے گھر میں مل جائے۔

میں اس وقت تنہا گھوم رہا ہوں

مائی تڑپ گئی

اس کا ایمان جوش مارنے لگا تو قدم پکڑ کر عرض کیا

شہزادے! اگر ان کوفیوں نے ایمان فروشی کر لی ہے تو گھبرانے کی کوئی بات ہیں آپ میرے غریب خانہ پر تشریف رکھیں اور جب مناسب موقعہ پائیں مدینہ طیبہ لوٹ جائیں ورنہ میرا غریب خانہ ہمہ وقت آپ کے لئے حاضر ہے۔

آپ نے فرمایا    اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اے مائی اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اذان فجر سے قبل اس بی بی کا جوان لڑکا جو کل سے غائب تھا گھر آیا اور حضرت مسلم کو دیکھ کر اپنی والدہ سے پوچھا یہ کون ہیں؟

مائی صاحبہ نے بڑے ہی اشتیاق و محبت سے فرمایا بیٹا یہ حضرت مسلم ہیں میں نے ان کو خود یہاں ٹھہرنے کی درخواست کی ہے تاکہ کل قیامت کے دن ہمیں بھی پناہ ان کے گھر میں مل جائے۔

## پانچ سو افراد کا تنہا شہزادے سے مقابلہ

حضراتِ گرامی!

مائی طوعہ کا بیٹا ابن زیاد کا خصوصی جاسوس تھا جو پہلے ہی حضرت مسلم کی تلاش میں تھا اس نے اپنی ماں سے کہا کہ مجھے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس شہزادہ کے

کھانے پینے کیلئے کوئی اچھا انتظام کروں اور بازار کھلتے ہی کچھ لے آؤں۔

ماں نے اجازت دیدی تو بیٹا سیدھا اسی وقت دربار ابن زیاد میں پہنچا اور مخبری کردی کہ مسلم ہمارے گھر میں پناہ گزیں ہیں

ان زیاد نے پانچ سو افراد جن کی قیادت محمد بن اشعث کے سپرد تھی اس کے ساتھ اس گھر کی طرف روانہ کردی۔

حضرت مسلم نماز کے لئے مصلیٰ پر تشریف فرما تھے کہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنائی دیں آپ سمجھ گئے کہ دشمن آپہنچے! اپنے آپ کو مقابلہ کیلئے تیار فرمایا اور تلوار سونت لی ادھر پانچ سو افراد

ادھر صرف ایک ہاشمی شہزادہ

آپ نے ڈٹ کے مقابلہ فرمایا

دشمن کی اکثریت کو واصل جہنم فرمایا

شدت پیاس سے ہونٹ مبارک خشک ہونے لگے تو فرمایا

بی بی! پانی پلادو

مای طوعہ پانی کا پیالہ لائیں جب آپ پینے لگے تو ایک جہنمی نے تلوار کا وار کیا آپ کا ہونٹ کٹ گیا اور خون پانی میں مل گیا

آپ نے پانی واپس فرمادیا اور دوبارہ لڑائی شروع فرمادی اور فرمایا اب کوثر کے جام سے ہی پیاس بجھاؤں گا۔

## مختلف روایات

حضراتِ گرامی!

جب حیدری شیر کے مقابلہ سے دشمن عاجز آگیا تو محمد بن اشعث نے کہا کہ ہم آپ سے مقابلہ کرنے نہیں بلکہ مذاکرات کرنے آئے تھے لہٰذا آپ مکان سے باہر تشریف لائیں اور بات چیت کے ذریعہ مسئلہ حل کیجئے۔



اب یہاں پر دو قسم کی روایات ملتی ہیں ایک تو یہ کہ آپ جب دروازہ سے باہر تشریف لانے لگے تو آپ کو دروازے پر کھڑے ہوئے افراد نے تلواریں مار کر شہید کردیا۔

دوسری یہ کہ آپ کو گرفتار کرکے دالامارت لیجایا گیا وہاں سے دارالامارت کا دروازہ داخل ہوتے وقت شہید کردیا گیا۔

یا یہ کہ آپ کو دارالامارت لے جایا گیا اور ابن زیاد سے گفتگو ہوئی تو آپ نے بڑی جرأت اور شجاعت جوانمردی سے گورنر کی ہر بات کا جواب دیا اور حق کو اجاگر کیا نتیجہ یہ نکلا کہ گورنر کے غضب نے آپ کو نشانہ بنایا اور حکم دیا گیا کہ جلاد آپ کو چھت پر لے جائیں اور شہید کرکے آپ کا بدن مبارک نیچے پھینک دیں ایک اور روایت کے مطابق جلاد کو حکم دیا گیا کہ آپ کو چھت سے نیچے گرا کر شہید کردیا جائے۔

## حضرت مسلم کی وصیتیں

آپ سے پوچھا گیا کہ آپ آخری کیا وصیت وغیرہ کرنا چاہئیں گے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور فرمایا میں یہ وصیتیں کرتا ہوں ان کو پوری ضرور کردینا۔

۱- میں نے فلاں شخص کا قرض دینا ہے میری تلوار زرع وغیرہ بیچ کر قرضہ ادا کر دینا۔

۲- میری لاش پاک کی بے حرمتی نہ کرنا کیونکہ یہ سیّد کی لاش پاک ہوگی۔

۳- امام حسین کو میرا پیغام بھجوا دینا کہ کوفہ تشریف نہ لائیں۔

۴- میرے شہزادوں کو بلا تکلف مدینہ طیبہ روانہ کردینا۔

۵- مجھے دو رکعت نوافل ادا کرنے دو تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے

یہ شیوہ زمانے میں ہے مشہور ہمارا

سر دینا عبادت میں ہے دستور ہمارا

## آپ کوشہید کر دیا گیا

آپ نے نوافل ادا کیے

جلاد آپ کو چھت پر لے گے اور شہید کر دیا گیا

آپ کا جسم مبارک چھت سے نیچے گرادیا گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

## دو ننھے منے شہزادے

حضراتِ محترم!

حضرت مسلم بن عقیل ؓ کے دو شہزادے حضرت محمد ؓ اور ابراہیم ؓ جناب قاضی شریح کے پاس ہیں اور قاضی صاحب نے جب شہادت حضرت مسلم ؓ کی خبر سنی تو اس دلخراش خبر نے قاضی صاحب کو وہ منظر یاد دلا دیا جب حضرت مسلم نے شہزادے قاضی صاحب کے حوالے کیے تھے قاضی صاحب بچوں کی طرف دیکھتے ہیں۔

دونوں بچوں کو سینے سے چمٹاتے ہیں

کبھی کانپتے ہوئے ہاتھ ان کے سروں پر رکھتے ہیں

دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے

آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو جاتا ہے۔

بچے کہتے ہیں قاضی صاحب! آپ اس طرح کیوں روتے ہیں اور آج ہمارے ساتھ یہ غیرمعمولی شفقت ومحبت کیوں کرتے ہیں؟

قاضی صاحب بچوں کو مطلع کرنا چاہتے ہیں لیکن نہیں کرتے کہ مبادا چھوٹے چھوٹے یہ معصوم اس دلخراش خبر سے حواس ہی نہ کھو بیٹھیں کیونکہ پردیسی بھی ہیں بے وطن مسافر بھی ہیں

بچے قاضی صاحب کو اس طرح بے قرار دیکھ کر پھر کہتے ہیں



قاضی صاحب بات کیا ہے ہمیں بھی تو بتلائیے؟

ہمارے ابا جان کہاں ہیں اور ان کا کیا حال ہے؟

دو تین دن ہو گئے وہ ہمیں ملنے بھی نہیں آئے خیریت تو ہے؟

اس طرح کے سوالات قاضی صاحب پر بجلی بن کر گر رہے ہیں اور قاضی صاحب جواب نہیں دے پا رہے۔

## شہزادوں کی باب عراقیین روانگی

سامعین کرام!

رات کا کچھ حصہ گزر چکا تھا کہ قاضی صاحب نے اپنے بیٹے اسد کو جگایا شہزادوں کو خوب پیار کیا دونوں کو سینے سے لگا کر کہا شہزادو! تمہیں یاد ہے کہ ابا جان نے مدینہ پاک لوٹنے کیلئے حکم فرمایا تھا لہٰذا میں تمہیں بھیج رہا ہوں تم کوشش کرو کہ اس حکم کی تعمیل ہو سکے اپنے بیٹے اسد سے کہا کہ ابھی کچھ دیر بعد ایک قافلہ باب عراقیین سے مدینہ منورہ کی طرف جا رہا ہے ان دونوں شہزادوں کو ساتھ لے جاؤ اور قافلہ میں کسی اچھے نیک سیرت آدمی کے سپرد کر دینا اور بتا دینا کہ یہ حضرت مسلم کے شہزادے اور امام حسین کے بھتیجے ہیں تا کہ وہ ان کو باحفاظت ساتھ رکھیں اور باادب مدینہ منورہ پہنچا دیں۔

## قافلہ دور نکل چکا تھا

قاضی صاحب کا صاحبزادہ اسد دونوں شہزادوں کو لے کر بڑے پیار اور ادب سے باب عراقیین کی طرف چلا اور جب وہاں پہنچا تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا دور سے قافلہ کی قندیلیں روشنی سے پہچانی جا رہی تھیں اسد نے عرض کیا شہزادو دوڑو اور قافلہ سے مل جاؤ۔

وہ دونوں ننھے منے شہزادے چھوٹے چھوٹے قدموں سے دوڑنے لگے قافلہ نظروں سے اوجھل ہوتا گیا اور یہ دوڑتے رہے

رات گزرتی گئی

قافلہ دکھائی دینا بند ہو گیا

جنگلات۔صحرا۔بیابان

چٹیل میدان

کبھی دائیں طرف مڑتے ہیں

کبھی بائیں طرف جاتے ہیں

کبھی رکتے ہیں کبھی چلتے ہیں

تاریکی شب میں مختلف جانور سامنے آتے ہیں تو ڈر کر کھڑے ہو جاتے ہیں

کوئی والی نہیں وارث نہیں

کبھی ابا جان کو پکارتے ہیں

کبی جدا امجد کو بلاتے ہیں

کبھی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کی صدائیں بلند فرماتے ہیں

دوڑتے دوڑتے پاؤں چھالوں سے بھر گئے

چھوٹے لڑکھڑا کے گرتے ہیں تو بڑے انہیں بہت پیار سے تھام کر اٹھاتے ہیں اور سنبھل کر دوڑنے کی تاکید فرماتے ہیں۔

صبح کا ستارہ نمودار ہونے کے قریب ہے اور دونوں ایک دوسرے کو تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں۔گھبرانے کی ضرورت نہیں اب مدینہ طیبہ کے قریب آچکے ہیں اور

بلندی پر اپنا نصیب آگیا ہے
مدینہ نبی کا قریب آگیا ہے
مریض محبت نہ گھبرا نہ گھبرا
کہ نزدیک کوئے طبیب آگیا ہے



## جب صبح ہوئی؟

حضراتِ محترم!

بڑے پرامید ہیں کہ کوئی بات نہیں منزل قریب تر ہے

تھکاوٹیں اتر جائیں گی

چھالے صاف ہو جائیں گے

جب ایک نظر نبی کریم کے روضہ اقدس پر پڑے گی سب معاملات درست ہو جائیں گے

بچے خوش ہو رہے ہیں

تقدیر کو کچھ اور منظور ہے

تدبیر کند بندہ ــــ تقدیر زند خندہ

جب پو پھوٹتی ہے تو کیا دیکھتے ہیں

یہ تو وہی کوفہ کے در و دیوار ہیں

رستہ بھول گئے ہیں اور جہاں سے چلے تھے وہیں کے وہیں موجود ہیں ــــ

سوچتے ہیں کہ اب کیا کریں؟

تو بڑے شہزادے ابھی کچھ کہنا چاہتے تھے کہ ایک سپاہی ابن زیاد کا آیا اور اس نے دونوں کو للکار کر کہا

خبردار جو قدم آگے بڑھایا

اپنے آپ کو گرفتار سمجھو اور میرے ساتھ چلو

شہزادے تھے

چھوٹے چھوٹے تھے

سہم گئے اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے

تھکاوٹ سے چور چور جب آہستگی سے چلتے تو سپاہی تازیانہ لگاتے ہوئے تیز

چلنے کا حکم دیتا اور کہتا ہے اگر آہستہ چلو گے تو اچھا خاصا دن نکل آئے گا اور تمہیں مجھ سے کوئی اور چھین لے گا اور میری جگہ انعام اسے مل جائے گا اس لئے تیزی سے چلو۔

## ابن زیاد کا دربار

شہزادوں کو تیز تیز چلاتے ہوئے وہ ظالم دربار ابن زیاد تک لے آیا اور ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان دونوں بچوں کو جیل میں قید کر دو اور انہیں کھانے پینے کو کچھ نہ دو۔ لہٰذا حسب حکم گورنر دونوں شہزادوں کو جیل بھیج دیا گیا۔

لوگو! ذرا سوچو

یہ کن شہزادوں کو قیدی بنایا جا رہا ہے؟

جن کے جدامجد کل بروز محشر جہنم کی قید سے رہائیاں دلوائیں گے

یہ کون ہیں جیل بھیجنے والے؟

یہ کوئی یہودی نہیں

یہ کوئی نصرانی نہیں

یہ کوئی کافر نہیں

یہ ان کے جدامجد کا کلمہ پڑھنے اور ان کی شفاعت سے امیدیں وابستہ کرنے والے مسلمان ہیں یہ کون ہیں جنہیں جیل بھیجا جا رہا ہے

یہ آلِ نبی ہیں

یہ اولادِ علی ہیں

یہ آیت تطہیر کے وارث ہیں

یہ آیت مؤدت کے مصداق ہیں

یہ مسلم بن عقیل کے شہزادے ہیں

## شہزادے جیل میں قید کر دیئے گئے

محترم سامعین!



شہزادے جیل میں ہیں اور داروغۂ جیل مشکور پریشان ہے

آنسو بہا رہا ہے

اور سوچتا ہے کہ ان کو کس طرح جیل سے نکالوں

اگر ان کو نکال دوں تو خود جیل میں قید ہو جاؤں گا

لیکن قید دنیا کی خیر ہے

مدینے والا نبی راضی ہو جائے گا

مولا علی راضی ہو جائیں گے

اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ رات کو انہیں یہاں سے نکال کر مدینہ روانہ کر دے گا۔

## حضرت مشکور داروغہ جیل

محبِ اہل بیت حضرت مشکور نے رات کو دونوں بچوں کو جیل سے نکالا قدموں کو صاف کیا

ہاتھ باندھ کر شہزادوں کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا

شہر سے باہر میرا بھائی ہے اور وہ کوتوال شہر ہے اور اس راستہ پر بیٹھا ہے جو قادسیہ کو جاتا ہے یہ میری انگوٹھی لے لو اور اس کے پاس پہنچ جاؤ انگوٹھی دکھا کر میرا پیغام دینا کہ مشکور کہتا ہے ان دونوں شہزادوں کو مدینہ طیبہ پہنچانا ہے اور یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔

## جیل سے رہائی

دونوں نے مشکور کو کہا کہ آپ کا شکریہ آپ واقعی مشکور ہیں

اور دونوں شہر کے باہر قادسیہ کی راہ پر پہنچنے کیلئے چل دیئے

کل رات بھی دوڑتے رہے تھے

آج بھی دوڑ رہے ہیں

خدا ہی کو معلوم ہے کہ وہ پھر کہاں سے کہاں تک دوڑے

ساری رات دوڑتے رہے

آج صبح پھر خوش ہیں کہ منزل پر پہنچنے والے ہیں

لیکن جب صبح ہوئی تو وہی کل والا منظر

وہی نقشہ

وہی راستہ

ابھی سوچ رہے تھے کہ آج کیا کریں کہ گرفتاری سے بچ سکیں

دیکھا تو ایک چشمۂ آب نظر آیا اور اس کے کنارے ایک کھجور کا درخت دکھائی دیا اور قریب ہی ایک چوراہا نظر آیا

بڑے شہزادے نے چھوٹے سے کہا

اس درخت کی کھوہ میں پناہ لیتے ہیں

بھوک لگے گی کھجوریں کھالیں گے

پیاس لگے گی چشمہ سے پانی پی لیں گے

چوراہے سے جب کوئی قافلہ جاتا ہوا دیکھیں گے تو اس کے ساتھ ہولیں گے

اس طرح مدینہ طیبہ پہنچ جائیں گے

### شہزادے حارث کے گھر میں

گرامی حضرات!

درخت کی کھوہ میں بڑے شہزادے نے اپنی گود میں چھوٹے شہزادے کو بٹھا کر اپنے جبے کے نیچے چھپالیا اور لوریاں دیکر سلانے لگے۔

ابھی توڑی دیر گزری تھی کہ ایک عورت چشمہ پر مشکیزہ بھرنے آئی اور اس نے جب چشمہ کے اندر دیکھا تو شہزادوں کا نوری عکس نظر آیا۔

جھکی نظریں جو پانی میں تو دو سائے نظر آئے

اٹھیں نظریں تو مسلم کے وہ دو جائے نظر آئے



جب نظر اٹھا کر دیکھا تو شہزادہ کو گزشتہ صبح والا منظر یاد آ گیا اور خیال آیا کہ کہیں یہ عورت بھی ہمیں پکڑ کر ان زیاد کے دربار نہ لے جائے نیچے کی طرف جھک کر خود کو اور بھائی کو چھپانے کی کوشش کی

ادھر اس عورت نے پوچھا کہ تم کون ہو؟

تو شہزادے نے روتے ہوئے بڑے درد سے کہا

مائی دیکھنا

ہم بے وطن ہیں

مسافر ہیں

ابو جان کا کوئی علم نہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہوں گے

کہیں ہمیں گرفتار نہ کروادینا

مائی اگر آج ہمارا لحاظ و پاس کرے گی کل قیامت میں تیسرا لحاظ و پاس کیا جائے گا

اور پھر رو کر کہا

اسیں مسلم دے بچے ہاں لاوارث پردیسی بھی ہاں مجبور وی ہاں

ابا جان دا ساہنوں کوئی علم نا ہیں بے وطن بھی ہاں مجبور وی ہاں

عورت بولی

شہزادو! مت گھبراؤ اور اب تم سمجھو کہ پناہ مل گئی ہے اور تم محفوظ ہو

آؤ میرے ساتھ چلو کیونکہ میری مالکہ محبۂ اہل بیت ہے وہ تمہیں باحفاظت اپنے گھر رکھے گی دونوں نیچے اترے اور اس عورت کے ساتھ چلدیئے۔

### ابھی تک علم نہ تھا کہ ہم یتیم ہو چکے ہیں

مسلمانو! ابھی تک ان یتیموں کو معلوم نہیں کہ ہم تو یتیم بھی ہو چکے ہیں۔ عورت سے کہتے ہیں مائی! ہم اگر مدینے پہنچ جائیں گے تو ابا جان سے تیرا ذکر کر کے تجھے

ضرور انعام دلوائیں گے اور بتائیں گے کہ ابا جان اس اماں نے ہمیں پناہ دی تھی۔

باتیں کرتے کرتے اس مالکہ یعنی (حارث) کے گھر پہنچ گئے

گویا تقدیر کھینچ کر دونوں کو شہادت گاہ تک لے آئی

جب اس مالکہ نے دیکھا اور پوچھا کہ یہ بچے کون ہیں تو اس لونڈی نے بڑے فخریہ انداز میں بتایا کہ اے مالکہ تجھے مبارک ہو

یہ نونہالانِ مسلم بن عقیل ہیں

یہ چمنستانِ مرتضوی کے دو پھول ہیں

یہ آلِ مصطفوی کے دونو خیز ہیں

جو تیرے پاس لے آئی ہوں

مالکہ نے دونوں شہزادوں سے پیار کیا

پیروں سے چھالوں کو صاف کیا

مسندیں جھاڑ کر کہنے لگی آرام کرو

پھر کہا لونڈی سے کھانے کا سرانجام کرو

کھانا تیار ہوا۔ شہزادوں کے سامنے رکھا اور عرض کیا شہزادو کھانا تناول فرمالو

شہزادے کھانا نہیں کھاتے

مالکہ نے عرض کیا کہ میں تسلیم کرتی ہوں کہ تم جنت کے کھانے کھانے والے شہزادے ہو اور یہ جنتی کھانا نہیں مگر جو ہے قبول کرو اور تناول فرماؤ

شہزادے رونے لگے

عرض کیا روتے کیوں ہو؟

فرمایا — مائی صاحبہ! ہم کھانا کیسے کھائیں

جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو ابو ہمارے ساتھ کھاتے اور لقمے بنا بنا کر ہمیں بھی کھلاتے ہیں



آج ابو یہاں نہیں ہیں اور لقمے بنا کر دینے والا کوئی نہیں ہے

مائی کی چیخ نکل گئی اور روتے ہوئے عرض کیا

ابو کا انتظار نہ کرو

شہزادو! میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ آج کتنے دنوں سے تم یتیم ہو چکے ہو اور تمہارے ابو جان شہید ہو چکے ہیں

قیامت صغریٰ برپا ہو گئی جب شہزادوں بے وطن مسافروں نے یتیمی کی خبر سنی ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے

اور کہتے ہیں اماں ہمیں ابو کے پاس لے چلو

یہ کوفہ تو سارا دشمن ہے

یہاں کون ہے جوان کو غسل دے گا

یہاں کون ہے جوان کے کفن کا انتظام کرے گا

یہاں کون ہے جوان کے دفن ان انتظام کرے گا

دھوپ لاشے پہ رہا کرتی ہے یا سایہ ہے

ابھی بے گور ہیں یا غسل و کفن پایا ہے

ہم اپنے ابو کے لاشۂ مبارکہ سے تبرک لیں گے اور اس سے لپٹ کر پیار کریں گے جب دونوں رونے لگے تو مائی نے کہا

شہزادو گریہ نہ کرو کہیں تمہاری آواز سن کر کوئی ابن زیاد کا سپاہی ادھر آ کر تمہیں گرفتار نہ کرے یا شہید کر کے میرا دروازہ تمہارے خون سے نہ رنگے رات ہو گئی پچھلے کمرے میں بستر کر دیئے کہ یہ تھکے ماندے شہزادے آج آرام فرمالیں

## حارث ملعون نے شہزادوں کو مارا

حضراتِ گرامی!

پچھلی رات کا وقت ہوا

علماء مطالعہ کیلئے اٹھے

صوفیاء نوافل کیلئے بیدار ہوئے

ادھر حارث بھی تین دن تک ان بچوں کو تلاش کرتا کرتا آج تھک ہار کے آرام کے لئے گھر پہنچا بڑے شہزادے نے چھوٹے کو جگایا اور اپنے سینے سے لگا کر رونے لگا اور کہنے لگا

لے اوہ ویر حوالے ربدے آمل لے اک واری
اس ملنے نوں یاد کریں گا رو ویں گا عمراں ساری

چھوٹے شہزادے کہتے ہیں

بھائی جان!

ابھی کچھ دیر پہلے ابو جان کی شہادت کی خبر ملی ہے

اور اب آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں اور مجھے کیا کہہ رہے ہیں کس کے حوالے کر رہے ہیں؟

مجھے کم از کم مدینے تو پہنچا دیں پردیس میں آپ مجھے کیوں چھوڑ رہے ہیں

بڑے شہزادے نے فرمایا بھائی بات یہ ہے کہ

میں نے ابھی ابھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارے جدامجد علیہ السلام کا دربار سجا ہوا ہے

ابا جان بھی وہاں موجود ہیں اور ان کے گلے سے خون کا فوارہ بہہ رہا ہے

حضور فرماتے ہیں مسلم

تم تو آ گئے ہو تو پردیس میں میری بلبلوں کو کس کے حوالے کر آئے ہو

تو ابا جان عرض کرتے ہیں حضور وہ بھی آنے ہی والے ہیں

لہٰذا اپنی تیاری ہے

آؤ بھائی میرے سینے سے چمٹ جاؤ خوب اچھی طرح سینہ ٹھنڈا کر لو ہم جا رہے ہیں



یہ باتیں سن کر

گریہ کا شور سن کر

حارث ملعون ٹارچ جلا کر آیا اور دیکھا اور پوچھا تم کون ہو؟

وہ سمجھتے تھے کہ یہ چاہنے والوں کا گھر ہے تو صاف صاف کہہ دیا

ہم ہیں ٹکڑے حضرت مسلم کے سینے کے
یتیم و بے کس و تنہا مسافر ہیں مدینے کے

ظالم غصہ سے آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا میں تین دن سے تمہاری تلاش میں ہوں اور تم میرے ہی گھر میں آرام کر رہے ہو۔

مسلمانو!

اس وقت عرش کا کلیجہ پھٹ گیا

حوروں میں کھلبلی مچ گئی

فرشتوں کی چیخیں بلند ہوئیں

مصطفیٰ کریم علیہ السلام کا روضہ ہل گیا

جب یتیموں کو سر کی زلفوں سے پکڑ کر کھینچا اور منہ پر طمانچے رسید کیے

دست بے داد سے اک بھائی کا بازو کھینچا
دوسرے ہاتھ سے اک بھائی کا گیسو کھینچا
قتل کے خوف سے اٹھے نہ علی کے پیارے
اس توقف پر ستم گر نے طماچے مارے

طمانچے مارتا ہے تو گر جاتے ہیں

پھر ٹھوکریں مار کر اٹھاتا ہے تو اٹھ جاتے ہیں اور پکار پکار کر کہتے ہیں

وا اتباہ وا اتباہ وا تباہ

اے ابا جان اے ابا جان اے ابا جان

بیوی سامنے آئی اور کہنے لگی خدا کا خوف کر اور ان یتیموں کو نہ مار

ارے سیّد ہیں یہ سیّد ہیں طمانچے نہ لگا
ارے قرآن کے ورقوں کو زمیں پر نہ گرا
بس ارے بس اب تو زمین ہلی جاتی ہے
وہ دیکھ ہمیں فاطمہ غمگین نظر آتی ہے
کیوں سیّدہ زہرا کو رلاتا ہے کفن میں
دو پھول تو رہنے دے محمد کے چمن میں

بیوی کو تلوار مار کر زخمی کیا اور آگے بڑھنے لگا تو بیوی نے منہ مدینہ طیبہ کی طرف کیا اور شہزادوں کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگی اور عرض کیا شہزادو مجھے معاف کر دینا کیونکہ میں نے تمہیں اس گھر میں پناہ دی تھی مگر میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ جو کچھ یہ ملعون کرنے لگا ہے

یارسول اللہ! میری نیت یہ نہ تھی

آواز آئی ___ مت گھبرا تجھے اس جرم میں گرفتار نہ کیا جائے گا

لونڈی حائل ہوئی اسے بھی زخمی کیا

اپنا بیٹا سامنے آیا اور روکا تو اس سے حارث نے کہا خیریت چاہتا ہے تو یہ تلوار لے کر ان شہزادوں کو شہید کر دے

اس نے کہا! یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر اے میرے والد تو خیریت چاہتا ہے تو ان کو چھوڑ یا پھر پہلے مجھے شہید کر دے۔

اس نے کہا تجھے شہید کروں تو میرے گھر کی رونق ختم ہو جائے گی

کہا ابا سوچ اگر ان کو شہید کرے گا تو علی کے گھر کی رونق جاتی رہے گی

تلوار مار کر اس کو زخمی کیا

شہزادے ننھی ننھی طوطلی زبانوں سے کہتے ہیں کہ ہمیں کدھر لیجا رہا ہے اور کیا



کرے گا

جواب ملا دریائے فرات پر جا رہا ہوں وہاں تمہیں شہید کروں گا

شہزادے پوچھتے ہیں کہ ہمیں کیوں شہید کرے گا؟

کہا انعام ملے گا

مال و متاع ملے گا

دولت و ثروت ملے گی

ایمان والو! ان ننھی ننھی زبانوں سے جو جملے نکلے اس سے کائنات لرز اٹھی مگر اس ظالم پر کوئی اثر نہ ہوا

شہزادوں نے کہا

اوہ دنیا کے کتے اور لالچی انسان

اگر تجھے یہ دنیاوی دولت ہی چاہیے تو ہمیں قتل نہ کر

ہماری یہ کنڈلوں والی زلفیں کاٹ کر مدینہ چلا جا ہمارے چچا حسین سے کہنا یہ مسلم کے یتیموں کی زلفیں ہیں جو منہ سے مانگے گا حسین عطا کر دیں گے

مگر اس نے ایک نہ سنی اور دونوں کو لے کر فرات کی طرف چلا دونوں نے کہا کہ اگر تو نے ہمیں شہید ہی کرنا ہے تو اس سے پہلے ہمیں اس راہ پر لیجا جہاں ہمارے مظلوم باپ کا لاشہ مقدسہ پڑا ہوا ہے

ہم آخری سلام کر لیں

ہم آخری دیدار کر لیں

مگر وہ ظالم دنیا کا کتا ان شہزادوں کو فرات کے کنارے لے آیا دونوں شہزادوں نے دو دو نفل پڑھنے کی مہلت لی اور نوافل ادا کر کے بڑے بھائی نے کہا

کی بڑے بھائی نے قاتل کی یہ منت اس آن
سر میرا پہلے قلم کر دے تو ہو گا احسان

شوق سے مجھے ہر اک صدمہ و ایذا دکھلا
ننھے بھائی کا نہ تڑپتا ہوا لاشہ دکھلا

ظلم کی تلوار فضا میں لہرائی اور بڑے شہزادے کی گردن مبارک پر آئی سر تن سے جدا ہو گیا اب چھوٹا شہزادہ بھائی کے بدن کو کلاوے میں لیتا ہے تو وہ جسم مبارک تڑپتا ہوا دائیں طرف نکل جاتا اور اگر دائیں طرف سے آتا ہے تو بدن مبارک بائیں طرف نکل جاتا ہے بالآخر ایک جانب کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا بھائی

میری غلطی معاف کر دے
میرا قصور درگزر کر دے
اور مجھے سینہ سے لگا لے
کاش میں اس وقت یہ سینہ نہ چھوڑتا جب تو مجھے فرما رہا تھا کہ
لے اوہ ویر حوالے رب دے آمل لے اک واری
اس ملنے نوں یاد کریں گا رودیں گا عمراں ساری
کٹے ہوئے گلے سے آواز آئی
بھائی! مجھے مزید نہ تڑپا
میں تجھ سے ناراض نہیں ہوں
کہا پھر مجھے سینے سے کیوں نہیں لگاتے
فرمایا بھائی! میں تیری طرف دیکھوں
یا اپنے جدامجد کی طرف دیکھوں جو مجھے لینے آئے ہوئے ہیں
یا اپنی ادی اماں سیدہ زہرا کی رف دیکھوں جو بازو پھیلا کر مجھے کلاوے میں لے رہی ہیں
آؤ میرے سینے سے لگ جاؤ
جب یہ سینے سے لگ گئے تو تلوار نے ان کا سر بھی تن سے جدا کر دیا
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ



## انجام حارث ملعون

گرامی حضرات!

حارث ملعون نے دونوں مبارک اجساد کو فرات میں ڈال دیا اور سروں کو لے کر دربار ابن زیاد میں آیا اور سر پیش کر کے انعام کا خواہاں ہوا
اس ملعون نے تقیہ بازی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ میں نے تو یزید کو لکھا ہے کہ بچے زندہ ہیں اگر اس نے زندہ مجھ سے طلب کیے تو میں کیا کروں گا؟
تو نے سخت غلطی کی ہے انہیں شہید کر کے
حالانکہ ابن زیاد اندر سے ان کی شہادت کا خواہاں تھا اسی کا نام تقیہ ہے اندر کچھ اور باہر کچھ
ابن زیاد نے کہا ہے کوئی جو حارث کو اس کے کیے کی سزا دے
ایک محب اہل بیت نے کہا میں دوں گا
اس نے حارث کو فرات کے کنارے لیجا کر قتل کیا اور جب اس کا دھڑ فرات میں پھینکا تو وہ دریا سے باہر آ گیا اور آواز آئی
جہاں مسلم کے پاک شہزادوں کے جسم ہیں وہاں حارث کا ناپاک جسم نہیں رہ سکتا
زمین میں گڑھا کھود کر دفن کیا تو زمین نے باہر نکال پھینکا
بالآخر جلا کر خاکستر کر دیا گیا
اور ان شہزادوں کے سروں کو غسل دیکر خوشبو لگا کر فرات کے حوالے کیا گیا
دونوں کے اجساد مبارکہ سطح آب پر آ گئے اور سر دھڑوں سے ملکر پھر اپنے مقام پر گئے
تو آواز قدرت آئی کہ

ڈوب کر نہر میں کوثر کے کنارے پہنچے
آئی حیدر کی صدا پیارے ہمارے پہنچے

## شہادت حضرت مشکور

ادھر حضرت مشکور جو داروغۂ خیل تھے اور جنہوں نے ان شہزادوں کو رہا کیا تھا ان کو پانچ سو کوڑوں کی سزا سنائی گئی۔

حضرت مشکور نے منہ مدینہ کی طرف کر کے عرض کی آقا اگر آپ کرم گستری فرمائیں تو یہ سزا کچھ بھی نہیں آواز آئی مشکور کیا چاہتے ہو تو عرض کی کہ

تم میرے سامنے سے گزرتے رہو اور میں تم کو چھپ چھپ کے دیکھا کروں
تم سمجھتے رہو مجھ کو اک اجنبی اجنبی راہ منزل پہ چلتا رہے

فرمایا مشکور فکر نہ کر

عشق میں زندگی کا یونہی ہے مزا عاشق ذرا پہلو بدلتا رہے

عرض کی آقا پھر
یونہی گھڑیاں شب غم کی کٹتی رہیں یاد آتے رہو دل بہلتا رہے

اور
بعد موت کے اٹھی ہے کالی گھٹا مے کشوں کو پلا اب نظر سے پلا
تیرا ساقی سلامت میخانہ رہے آج تو جام پر جام چلتا رہے

حضرت مشکور ذکر محبوب میں مستغرق رہے

کوڑے لگتے رہے

پیاس محسوس ہوئی پانی طلب کیا تو نہ دیا گیا جب کوڑے پورے ہو گئے تو پانی لایا گیا آپ نے فرمایا اب میں یہ پانی کیا پیوں مجھے جام کوثر نظر آ رہا ہے۔ کلمہ شہادت پڑھا اور شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ



## محرم کا چھٹا خطبہ

# پانچ پیپر کربلا کے

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ.

درود شریف پڑھئے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

ہزاروں میں بہتر تن تھے تسلیم و رضا والے
حقیقت میں خدا ان کا تھا اور یہ تھے خدا والے

## ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے

گرامی قدر حضرات سامعین!

پچھلے خطبہ میں پنجتن پاک علیہم السلام کا ذکر مبارک کیا گیا تھا اور آخر میں عرض کیا گیا تھا کہ آئندہ خطبہ میں ان پانچ پیروں کا ذکر ہوگا جو امام حسین اور ان کے رفقاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے میدان کربلا میں حل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور البتہ ضرور بالضرور ہم تمہیں آزمائیں گے

یا اللہ! کنہیں آزمایا جائے گا؟

فرمایا انہیں جو ایمان لے آئے

ذرا اس پچھلی آیات پر ایک نظر دوڑا کر معلوم کرلیں کہ وہ لوگ کون ہیں؟

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ الخ

تو اس آیت سے پتہ چلا کہ وہ

جو ایمان لائے

معیبت کے وقت انہوں نے نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ سے مدد طلب کی

اللہ جن کے ساتھ ہے

جن لوگوں نے اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کردیں

جنہیں مردہ کہنے سے روک دیا گیا ہے

جو باوجود قتل کیے جانے کے زندہ ہیں

تو یہ اس قدر انعامات ان کے لئے ایسے ہی نہیں رکھ دیے گئے بلکہ پہلے انہیں آزمایا گیا ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ



اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے

تاکہ دنیا والوں کو معلوم ہو سکے کہ صرف زبانی زبانی دعویٰ ایمان کافی نہیں ہے بلکہ اگر ایمان لائے ہو تو آزمائش سے ضرور گزارے جاؤ گے

## فقیر کے لئے تیار ہو جا

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ

اِنِّیْ اُحِبُّكَ

میں آپ سے محبت کرتا ہوں

فرمایا سوچ لو تم کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ تین مرتبہ کہا تو سرکار نے فرمایا

اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لِلْفَقْرِ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ يُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ (رواہ ترمذی مشکوۃ مرات شرح مشکوۃ جلد ہفتم ص ۶۶)

اگر تو سچا ہے تو کیل کانٹے سے فقیری (محتاجی) کیلئے تیار ہو جا فقیری مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف تیز دوڑتی ہے بمقابلہ سیلاب کے اپنی انتہا کی طرف

## انبیا کو آزمایا گیا

صاحب مرقات نے اس مقام پر توضیح فرمائی کہ

دنیا میں بہت آفات انبیاء کرام علیہم السلام پر آتی ہیں اور جو ان کا محب ہو اس پر بھی آفتیں آئیں گی۔ (مرقات بحوالہ مرات جلد ہفتم ص ۶۶)

## ارشاد ربانی ہے:

یعنی کہ جب دعویٰ ایمان ہے ہو آزمائشیں ضرور ہوں گی یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص ایمان تو لائے اور آزمایا نہ جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔

(پ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت ۲__۱)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں

ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

بلکہ آگے ارشاد فرمایا

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۔(پ ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت ۳)

اور بے شک ہم نے ان سے پہلوں کو آزمایا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا

اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا۔

## سچا کون اور جھوٹا کون ہے؟

حضرات غور فرمائیں!

آج بعض بزعم خویش زیادہ ہی امن پسند لوگ

جنہوں نے پاکستان میں امن کو کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے

اگر وہ نہ ہوں تو امن ہی نہ ہو

ہمیں کہا کرتے ہیں

مولوی جی! بس آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کا بیان کیجئے یزید کا نام نہ لیجئے ورنہ امن کو خطرہ ہے اب وہ لوگ کیا فرماتے ہیں کہ جب خالق کائنات نے خود سچوں کے ساتھ ہی جھوٹوں کی بھی بات فرمائی اور فرمایا ہم نے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا

آدم علیہ السلام کو آزمایا تو وہ سچے نکلے اور    ابلیس جھوٹا

خلیل اللہ علیہ السلام کو آزمایا تو وہ سچے نکلے اور    نمرود جھوٹا

موسیٰ علیہ السلام کو آزمایا تو وہ سچے نکلے اور    فرعون جھوٹا

اپنے پیارے محمد عربی علیہ السلام کو آزمایا تو وہ سچے نکلے اور    ابوجہل جھوٹا



ہم نے پہلوں کو بھی آزمایا اور

## وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

ہم تمہیں بھی ضرور آزمائیں گے

تو جب دشمنوں کے نرغہ میں

حرم کعبہ کے اندر

ان مشرکین مکہ کی موجودگی میں

صدیق کو آزمایا تو صدیق سچا نکلا

اس نے خطبہ توحید دیا

اسے پیٹا گیا

مارا گیا

لہولہان کر دیا گیا

مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا

اس نے یہ آزمائشیں تو جھیل لیں مگر خطبہ توحید نہ چھوڑا

ہم نے آزمایا

کسی کی    چمڑی ادھڑوا کر

کسی کی    کھال اتروا کر

کسی کا    وطن چھڑوا کر

کسی کو    آگ پر لٹوا کر

اور اے حسین اب ہم تجھے بھی آزمائیں گے

تا کہ دنیا کو پتہ چل جائے

حسین سچا ہے    یزید جھوٹا ہے

حسینیت زندہ ہے یزیدیت مردہ ہے

روح یزیدیت کو پشیمان کر گیا

اس قوم کی حیات کا سامان کر گیا

اور نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ زیاد کی وہ رہی جفا

جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے

یا اللہ کیسے آزمائے گا؟

## بِشَيْءٍ

فرمایا: بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

خوف، بھوک، مالوں میں نقصان، جانی نقصان، پھلوں میں نقصان سے یہ پانچ آزمائشیں ہوں گی

پانچ پیپر ہوں گے

مگر پانچوں کسی ایک سے بیک وقت نہیں ہوں گے بلکہ

## بِشَيْءٍ

ان میں سے کسی ایک کے ساتھ آزمائش ہوگی

## مِّنَ الْخَوْفِ

کبھی آزماؤں گا دشمن کے خوف سے مِّنَ الْخَوْفِ

کہ دشمن بہت قوی ہے

اس کی تعداد بہت زیاد ہے

اس کے پاس آلاتِ حرب کثیر ہیں



اس کا لشکر بہت بڑا ہے

## وَالْجُوْعِ

اور کبھی آزماؤں گا بھوک سے وَالْجُوْعِ

کئی دن کھانا نہیں ملے گا

فاقوں پہ فاقہ ہوگا

کافر مالدار ہوگا

مومن بے مال ہوگا

توجہ فرمائیں کہ

ابتداء اسلام ہے

مسلمان مفلوک الحال ہیں

بے ایمان دولت سے مالا مال ہے

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف سے قرضہ لینا چاہا تو اس بے ایمان نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا معاذ اللہ

"تم محمد سے گھبرا اٹھو گے"۔ (بخاری کتاب المغازی باب قتل کعب بن اشرف)

اتنی کڑی آزمائشیں

ایک طرف دنیا کا مال دوسری طرف آمنہ کا لال

صحابہ کرام علیہم الرضوان کئی کئی دن فاقہ کاٹتے مگر حرف شکایت زبان پر نہ لاتے

اصحاب صفہ کی فاقوں کی داستانیں کسے معلوم نہیں

فرمایا ہم کبھی بھوک سے آزمائیں گے اور کبھی

## وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

مالوں میں نقصان کرکے آزمائیں گے

تو جب آزمایا

کبھی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا مال بارگاہ رسالت میں لے آئے

کبھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھر کا سارا مال ہی خدمت میں پیش کردیا

کبھی جیش عسرت کیلئے عثمان غنی نے

ایک سو اونٹ بمعہ ساز و سامان

دوسری مرتبہ پھر دو سو اونٹ بمعہ ساز و سامان

تیسری مرتبہ پھر تین سو اونٹ بمعہ ساز و سامان

چوتھی مرتبہ پھر چار سو اونٹ بمعہ ساز و سامان کے پیش کردیئے

اور کبھی مدینہ کے انصار نے مکہ کے مہاجرین کو آدھی آدھی جائیدادیں دیں اور اپنی بیویوں کو طلاق دیکر مہاجرین بھائیوں کا ان سے نکاح کردیا

مگر ایک ایک وقت میں ایک ایک آزمائش

خوف سے آزمائش

بھوک سے آزمائش

مالی نقصان سے آزمائش

## وَالْاَنْفُسِ

اسی طرح فرمایا وَالْاَنْفُسِ

جانی نقصان کرکے آزمائش ہوگی قربان جائیں ان اصحاب رسول کے جنہوں نے جانوں کے نذرانے بھی پیش کیے

## وَالثَّمَرَاتِ

پھر فرمایا وَالثَّمَرَاتِ

پھلوں میں نقصان کرکے آزمایا جائے گا



مگر یاد رکھو

اگر خوف ہوگا تو بھوک، مالی نقصان، جانی نقصان، ثمراتی نقصان نہیں ہوگا

کیونکہ بِشَیْءٍ

ان میں سے ایک شیء سے آزمائش ہوگی

اگر بھوک ہوگی تو خوف اور دیگر آزمائشیں نہیں ہوگی

ایک وقت میں ایک آزمائش ہوگی

اور جو ایک آزمائش میں کامیاب ہوگا وہ ہے صابر

فرمایا: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

اور خوشخبری ہو صبر کرنے والوں کو

## مرکز پنجتن کے پانچ پیپر

گرامی حضرات!

ہر کسی کو آزمایا گیا ایک وقت میں بِشَیْءٍ پانچوں میں سے کسی ایک شیء کے ساتھ

مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کو آزمایا گیا ایک وقت میں پانچوں اشیاء کے ساتھ

کیونکہ اس عصر یزیدیت میں

اگر کوئی مرکز پنجتن پاک تھا تو وہ حسین تھا

اگر کوئی نواسہ رسول موجود تھا تو وہ حسین تھا

اگر کوئی نور دیدہ بتول موجود تھا تو وہ حسین تھا

اگر کوئی برادر حسن مجتبیٰ تھا تو وہ حسین تھا

اگر کوئی دلبند مرتضیٰ تھا تو وہ حسین تھا

جو ایک مصیبت پر صبر کرے وہ ہوتا ہے صابر

جو پانچوں پر صبر کرے وہ ہوتا ہے سیّد الصابرین

اور وہ ہوا کرتا ہے جان وفا

وہ ہوا کرتا ہے — آنِ سخا
وہ ہوا کرتا ہے — شانِ عطا
وہ ہوا کرتا ہے — سیّد الشہداء

کسی نے کیا خوب کہا

اے حسین ابن علی تم پر سلام
تم پہ لاکھوں رحمتیں لاکھوں سلام
اے شہیدان محبت کے امام
تو محافظ تھا خدا کے آخری پیغام کا
تیری نبضوں میں مچلتا تھا لہو اسلام کا

## خوف کا پہرا اور امام حسین

حضراتِ گرامی

میدان کربلا میں امام حسین ؓ کا قافلہ بہتر افراد پر مشتمل تھا

جن میں — کچھ صحابہ شامل
جن میں — مخدرات محرمات بھی شامل
جن میں — ششماہے بچے بھی شامل
جن میں — کچھ بھتیجے بھی شامل
جن میں — کم عمر بھانجے بھی شامل
جن میں — کچھ شہزادگان مرتضیٰ بھی شامل

حسینی تھے کل بہتر — یزیدی تھے ہزاروں

جب کوئی جتھہ یزیدی لشکر میں سے ادھر سے گزرتا تو معصوم سکینہ اپنے ابا جان سے پوچھتیں کہ ابا جان یہ کون ہیں

فرماتے بیٹی یہ یزید کا لشکر ہے



ہزار ہزار کر کے کئی ہزار گزرتے گئے اور یہی سوالات و جوابات ہوتے گئے آخر سکینہ کہتی ہیں ابا جان یہ ہزاروں کلمہ پڑھنے والے سب یزید کے ساتھ ہیں کیا آپ کا ساتھی ان میں سے کوئی بھی نہیں؟

ھاتف غیبی سے آواز آتی ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے خوف سے

میرے حسین فرماتے ہیں بیٹی
خوف نہ کر
یہ فوج ہے یزید کی
یہ ہزاروں اس کے ساتھ ہیں

اور خدا — میرے ساتھ ہے
مصطفیٰ — میرے ساتھ ہے
مرتضیٰ — میرے ساتھ ہے
ملائکہ — میرے ساتھ ہیں

یہ ظاہری آزمائشیں ہے
ورنہ قرآن پڑھ میری بیٹی اللہ فرماتا ہے
اگر تم آزمائش میں پورے اترو گے تو

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

اور خوشخبری ہے صابرین کو
وہ کیا خوشخبری ہے؟

## اللہ صابرین کے ساتھ ہے

فرمایا

یہ ہزاروں ہیں    یزید کے ساتھ

اور میں ہوں    صابرین کے ساتھ

اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

ادھر ہے طویل و عریض لشکر    اور    ادھر ہے اللہ اکبر

یہ تھا خوف کا پیپر جو میرے امام نے بڑے ہی اطمینان سے حل فرمایا

جزع فزع    نہیں کی

نالہ شیون    نہیں کیا

پیٹ کوٹ    نہیں کی

بلکہ یہ نظریہ پیش کیا کہ

وہ صبر دے الٰہی جس میں خلل نہ آئے

تیروں پہ تیر کھاؤں ابرو پہ بل نہ آئے

فرمایا شمر بھی سن لے

خولی بھی سن لے

عمرو سعد بھی سن لے

یہ ہزاروں یزیدی سن لیں

میں بے صبرا حسین    نہیں ہوں

میں ڈولنے والا حسین    نہیں ہوں

میں خوفزدہ ہونے والا حسین    نہیں ہوں

میں کانپنے والا حسین    نہیں ہوں

میں تو شیر خدا کا    فرزند ہوں

میں تو فاطمۃ الزہرا کا    دلبند ہو



اور

میں آیا ہوں تمہارے سامنے ایمان پر مرنے

علی کی آن پر مرنے نبی کی شان پر مرنے

تمہاری فوجی اکثریت زیادہ سے زیادہ میری اور میرے خانوادہ کی جانیں لے سکتی ہے مگر یاد رکھو حسین جان دے سکتا ہے

شریعت کا تحفظ نہیں چھوڑ سکتا

اللہ رسول کے باغی کی بیعت نہیں کر سکتا

فسق و فجور کی حمایت نہیں کر سکتا

تم مجھے اس فوج سے ڈراتے ہو

تم مجھے اس لشکر سے خوفزدہ کرنا چاہتے ہو

تم مجھے تلواروں کی جھنکار سے تیروں کی بوچھاڑ سے حراساں کرنا چاہتے ہو اور

مجھے نانا جان کے روضۂ اقدس سے صدا آ رہی ہے کہ حسین

چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر

لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

اور میرے بابا حیدر کرار کی آواز آ رہی ہے بیٹا قیامت تک کی امتِ مصطفویہ کو یہ سبق پڑھا دے کہ اے میرے نانا جان کی امت

جب بھی کبھی ضمیر کے سودے کی بات ہو

ڈٹ جاؤ تم حسین کے انکار کی طرح

اور میری مادر مشفقہ کا شیر طاہر و مطہر پکار رہا ہے حسین ان یزید کے پالتو نمک خواروں سے کہہ دو کہ

تعالیٰ اللہ یہ شیوہ ہی نہیں ہے باوفاؤں کا

پیا ہے ودھ ہم لوگوں نے غیرت والی ماؤں کا

فرمایا میں خوفزدہ ہونے والا حسین نہیں ہوں بلکہ

میں شجاعت حیدری کا مظہر حسین ہو

میں قوت مصطفوی کا مرکز حسین ہوں

میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا پاک دودھ پیا ہے

اگر مجھ پر اس امتحان میں خوف کا پیپر آ گیا ہے تو میں اس میں انشاء اللہ پورے پورے نمبر حاصل کروں گا میرے امام نے دشمن کی فوج کے سامنے سب افراد کو پیش کیا اور جب یہ افراد شہادت کا تمغہ حاصل کر کے واپس آتے رہے تو میرا امام فرماتا رہا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اور قرآن فرماتا ہے

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۶___۱۵۵)

اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔

اللہ اکبر شاعر کہتا ہے کہ

قاسم و عباس دے کے وی نہ سیّد ہاریا
تیرا بتا تینوں دتا تیرے اُتوں واریا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

تیرا دتا تینوں دتا تیرے اتوں واریا
تیرا دتا تینوں دتا تیرے اتوں واریا

فرمایا : وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ

ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے خوف سے اور بھوک سے



## بھوک پیاس کا پیپر اور امام حسین

گرامی سامعین!

ساتویں محرم تھی کہ

حاکم کا حکم تھا پانی بشر پئیں
چرند پئیں پرند پئیں سب اہل ہنر پئیں
جانور تلک پئیں منع نہ کیجیو
پر فاطمہ کے لال کو پانی نہ دیجیو

ساتویں سے آج دسویں محرم ہو گئی

تین دن گزر گئے آلِ مصطفیٰ پیاس اور بھوک کا امتحان دے رہی ہے

جوان تو رہے جوان

بچے تو رہے بچے

یہ ایک ششماہا شہزادہ بھی تین دن سے بھوکا پیاسا خیمہ میں موجود ہے

ذرا خیموں کے اندر مصطفیٰ کی آل کو دیکھو
جگر والو ذرا اس فاطمہ کے لال کو دیکھو
مقید ہے نبی کے گھر کی ساری آبرو اس میں
تڑپتا ہے زمیں پر شیر یزداں کا لہو اس میں
پڑا ہے وسط خیمہ میں فقط چھ ماہ کا بچہ
یہ بچہ ہے اسی انسان حق آگاہ کا بچہ
پرندے ہانپ اٹھے ہیں کچھ ایسی تیز گرمی ہے
درندے کانپ اٹھے ہیں قیامت خیز گرمی ہے

اس قیامت خیز گرمی میں

اس بلا کی دھوپ میں

اس تپتے ہوئے صحرا میں

اس تین دن کی بھوک اور پیاس کے عالم میں

اہل بیت رسول کا کوئی فرد

خاندان نبوت کا کوئی شخص

خدا سے شکوہ نہیں کرتا

شکایت نہیں کرتا

گلہ نہیں کرتا

بلکہ ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ دیکھنا

ہم نبی والے ہیں

ہم علی والے ہیں

ہم صابروں کی اولاد ہیں

ہم شاکروں کی آل ہیں

اور ہمارے سردار امام حسین مقام رضا کے بانی ہیں

علی اکبر سکینہ سے کہتے ہیں

قاسم بنت مسلم سے کہتے ہیں

اور عباس سیّدہ زینب سے کہتے ہیں کہ

زباں پر شکوۂ رنج والم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اوہ یزید کے نمکو خوارو

کیا سمجھتے ہو کہ پانی بند کردو گے تو ہم امتحان نہ دیں گے اور پانی نہ ملے گا تو ہم مرجھا جائیں گے؟ تم غلط سمجھے ہو سن لو

محمد مصطفیٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بے پانی بھی تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے



ہمارے نانا مالکِ کوثر ہیں

ہمارے بابا ساقیٔ کوثر ہیں

اور ہمارے نانا کا فرمان ہے جو ایک مرتبہ حوضِ کوثر سے جام پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا ___ تو یزیدیو!

جو ایک جام پی لے اسے پیاس کبھی نہ لگے
جو قدموں میں کوثر رکھتا ہو ، وہ پیاسا کیسے ہو؟

ملائکہ جھوم جھوم کر کہتے ہیں

آئین مشیت کا شناسا ایسا
جس کے قدموں میں ہو کوثر وہ پیاسا ایسا
کیوں فخر سے جھومیں نہ رسول عربی
تقدیر سے ملتا ہے نواسہ ایسا

ارے یزیدیو!

تم جانتے ہو اگر ہمارے جد امجد اسماعیل علیہ السلام مکہ کے ریگستان میں اپنے قدم لگائیں تو زمزم کا ظہور ہو جاتا ہے، تو کیا ہم کربلا میں ریگزار میں قدم لگائیں تو چشمے نہیں پھوٹ سکتے؟

مگر بات یہ ہے کہ ہم امتحان دے رہے ہیں

یہ پیپر ہے بھوک کا

یہ پیپر ہے پیاس کا

طاقت بھی ہم میں ہے

جرأت بھی ہم میں ہے

شجاعت بھی ہم میں ہے

قدرت بھی ہم میں ہے

اللہ کی عطا سے سب کچھ کر سکتے ہیں مگر اس وقت کریں گے نہیں کیونکہ یہ ہمارا
امتحان ہے

ہندی طاقت زور نہ لایا بیٹھا من رضائیں
پانی باجھوں پیاسے چلے دین دنیں دے سائیں

## جنتی جوانوں کے سردار

حضراتِ گرامی!
آپ کے گھر کا نوجوان ہو
کمرۂ امتحان ہو
تو کبھی آپ گھبراتے ہیں؟
کبھی آپ سوچتے ہیں کہ بچہ کو یہاں سے اٹھالیا جائے؟
کبھی بھی نہیں
ایسا تصور بھی نہیں کرتے! کیوں؟
اس لئے کہ آپ کو معلوم ہے آج امتحان دے گا تو کل ڈگری ملے گی
میرے امام نے بھی فرمایا کہ یزیدیو! سنو
میں آج اپنے اہل خاندان کو کمرۂ امتحان سے اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا
تم بھوکے پیاسے رکھ کر سمجھتے ہو کہ حسین امتحان سے معاذ اللہ راہ فرار اختیار
کرے گا
اور میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ امتحان دوں گا تو کل میدان محشر میں ڈگری ملے گی
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی شریف)
حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔
فرمایا:
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ



وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں میں نقصان
سے اور جان اور پھلوں میں نقصان سے۔

## مال کی کمی جانی نقصان اور پھلوں کی کمی کا پیپر اور امام حسین

حضراتِ محترم!
امام الاعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ زکوٰۃ کا مسئلہ کیسے ہے
فرمایا اپنا بتاؤں یا تمہارا؟
سائل نے حیرانی سے پوچھا کہ اے امام کیا ہمارا اور آپ کے مسائل دو ہیں؟
فرمایا جی ہاں
فرمایا تمہارے لئے نصاب شرط ہے اور اس پر سال کا گزر جانا بھی پھر چالیسواں
حصہ ہے مگر میرے اوپر زکوٰۃ نہیں کیونکہ میں سب مال صدقہ کر دیتا ہوں اور میں
مالک نصاب نہیں ہوتا تو امام حسین کا خاندان عالی شان تو یہ مقام رکھتا تھا کہ
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## مالی نقصان کا پیپر

حضراتِ گرامی کتابوں میں مذکور ہے کہ
امام حسن نے کئی مرتبہ گھر کا سارا مال راہ خدا میں لٹا دیا اور پاس کچھ بھی نہ رکھا
اسی طرح امام حسین نے بھی کبھی جمع کر کے آپ نے پاس کچھ نہ رکھا سب فقراء و
مساکین میں تقسیم فرماتے رہے
نبی کریم علیہ السلام نماز کے مصلی' امامت پر تشریف لائے تو فوراً واپس کاشانہ
نبوت میں تشریف لے گئے۔
صحابہ کرام نے عرض کیا حضور اس خلاف معمول واقعہ کی وجہ کیا
فرمایا! بیت نبوت میں کچھ دراہم پڑے ہوئے تھے میں نے ان کو خیرات کے

بغیر نماز پڑھانا مناسب نہ سمجھا

حضراتِ گرامی اس گھرانہ کی فاقہ کشی اور ناداری اختیاری کا عالم تو یہ تھا کہ

کھانا جو دیکھو جو کی روٹی ان چھنا آٹا موٹی روٹی

وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم

تو میرا آقا حسین    اسی نانا سے تربیت یافتہ تھا

مال و دولت پاس کیسے رکھتا؟

تو مال کی قربانی جب ہوتی جب مال پاس ہوتا

## وَالثَّمَرَات

فرمایا کہ    وَالثَّمَرَات

پھلوں میں نقصان کا پیپر

ایک عمدہ پھل

ایک نفیس پھل

جو اپنی پوری جوانی میں تھا

ہم شکل پیغمبر تھا

نام اس کا علی اکبر تھا

اس بے مثال' لاجواب نہایت شیریں پھل کو بھی راہ خدا میں قربان کر کے یہ پیپر بھی حل فرمایا

لوگ سوچا کرتے ہیں

یہ ہمارا جوان بیٹا ہے

ہمارے بڑھاپے کا سہارا ہے

ہماری امیدوں کا مرکز ہے

شالا کہیں اسے گرم ہوا بھی نہ چھوئے



مگر تپتے ہوئے سرخ زروں میں صحرا کربلا میں حضرت علی اکبرؑ کو بھیج دیا اور کہا بار الٰہی! میں نے یہ پیپر بھی حل کر لیا ہے تیرا شکر ہے میرے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی

## تمام بال سفید ہو گئے

تاریخ ابن عساکر والے لکھتے ہیں کہ

جب علی اکبر کی آواز آئی    یا ابتاہ ادرکنی    ابا جان میری امداد کیجئے

تو آپ خیمہ سے نکلے داڑھی مبارک کے تمام بال سیاہ تھے مگر جب بیٹے کی لاش مبارکہ کو خیمہ میں لا کر رکھا تو سب بیبیوں نے دیکھا کہ تمام بال سفید ہو گئے

سکینہ کہتی ہیں پھپھی جی میرے بابا تو ابھی جوان تھے ابھی بوڑھے ہو گئے؟

## بوڑھے باپ اور جوان لاشہ

حضراتِ گرامی ہمارے معاشرے کا دستور ہے کبھی کسی بوڑھے باپ کو جوان بیٹے کی لاش اٹھانے نہیں دیتے

اس جوان لاش کو    دادا اٹھائے

اس جوان لاش کو    چچا اٹھائے

اس جوان لاش کو    کوئی رشتہ دار اٹھائے

مگر علی اکبر کی لاش اٹھانے کو نہ دادا موجود نہ چچا موجود نہ کوئی رشتہ دار موجود فرمایا میں خود اٹھاؤں گا تا کہ امتحان میں کسی قسم کا سقم نہ رہ جائے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

میری جب یہ آزمائش ہے تو اس میں پورا پورا اتروں گا

## جان کا پیپر

وَالْاَنْفُسِ

جان کی قربانی

اب امام حسین ؑ نے جان کی قربانی پیش کرنے کا ارادہ فرماتے ہوئے ہتھیار لگائے اور سب خیموں والوں سے فرداً فرداً ملنا شروع کیا اور فرمایا

الوداع لوداع آلِ پیغمبر الوداع

## الوداعی سلام

آلوداع الوداع اولاد مضطر الوداع

فرمایا ہمشیرہ زینب میری بچی کو بلا

پھر گلے لگ کر سکینہ سے کہا

اے میری مظلوم دختر الوداع

میری بچی۔ والدین بچوں اور بچیوں کو بڑی آسائشیں دیکر دنیا سے جاتے ہیں مگر میں جب سوچتا ہوں کہ میں نے تمہیں کیا دیا ہے

کربلا کی بے وطنی مسافری — دشمنوں کا نرغہ

علی اکبر کی ہڈیاں — علی اصغر کا لاشہ

جسم پر دو کپڑے — مدینہ سے دوری

تو میرے دل پر آریاں چلتی ہیں

آ میرے سینے سے لگ جا

پھر گلے لگ کر سکینہ سے کہا

اے میری مظلوم دختر الوداع

پھر حضرت امام زین العالدین ؑ کو سینے سے چمٹا لیا اور فرمایا

پھر گلے چمٹا کے عابد سے کہا

اے میرے مظلوم دلبر الوداع

## امام زین العابدین کا اجازت مانگنا

حضرت امام زین العابدین عرض کرتے ہیں بابا مجھے بھی شہادت کی اجازت



دیجئے۔

کل نانا جان کے سامنے

اکبر — سرخرو ہو جائیں گے

قاسم — سرخرو ہو جائیں گے

اصغر — سرخرو ہو جائیں گے

عون ومحمد — سرخرو ہو جائیں گے

عباس — سرخرو ہو جائیں گے

اور نانا جان ان سب کو شفقت کی نگاہ سے ملاحظہ فرمائیں گے تو میں اگر شہادت سے سرخرو نہ ہوا تو مجھ پر نظر شفقت نہ ہوگی تو میں کیا کروں گا

اور اگر میرے جد امجد مولائے کائنات ؑ اور دادی محترمہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے مجھ سے پوچھ لیا بیٹا

جب تمام افرادِ اہل بیت کرام وآلِ اطہار شہید ہو گئے اور تو شہید نہ ہوا تو میں کیا جواب دوں گا

## میرے امام نے جواب لاجواب دیا

میرے امام علی مقام ؑ نے جواب لاجواب ارشاد فرمایا

فرمایا: بیٹا زین العابدین تجھے میں نے خود بقاء نسل حسینی کے لئے شہادت کی اجازت نہیں دی اور جا میں تیرے لئے دعا کرتا ہوں تجھ سے میری اولاد آگے چلے اور پھلے پھولے گی کیا تو نہیں چاہتا کہ نسل حسینی آگے چلے

## میں نے عالم تصور میں سوال کیا

حضراتِ گرامی!

میں نے عالم تصور میں عرض کیا آقا حسین ؑ آپ کے تین شہزادے ہیں

علی اصغر — علی اکبر — علی زین العابدین

تو آپ نے جو دعا بقاءِ نسل حسینی کیلئے کی ہے وہ اکبر کیلئے کرتے جو شبیہ مصطفیٰ تھے

یہی دعا آپ اصغر کیلئے کرتے جو ابھی شیر خوار تھا کہ

یہ پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

## امام کا جواب آیا

جواب امام آیا

علی اکبر کی ماں کا نام ہے اُمِ لیلیٰ اور اس کا نکاح میرے ساتھ میرے ابا حضور علی المرتضیٰ نے پڑھایا

علی اصغر کی ماں کا نام ہے اُمِ رباب اور اس کا نکاح میرے ساتھ ایک صحابی نے پڑھایا مگر زین العابدین کی ماں کا نام ہے شہر بانو

جب یہ مالِ غنیمت میں آئی تو حضرت عمر نے میٹنگ بلائی اور یہ سوال کیا

نوشیرواں کی اس پوتی ایران کی اس شہزادی کا نکاح کس سے کیا جائے

کسی نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیونکہ وہ خلیفہ کا شہزادہ ہے

کسی نے کہا ابن ابوبکر سے کیونکہ وہ سب سے افضل صحابی کا جگر گوشہ ہے

مختلف آراء سننے کے بعد حضرت عمر نے فرمایا

## تجھ سے جو سیّد ہوں گے

سنو لوگو!

یہ شہر بانو ہے ایران کی شہزادی اور حسین ہے مدینہ کا شہزادہ

لہٰذا اس مجلس میں میں اس شہزادی کو اس شہزادے کے نکاح میں دیتا ہوں

تو میں نے زین العابدین کیلئے دعا کر کے اس لئے بقاءِ نسل حسینی کیلئے چھوڑا ہے

کہ امت کا اختلاف مٹ سکے



کیونکہ جو سیّد امام زین العابدین کی نسل سے پیدا ہوں ہو گے وہ نا تو علی کے منکر ہوں گے نا ہی عمر کے

جب وہ نکاح کی طرف دیکھیں گے تو عمر نظر آئے گا
جب وہ نسب کی طرف دیکھیں گے تو علی نظر آئے گا

## جمعہ کا دن خطبہ نماز کا اہتمام

حضرت امام حسین سب افراد خاندان سے ملے کہ اچانک آنسو آنکھوں سے بارش کی طرح رواں ہو گئے

ہمشیرہ پوچھتی ہیں اے میرے بھائی
تو تو صبر کا کوہ گراں ہے
تو وعزم بالجزم کا بلند پہاڑ ہے
تو اب رونے کی وجہ کیا ہے؟

## میں نے کبھی جمعہ قضا نہ کیا تھا

فرمایا ہمشیرہ
آج بھلا دن کون سا ہے عرض کیا جمعہ کا
فرمایا اس بات نے رلا دیا

سورۃ جمعہ میرے نانا جان کے گھر میں نازل ہوئی اور میں نے اپنی ہوش میں کبھی کوئی جمعہ و خطبہ جمعہ قضا نہ کیا مگر آج

اگر خطبہ کا ارادہ کرتا ہوں تو سامعین نہیں ملتے
اگر خطبہ پڑھنے کیلئے دیکھتا ہوں تو تو منبر نہیں ملتا
اگر نماز جمعہ ادا کرنا چاہتا ہوں تو مقتدی نہیں ملتے

## ہم اس کا اہتمام کیے دیتے ہیں

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی جان گھبرائیں مت

میں تمام پردہ دار خواتین کو ایک خیمہ میں جمع کر لیتی ہوں یہ سب سامعین بن جائیں گے

پہلے خطبہ مدینہ میں دیتا تھا — اب وہ خطبہ کربلا میں دے
پہلے خطبہ منبر پر دیتا تھا — اب اونٹ کی کہان پر دے
پہلے خطبہ صحابہ کو دیتا تھا — اب ہم پردہ نشین آلِ مصطفیٰ کو دے
پہلے خطبہ مختلف موضوعات پر دیتا تھا — اب اپنی شہادت کے موضوع پر دے

اے امام تو خطبہ دے کر اپنے خطبے کا شوق پورا کر
ہم تیرا خطبہ سن کر تیرے دیدار کا ذوق پورا کرتے ہیں
امام عالی مقام نے فرمایا مجھے منظور ہے

## امام حسین کا خیمہ میں خطبہ شہادت

حضراتِ گرامی امام حسین نے خطبہ شہادت شروع فرمایا اور اس میں اپنی ہمشیرہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

اے میری پاک ہمشیرہ! مجھے یہ مسئلہ بتا کہ اگر کوئی کہے کہ میں علی کی شہزادی سے قرآن سننا چاہتا ہوں تو اسے تیرا قرآن سنانا جائز ہے جبکہ قرآن تو ہر مسلمان مرد و عورت کو پڑھنا جائز ہے۔

اور کیا تو اذان دے سکتی ہے اور جماعت کروا سکتی ہے؟
عرض کیا ہرگز نہیں
اگر میں بلند آواز سے قرآن پڑھوں
اگر میں بلند آواز سے اذان پڑھوں
اگر میں بلند آواز سے نماز پڑھاؤں
تو میری آواز کی بے پردگی ہوگی کیونکہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے اور میں اس خانوادہ اہل بیت سے تعلق رکھتی ہوں جن کے گھر پردہ کی آیات نازل ہوئیں



فرمایا شاباش۔ اے باب مدینۃ العلم کی بیٹی تجھ سے مجھے یہی توقع تھی تو اب بتا اگر تو اونچی آواز سے اذان تلاوت اور نماز نہیں پڑھ سکتی تو بلند آوز سے ہائے وائے کیسے کر سکتی ہے

خبر دار میرے بعد اس قسم کی کوئی چیز معرضِ وجود میں نہ آئے اور میرے اہل خانہ کی کسی قسم کی آواز زبانوں سے نہ نکلے کیونکہ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

امام حسین اپنی شہادت کا خطبہ اپنے اہل خانہ کو ارشاد فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دیکھنا

میری شہادت کے بعد بڑے تو رہے بڑے کسی چھوٹے بچے یا بچی کی بھی آواز منہ سے نہ نکلنے پائے کیونکہ ہم صابر ہیں اور خوشخبری صابروں کے لئے ہے

## زین العابدین کیلئے حکم

سیّدہ زینب عرض کرتی ہیں کہ

ہم جو خواتین ہیں کچھ بچیاں ہیں ان کے لئے تو یہی حکم ہے مگر زین العابدین تو مرد ہے کیا وہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے؟

## تمہارے لئے قرآن زین العابدین کیلئے حدیث

فرمایا ہمشیرہ تمہارے لئے قرآن پڑھ کر سنایا ہے

زین العابدین کے لئے نانا جان کی حدیث سناتا ہوں میرے نانا جان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (بخاری مسلم مشکوۃ شریف)

وہ ہم میں سے نہیں ہے جو چہروں پر پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کہے

پردہ نشینوں کے لئے قرآن

زین العابدین کے لئے حدیث

خوب غور سے سن لو

میری شہادت کو قصہ کہانی بنا کر نہ پیش کرنا

میری شہادت کو داستانیں بنا کر نہ پیش کرنا

میرے شہادت کو بے صبری کا رنگ نہ دینا

تا کہ تاریخ یہ نہ لکھے

حسین ڈول گیا

حسین بے بس ہو گیا

حسین نے دامن صبر چھوڑ دیا

نہیں ہرگز نہیں بلکہ یوں بتانا یہ وہ حسین تھا کہ

جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا وہ حسین

جس نے اپنے خون سے ملت کو دھویا وہ حسین

جس نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا وہ حسین

جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسین

مرتبہ اسلام کا جس نے دوبالا کر دیا

خون نے جس کے دو عالم میں اجالا کر دیا

جو کہ سازِ غم کو سانچے میں خوشی کے ڈھال کر

مسکرایا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

## سیّدِ مظلوم کی رَن میں سواری آ گئی

امام عالی مقام یہ خطبہ ارشاد فرما کر سب سے فرداً فرداً مل کر اپنے مرکب پر سوار ہونے لگے تو آپ کی سواری رک گئی



آپ اپنے مرکب کو ایڑھ لگاتے ہیں مرکب آگے نہیں چلتا

فرمایا اے عربی سواری

اے باوفا سواری

میں مانتا ہوں کہ تو اب لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک چکی ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب میرے جانے کے بعد تجھ پر کوئی سوار نہ ہوگا

سواری آبدیدہ ہو گئی کبھی اوپر دیکھتی ہے کبھی نیچے

## مرکب اور سیّدہ سکینہ

امام حسین ؓ نے اوپر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا لیکن جب نیچے دیکھا تو کلیجہ پھٹ گیا کہ

سواری کی اگلی ٹانگوں سے سیّدہ سکینہ چمٹی ہوئی ہیں اور رو رو کے کہہ رہی ہیں اے مرکب

تو میرے بھائی اکبر کو لے گیا وہ اب تک واپس نہیں آیا

تو میرے چچا عباس کو لے گیا وہ اب تک واپس نہیں آیا

تو میرے قاسم کو لے گیا وہ اب تک واپس نہیں آیا

تو میرے عون و محمد کو لے گیا وہ اب تک واپس نہیں آئے

اب میرے ابا جان کو بھی لیجا رہا ہے اگر یہ بھی واپس نہ آئے

تو میں کس کو ابا ابا جی کہا کروں گی؟ کس کو باپ کہہ کر پکارا کروں گی؟

میں کس کے سینے پہ لپٹ کر محبت کیا کروں گی

تو یہ دیکھ کر کہ دل شہ دین کا پھٹ گیا

مرکب سے اپنے کود پڑے شاہ کربلا

بولے تیری یتیمی پہ شبیر ہو فدا

کوئی کہے یتیم تو مت مانیو برا

تو چھ سال کی اس سب سے چھوٹی معصوم بیٹی نے جب پہلی مرتبہ لفظ یتیم سنا تو
تو ہاتھ باندھ کر عرض کیا

ننھے سے ہاتھ جوڑ کے کہنے لگی یہ تشنہ کام
بتلایئے مجھے کہ یتیمی ہے کس کا نام

روکے فرمایا
بیٹی نا پوچھ مجھ سے یہ قصہ عظیم ہے
دنیا سے جائے باپ تو بچہ یتیم ہے

## جاتا ہوں بخشوانے میں امت رسول کی

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی معصوم شہزادی سے سوال کرتے ہیں کہ
میری بیٹی میں تو جارہا ہوں تو اور تو نے میری راہ روک لی ہے تو کیوں؟
کیوں راہ روکی آن کر کے مجھ ملول کی
عرض کیا ابا جان آپ کدھر جارہے ہو تو فرمایا
جاتا ہوں بخشوانے میں امت رسول کی
بیٹی
خوف کا پیپر میں نے بآسانی حل کرلیا
بھوک اور پیاس کا پیپر میں نے بخوبی حل کرلیا
نقص من الاموال کا پیپر مکمل ہوگیا
والثمرات کا پرچہ بھی حل ہوگیا
اور اب میں والانفس یعنی جانی نقصان کا پیپر دینے جارہا ہوں
اور جب یہ پیپر بھی حل ہوجائے گا تو میری آزمائش مکمل ہوجائے گی
اور قیامت تک لوگ کہتے رہیں گے کہ

میدان کربلا میں ہوا کارساز کون
تیغوں کے سائے میں ہے عبادت گزار کون



مسجد کی ہر دیوار سے آئے گی یہ صدا
دیتے نہ سر حسین تو پڑھتا نماز کون

بیٹی میں نانا جان سے کیا ہوا وہ پورا کرنے جارہا ہوں
میں لوگوں کو احیاء نظام مصطفیٰ اور تحفظ مقام مصطفیٰ کا شعور دینے جارہا ہوں
میں یہ بتانے جارہا ہوں کہ کسی فاجر فاسق تارک الصلوۃ زانی شرابی حکمران کی
بیعت نہ کرنا
میری طرح صبر و رضا اختیار کر کے حسینیوں کی صف میں داخل ہو جاتا تو پھر
تمہیں بھی آواز قدرت آئے گی

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي

اور یہ خوشخبری موصول ہوگی کہ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

ماہ صفر کا پہلا خطبہ

# عظمتِ اولیاءِ کاملین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گردانند زراہ
کیمیا پیدا کن از مشتے گلے
بوسہ زن برآستان کاملے
پیر کامل صورت ظل الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

## تلاوت کردہ آیت سے قبل

حضراتِ گرامی!



آج کے خطبہ کا موضوع ہے عظمت اولیاءِ کاملین علیہم الرحمت' تلاوت کردہ آیت سے قبل ایک ضروری بات بطور مقدمہ تقریر تمہیداً عرض کرنا چاہتا ہوں

## بطور تمہید ایک بات ضروری

توجہ کیجئے کہ ہر والدین اپنی اولاد کو وقتاً فوقتاً اچھی نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ بیٹا نیک بنو' نمازیں پڑھو' اچھے کام کرو اور ان دوستوں سے دوستی رکھو جو تمہیں برائی سے بچائیں اور نیکی کی طرف لے جائیں۔

اگر تمہاری سوسائٹی اچھی ہوگی تو تمہیں بھی لوگ اچھا سمجھیں گے اور ایک دن تم واقعۃً اچھے بن جاؤ گے

اسی مقصد کیلئے لوگ اپنی اولادوں کو بزرگوں کے پاس لاتے لے جاتے اور پھر ان کے دست حق پرست پر بیعت کرواتے ہیں کہ ان بزرگوں کی صحبت کی برکت سے ہمارے بچے بھی ان جیسے اگرچہ نہیں ہوسکتے مگر کچھ نہ کچھ اثر تو آئے گا۔

## مٹی سے گلاب کی خوشبو

آپ غور فرمائیں
یہ مٹی جس کو ہم پیروں تلے روندتے رہتے ہیں
کبھی جوتی کا گند اسی مٹی سے صاف کرتے ہیں
اس پر سے گاڑیاں موٹریں اپنا گند اچھالتے ہوئے گزرتی رہتی ہیں
اس کی ہم کوئی حیثیت نہیں سمجھتے

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے ایک دن کہیں سے مٹی ہاتھ میں لی اس سے خوشبو محسوس ہوئی تو ناک کے قریب کیا تو گلاب کی خوشبو آرہی تھی
شیخ نے مٹی سے پوچھا کہ
تو مٹی اور تجھ سے یہ خوشبو اور خوشبو بھی عام نہیں بلکہ عمدہ اعلیٰ بھینی بھینی پیاری پیاری اور یہ گلاب کی خوشبو

مٹی نے کہا شیخ

میں اپنی حقیقت کو جانتی ہوں

مجھے بھی معلوم ہے کہ میں ایک حقیر سی مٹی ہوں مگر

بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن روز چند باگل نشستم

مٹی نے کہا میں وہی ناچیز مٹی ہوں لیکن یہ خوشبو مجھ سے اس لئے آ رہی ہے کہ میں چند دن گلاب کی صحبت میں رہی ہوں

## کیا ولی فیض نہیں دیتے

گلاب نے اپنی صحبت میں رکھ کر حقیر سی مٹی کو اپنی صحبت کا فیض بطور خوشبو عطا کر دیا

تو جو حقیر اور گنہگار اولیاء کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

جو گنہگار داتا علی ہجویری کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

جو گنگار خواجہ اجمیری کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

جو گنہگار مجدد الف ثانی کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

جو گنہگار سرکار لاثانی علی پوری کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

جو گنہگار محدث اعظم کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

جو گنہگار امام خطابت کی صحبت میں رہے — کیا وہ فیض نہ پائے گا

## اپنے مرشدین سے فیض ملتا ہے

یقیناً پائے گا

جن کی ایک نگاہ سے لاکھوں ہندو مسلمان ہو گئے اس خواجہ ہند الولی نے یہ فیض کس سے لیا اپنے مرشد گرامی حضرت خواجہ عثمان ہاروَنی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے

جس مجدد الف ثانی نے ایوان شرک میں زلزلے برپا کیے اس شیخ مجدد نے یہ



فیض کس سے لیا

اپنے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے

ہر ولی نے جو کچھ حاصل کیا اپنے مرشد گرامی کے فیض صحبت اور دوستی سے حاصل کیا

رومی کہتے ہیں

کیمیا پیدا کن از مشتے گلے
بوسہ زن برآستان کاملے

## حضرت خواجہ باقی باللہ اور نان بائی

ایک دن حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ مرشد گرامی ہیں امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑی موج میں فرمایا آج جو ہمارے مہمانوں کو لنگر کھلائے گا منہ مانگی مراد پائے گا

نان بائی نے فوراً کھانا تیار کر کے مہمانوں کے سامنے رکھ دیا اور انہوں نے خوب سیر ہو کر کھالیا

اب حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا بولو کیا چاہیے؟

عرض کیا حضور مجھے بھی باقی باللہ بنا دیا جائے

فرمایا ایسا نہ کر تجھ سے برداشت نہ ہو گا

اس نے کہا کہ حضور آپ کا وعدہ تھا منہ مانگی مراد دینے کا

فرمایا ٹھیک ہے

کمرے کے اندر لے گئے توجہ فرمائی اور باہر لے آئے

جب کمرے میں گئے تھے تو حضرت خواجہ اور نان بائی کی شناخت موجود تھی

مگر جب باہر آئے تو کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ خواجہ صاحب کون ہیں اور نان بائی کون ہے؟

صرف خواجہ صاحب باہوش تھے اور نان بائی بیہوشی سے لڑکھڑا رہا تھا آخر کچھ دن کے بعد وصال کر گیا

## کیا یہ فیضِ صحبت نہ تھا

تو حضرات! کیا یہ فیضِ صحبت نہ تھا کہ نان بائی کو باقی باللہ بنا دیا گیا

درِ فیض حق بند جب تھا نہ اب کچھ
فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ
یہ اللہ والے ہیں دیتے ہیں سب کچھ
مگر ان سے چاہیے لینے کا ڈھب کچھ

## آیت کریمہ کا ترجمہ اور فلسفہ

حضراتِ گرامی!

جس آیت کریمہ کو فقیر نے عنوان خطاب بنایا ہے اس میں یہی فلسفہ بیان کیا گیا ہے کہ

اگر تم گنہگار ہو
اگر تم بدکار ہو
اگر تم سیہ کار ہو
اگر تم غافل ہو

تو اولیائے کاملین کی صحبت تلاش کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اولیائے کاملین کے ساتھ ہے کیونکہ وہ ان کا ولی ہے ارشاد فرمایا کہ

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

اللہ ایمان والوں کا ولی (دوست) ہے

اور جو اس سے دوستی کر لے تو

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)



وہ اپنے دوستوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال دیتا ہے

جو اس کے ساتھ دوستی کر لے

چور ہو — قطب بن جاتا ہے
غیر ہو — اپنا بن جاتا ہے
ادنیٰ ہو — اعلیٰ بن جاتا ہے
گدا ہو — بادشاہ بن جاتا ہے
غلام ہو — امام بن جاتا ہے
یہ کسی مولوی کی دوستی — نہیں ہے
یہ کسی جاگیردار کی دوستی — نہیں ہے
یہ لین لارڈ کی دوستی — نہیں ہے

بلکہ یہ اس کی دوستی ہے کہ جس کی شان یہ ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(پ۲۹ سورۃ الملک آیت ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

تو پھر جب وہ ہر چاہت پر قادرِ مطلق ہے تو

اپنے دوستوں کو ولی بنانے پر — قادر نہیں
اپنے دوستوں کو قطب بنانے پر — قادر نہیں
اپنے دوستوں کو ابدال بنانے پر — قادر نہیں
اپنے دوستوں کو اوتاد بنانے پر — قادر نہیں
گنہگار کو سرکار بنانے پر — قادر نہیں
سیہ کار کو سردار بنانے پر — قادر نہیں

اور جب گلاب کا پھول اپنی دوستی کرنے والی مٹی کو خوشبو دے سکتا ہے تو وہ علی کل شیء قدیر اپنے سے دوستی کرنے والے حقیر پر تقصیر کو ولایت و قطبیت اور اپنی

نورانیت سے کچھ حصہ عطا نہیں فرما سکتا اور ایسا نہیں ہے معاذ اللہ تو پھر دوستی کس کام کی اور اس کا کیا فائدہ۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

دوست وہ ہوتا ہے جو پریشانی و درماندگی مفلسی میں دوست کا ہاتھ پکڑ کر دستگیری کرے تو اللہ اولیائے کاملین کا دوست ہے لہٰذا یہ جب پریشان ہوں تو وہ دستگیری فرماتا ہے

## آپ نے دیکھا ہوگا

آپ نے دیکھا ہوگا

مرد درویش ولی اپنے مقام پر بیٹھا ہے ایک آدمی آیا اور عرض کیا

حضور بچہ کئی دن سے بیمار ہے صحت نہیں ہو رہی

اب وہ درویش پریشان ہوا تو قدرت خداوندی نے دستگیری کی بچہ وہیں تندرست ہو گیا ایک اور آ گیا اور کہا

حضور مالی طور پر پریشان ہوں دعا کیجئے

اللہ کے دوست نے ہاتھ بارگاہ خداوندی میں اٹھا دیے اور ہاتف غیبی سے آواز آئی

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَا

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے (مشکوٰۃ شریف باب الکرامات)

لَایَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ (مشکوٰۃ شریف باب الکرامات)

میرے دوستوں کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا

میں ان کا ولی ہوں



جب یہ ہاتھ اٹھا دیں تو میں خالی نہیں لوٹاتا

اور جب یہ پریشان ہوں تو میں ان کی پریشانی برداشت نہیں کرتا

بندے ربدے دعا کر کے تقدیر بدل دیندے
ایہہ لوح وقلم والی تحریر بدل دیندے

## ضرورت اس امر کی ہے

حضرات!

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے دوستوں سے دوستی کر لو علامہ اقبال کہتے ہیں

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

## حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمۃ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ وقت تھے شاہی محلات میں رہا کرتے تھے مخملی بستروں پر آرام کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک دورہ پر گئے تو محلات کی صفائی کرنے والی بھنگن نے بستر جھاڑا صاف کیا تو جی میں آیا کہ ذرا دیکھوں تو سہی اس بستر پر لیٹ کر کیسا سکون و راحت ملتی ہے

وہ بادشاہ کے شاہی بستر پر لیٹ گئی ابھی چند لمحے لیٹی تھی کہ آپ آ گئے اور اس کی دروں سے خوب پٹائی کی۔

اس نے مار کھاتے کھاتے ہنسنا شروع کر دیا اور پھر رونے لگی

بادشاہ نے پوچھا

تیرے ہنسنے کی وجہ کیا ہے اور پھر تو روئی کیوں ہے؟

اس نے عرض کیا

بادشاہ سلامت ہنسنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے چند لمحات اس بستر پر گزارے ہیں
تو اس مار پیٹ کی نذر ہو گئی اور تھوڑی سی تکلیف اٹھا کر پھر بچ گئی۔
روتی اس لئے ہوں کہ جس بادشاہ نے ساری عمر اس نرم و نازک بستر پر گزار دی
ہے کل قیامت کے میدان میں بادشاہ حقیقی سے اسے کتنی مار پیٹ پڑے گی۔ اے
بادشاہ سلامت

دو گھڑیاں میں ستی ناہیں اینی آفت آئی
کی ہووے گا اس دے نالے جہنے ساری عمر لنگھائی

## دل کی دنیا بدل گئی

حضرات بادشاہ عالم تحیر میں تھا کہ رات کو سویا
چھت پر کسی کے دوڑنے کی آواز آئی اور یوں معلوم ہوا کہ کوئی شخص اونٹ
دوڑانے لیجا رہا ہے آواز دے کر کہا
آدھی رات کے وقت تم کون ہو شاہی محلات کی چھتوں سے اونٹ گزار کر چوری
لیجانے والے
آواز آئی
ابراہیم۔ کبھی اونٹوں کو بھی چھتوں سے گزارا جاتا ہے؟
کہا نہیں
تو آواز آئی جس طرح اونٹ چھتوں سے نہیں گزرتے اس طرح اللہ بھی ان
محلات میں نہیں ملتا

## ساری حکومت شہزادے کے حوالے کر دی

دل کی دنیا بدل گئی
مادیت گئی روحانیت آ گئی
اندھیرا گیا نور آ گیا



صبح ساری سلطنت اپنے شہزادے کے حوالے کی اور خود دریائے دجلہ کے
کنارے مصلیٰ بچھا کر عبادت میں مصروف ہو گئے اور واپس نہ لوٹے
اللہ کو دوست بنا لیا تو

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
(پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے
ایک طویل عرصہ کے بعد شہزادہ آیا اور عرض کیا ابا جان
آپ کے پاس جو حکومت تھی وہ اچھی تھی یا یہ زندگی اچھی ہے
فرمایا وہ تیری حکومت ہے یہ میری حکومت ہے
اور میری یہ حکومت تیری اس حکومت سے بہت درجے اچھی ہے
کہا وہ کس طرح؟
آپ نے ایک سونے کی سوئی دریا میں پھینکی اور فرمایا بیٹے یہ میری سوئی اس دریا
کی مچھلیوں سے تو واپس لے سکتا ہے؟
عرض کیا نہیں
فرمایا پھر اب دیکھ تماشہ
حکم فرمایا! اے دریا کی مچھلیو میری سوئی واپس کرو۔
تمام مچھلیاں اپنے منہ میں ایک ایک سوئی لئے ہوئے حاضر ہو گئیں
فرمایا___ میں نے اپنی سوئی کا فرمایا ہے
تمام واپس دریا میں چلی گئیں اور ایک مچھلی وہی سوئی جو آپ نے پھینکی تھی منہ
میں لے کر حاضر ہو گئی
فرمایا بیٹا بتا
تیری حکومت اچھی ہے یا میری حکومت
بیٹا جو اللہ کا دوست ہو جاتا ہے تو اللہ اسے اپنی قدرت سے یونہی فیض عطا فرماتا

ہے کہ وہ اس کی مخلوق میں سے جس سے چاہیں کام لیں

جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیا کے واسطے
سب جہاں تیرے لیے اور تو خدا کے واسطے

## ولی سونا بناتے ہی نہیں خود سونا بن چکے ہوتے ہیں

حضراتِ گرامی!

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ولی سونا بناتے ہیں اسی قسم کا ایک شخص حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حامل علم لدنی حضرت الحاج مولانا یوسف علی نگینہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا

''حضرت میں نے سنا ہے کہ ولی سونا بناتے ہیں''

یہ تینوں حضرات چائے نوش فرما رہے تھے تو حاجی صاحب نے فرمایا

خاں صاحب تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

اس نے کہا میرے ہاتھ میں چائے کا کپ ہے

فرمایا خان صاحب اب غور سے دیکھو تو کیا ہے؟

اب دیکھا تو وہ کپ سونے کا بن چکا تھا

فرمایا یہ تو میں نے تیرے یقین کیلئے کیا ہے ورنہ ولی سونا بناتے ہی نہیں بلکہ وہ خود انواراتِ الٰہیہ سے سونا بن چکے ہوتے ہیں

خان صاحب آپ کو اب یقین تو ہو گیا ہو گا مگر یہ نہ سمجھ لینا کہ میں سونا بناتا ہوں میں تو وہی یوسف ہوں اللہ کا ایک عام گنہگار بندہ

فرمایا: اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

(پ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)



اللہ والی ہے مومنوں کا ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے

اللہ تعالیٰ کے انوارات کی تجلیات ان کو ڈھانپ لیتی ہیں

اللہ تعالیٰ کی دوستی سے انہیں قدرت سے حصہ بطور کرامات کے ملتا ہے

دوست تو کسی مولوی کا ہو تو محروم نہیں رہتا

تو جو دوست ہو احکم الحاکمین کا
جو دوست ہو علیٰ کل شیء قدیر کا
جو دوست ہو خالق کائنات کا
جو دوست ہو مالک کائنات کا

وہ کیوں اس کے فیض سے محروم رہے گا اور اس کی عزت افزائی کیلئے اسے کرامات کیوں نہ عطا کی جائیں گی

## اصحاب کہف کا کتا جنتی ہے

ولیوں کی صحبت میں بیٹھنے والا تو کتا بھی جنتی ہے

اس کا ذکر قرآن میں آیا
اللہ نے نازل فرمایا
جبریل نوری ہاتھوں سے لے کر آیا
پیارے مصطفیٰ نے اسے تلاوت فرمایا

یہ اولیاء کی صحبت کا فیض تھا کہ

سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت مردم شد

اور وہ آج بھی اس غار کے منہ پر ہاتھ پھیلائے بیٹھ کر بڑے بڑے علمدار لوگوں کو سبق دے رہا ہے کہ اگر اولیاء سے کچھ لینا ہے تو میر طرح دامن پھیلا کر ان کے دو دولت پر بیٹھ جاؤ

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۔ (پ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۱۸)

اوران کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کی چوکھٹ پر

## مقام اصحاب کہف

اوران اصحاب کہف کا مقام یہ ہے کہ وہ تو غار میں لیٹے ہیں اور اللہ فرماتا ہے۔

وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (پ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۱۸)

اورہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں

اب ذرا بتایئے کہ سورج بھی ان پر دھوپ نہیں کرتا جیسا کہ مفسرین نے تصریح فرمائی ہے بلکہ خود ارشاد باری قرآن کریم میں موجود ہے کہ

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ط (پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۱۷)

اوراے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف سے بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

## اللہ کا سورج کو حکم ہے

حضرات محترم!

سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اصحاب کہف کی دائیں سائیڈ بچاتے ہوئے چلتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان کی بائیں سائیڈ کو دھوپ سے بچاتا ہوا چلا جاتا ہے۔

سورج کو حکم ہے کہ اصحاب کہف میرے ہیں اور میں ان کا ہوں لہٰذا ان پر دھوپ نہ آنے پائے اب سورج کا مقررہ راستوں سے چلنا تقدیر ہے



## اظہار عظمت اولیاء کیلئے تقدیر بدلتی ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

(پ۲۳ سورۃ یٰسین آیت ۳۸)

اورسورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کیلئے یہ تقدیر ہے عزیز وعلیم کی

سورج کا اپنے مقررہ راستہ پر چلنا ہے تقدیر

اور جب سورج اصحاب کہف پر سے گزرتا ہے تو رستہ بدلتا ہے

تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی عزت وعظمت کے اظہار کیلئے تقدیریں بدل دیتا ہے

توجب یہ آرام فرما ہوں تو اللہ تقدیر بدل دے

توجب یہ دست بدعا ہوں تو اللہ تقدیر کیوں نہ بدلے

دعائے مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

جو ہو ذوق یقیں پیدا ٹوٹ جاتی ہیں زنجیریں

فرمایا کہ

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

(پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

اللہ ایمان والوں کا ولی ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے

## ولی کے کئی معانی ہیں

محترم سامعین!

ولی کے متعدد معانی ہیں

ولی کا معنی قریب

ولی کا معنی مددگار

ولی کا معنی محافظ

ولی کا معنی وارث

ولی کا معنی محبّ

ولی کا معنی محبوب

تو اب ترجمہ یوں ہوا

اللہ مومنین کا ولی ہے یعنی

اللہ مومنوں کے قریب ہے

اللہ مومنوں کا مددگار ہے

اللہ مومنوں کا محافظ ہے

اللہ مومنوں کا وارث ہے

اللہ مومنوں کا محبّ ہے

اللہ مومنوں کا محبوب ہے

## ترجمہ کیا ہوگا؟

سوال یہ ہے کہ اللہ ایمان والوں کا ولی ہے تو ایمان والے بھی تو اللہ کے ولی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ (پ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۶۲__۶۳)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۔ (پ۹ سورۃ الانفال آیت ۳۴)

اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں

تو اللہ ولی مومنوں کا



مومنین ولی اللہ کے

تو اب کیا ترجمہ ہوگا

## ترجمہ یہ ہوگا

اب ترجمہ یہ ہوگا

اللہ قریب مومنین کے

مومنین قریب اللہ کے

اللہ مددگار مومنوں کا

مومنین مددگار اللہ کے دین کے

اللہ محافظ مومنین کا

مومنین محافظ اللہ کے دین کے

اللہ وارث مومنین کا

مومنین وارث اللہ کے دین کے

اللہ محبّ مومنین کا

مومنین محبّ اللہ کے

اللہ محبوب مومنین کا

مومنین محبوب اللہ کے

مولانا رومی بول اٹھے کہ

اولیاء اللہ و اللہ اولیاء
ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

بندے تو سب اللہ کے ہیں مگر یہ خصوصیات اولیاء کاملین ہی کو حاصل ہیں اللہ تو سب کے قریب ہے مگر اس کے قریب صرف یہ اولیاء کاملین ہیں

اسی لئے اللہ تعالیٰ

کبھی ان کی زبان سے کلام فرما کر — ان کی عظمت اجاگر کرتا ہے
کبھی ان کے ہاتھ سے کرامات دکھا کر — ان کی عظمت اجاگر کرتا ہے
کبھی ہر چیز کو ان کا مطیع بنا کر — ان کی عظمت اجاگر کرتا ہے

کرتا سب کچھ خود ہی ہے
مگر ولی کی زبان سے
ولی کے ہاتھ سے
ولی کی آنکھ سے

پھر بظاہر زبان ولی کی ہلتی ہے مگر اس پر — کلام فرماتا ہے خدا
پھر بظاہر ہاتھ ولی کا ہلتا ہے مگر اس پر — فعل فرماتا ہے خدا
پھر بظاہر آنکھ ولی کی دیکھتی ہے مگر اس سے — ملاحظہ فرماتا ہے خدا

## حضور غوث اعظم کا ارشاد

جبھی تو غوث الاغواث غیث الاغیاث فرد الافراد حضور غوث اعظم جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ بَعْضِ کِتَابِہٖ یَا بْنَ اٰدَمَ أَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا أَنَـا اَقُـوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ اَطِعْنِیْ اَجْعَلُكَ تَقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ (فتوح الغیب مقالہ ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتاب میں ارشاد فرمایا اے میرے بندے میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے میری یہ شان ہے کہ میں شئی کو کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے تو میری اطاعت کر تو میں تجھے بنادوں گا کہ تو شی ء سے کہے گا ہو جا تو شی ء ہو جائے گی۔

میں شی ء کو کہوں گا — کن ہو جا
تو میری قدرت سے شی ء — فیکون ہو جائے گی



پھر میں تیری زبان سے کہلواؤں گا — کن ہو جا
تو تیری کرامت سے شی ء — فیکون ہو جائے گی
قدرت — میری
کرامت — تیری

کیونکہ میں تیرا ولی ہوں
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اللہ ایمان والوں کا ولی ہے
گویا مومنین اس کے مملوک
اور وہ ان کا مالک
تو غلام کا ہر کام آقا سے منسوب ہوا کرتا ہے
مملوک کا ہر فعل مالک کا فعل ہوا کرتا ہے
اولیاء اللہ کی تمام کرامات و کمالات در اصل ان کے مالک کے کمالات ہیں

اولیاء راہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ

اور

پیر کامل صورت ظل الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

## اللہ ایمان والوں کا محافظ ہے

حضراتِ گرامی!

اسی لئے فرمایا گیا کہ ولی کی زیارت خدا کی زیارت ہے اور ولی کی ایک لمحہ کی صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

عابد بے ریا کو تو شیطان گمراہ کرسکتا ہے مگر کسی ولی سے عقیدت ونسبت رکھنے
والے کو نہیں کیونکہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ایمان والوں کا محافظ ہے

اور شیطان نے روز اول ہی کہہ دیا تھا

لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۔

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۳۹ ـــ ۴۰)

میں ضرور ان کو گمراہ کروں گا مگر جو تیرے خاص بندے ہوں گے ان پر
میرا داؤ نہ چل سکے گا

اسی لئے تو شاعر نے کہا

بن مرشد کامل دے سالک کتے عشق دا راہ نہ مل بیٹھیں
اس راہ دے وچہ شیطان جیاں کئی ہور بلاواں ہندیاں نے

شیطان ہر قدم پر تجھے گمراہ کرنے کیلئے پر تول رہا ہے

اس کے بڑے روپ ہیں

اس کی بڑی شکلیں ہیں

اور یہ کسی کو گمراہ کرنے سے باز نہیں رہتا

اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸)

بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

اگر اس کے دجل وفریب سے بچنا ہے تو اولیاء کاملین کی بارگاہوں میں حاضر ہو
جاؤ اور ان کے پاک ہاتھوں میں ہاتھ دے کر گناہوں سے توبہ کرتے رہو تو تم محفوظ
ہو جاؤ گے کیونکہ جو ان کا محافظ ہے وہی تمہارا محافظ بن جائے گا۔

اور ان کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے



اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ایمان والوں کا محافظ ہے

## سو قتل کرنے والا جنت میں

بخاری ومسلم میں حدیث پاک موجود ہے کہ

ایک بنی اسرائیل کے آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا اور پھر اس کے دل
میں توبہ کا خیال پیدا ہوا اس نے کسی سے پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا
میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟

جواب دینے والا بھی کوئی خشک زاہد تھا کہنے لگا ننانوے قتل اور توبہ'' تو کبھی بھی بخشا
نہیں جاسکتا کیونکہ قتل تو کوئی ایک کرلے تو جہنمی ہے تو تو نے تو ننانوے قتل کیے ہیں

اس نے کہا کہ بخشش تو میری ہوگی نہیں میں سو پورے ہی کیوں نہ کردوں؟

ماری تلوار اور اس موٹی مچھلی کو بھی ٹھکانے لگا دیا مگر دل میں جو ایک چنگاری
پھوٹ چکی تھی کہ کسی طرح میری مغفرت کا بہانہ بن جائے اور مجھے معافی مل جائے تو
کسی اور آدمی سے پوچھا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میری بخشش ہوسکتی ہے؟

اس اہل اللہ نے کہا کیوں نہیں؟

وہ سامنے دیکھو اس بستی میں کچھ اللہ کے ولی رہتے ہیں اللہ اللہ کرتے ہیں ان
کے پاس حاضری دو ان کے ساتھ مل کر اللہ اللہ کرو توبہ کرو تو امید ہے تمہیں معافی مل
جائے گی

اللہ اللہ کا مزا مرشد کے میخانے میں ہے
دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

وہ چلا تو اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم فرمایا کہ اس کی روح قبض کرلو

اس کی روح قبض کرلی گئی اور وہ راستہ میں ہی دم توڑ گیا

فرشتے دونوں طرف کے لینے آگئے

جنت والے آئے کہ بندہ ہمارا ہے کیونکہ ولیوں کی طرف جا رہا تھا

جہنم والوں نے کہا بندہ ہمارا ہے سو قتل کر کے آ رہا تھا

جب ان کا جھگڑا باہم بڑھنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ ان کو میرا حکم سناؤ کہ جھگڑا نہ کرو بلکہ زمین ناپ لو

اگر وہ جگہ قریب ہے جہاں سے قتل کر کے چلا تھا تو جہنم والے لے جاؤ

اور اگر وہ جگہ قریب ہے جہاں میرے ولی رہتے ہیں تو جنت والے لے جاؤ

جگہ وہی قریب تھی جہاں سے قتل کر کے چلا تھا

مگر اللہ تعالیٰ نے زمین کو اکٹھا ہونے کا حکم دے دیا

جب جگہ ناپی گئی تو اس میں اس جگہ کو بھی شامل کیا گیا جو جان نکلتے نکلتے اس کی انگلیوں سے گھس گئی تھی تو ولیوں کی بستی قریب کر دی گئی اور وہ جنتی ہو گیا

سو بندوں کا قاتل جنتی کیوں؟

اس لئے کہ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ایمان والوں کا محافظ ہے

تو ان بستی والے ولیوں کا اللہ محافظ تھا وہ ان کی طرف اپنے قدموں سے چلا اللہ اس کا بھی محافظ ہو گیا

وہ تو چلا تھا ابھی پہنچا نہ تھا

اور ہم تو آستانہ عالیہ پر آئے بیٹھے ہیں ہماری بخشش کیوں نہ ہو گی

چنگلیاں چنگلیاں نال ساہڈا پیر ہے

اللہ دی سونہہ ساہڈا بیڑا پار ہے

## تمہیں مبارک ہو

مبارک ہو تمہیں



داتا صاحب کے دربار عالیہ پر حاضری دینے والو

خواجہ صاحب کے دربار عالیہ پر حاضری دینے والو

سرکارِ لاثانی کے دربار عالیہ پر حاضری دینے والو

اللہ کے ولیوں کے آستانوں پر حاضری دینے والو

اللہ فرماتا ہے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ایمان والوں کا وارث و محافظ و مددگار ہے

تو جو ان کے آستانوں پر آئیں گے ان کا بھی وارث محافظ اور مددگار ہے

کیونکہ دوست کا دوست بھی دوست ہوا کرتا ہے

یہ اللہ کے دوست — تم ان کے دوست

تم ان کے دوست تو پھر تم — اللہ کے دوست

## شانِ ولایت کا ظہور محشر میں

اور یہ اللہ کے ولی تو ایسے دوست ہیں کہ جب ہر دوست تمہیں چھوڑ دے گا یہ پھر بھی اس دوستی کو نہیں توڑیں گے اور تمہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۔

(پ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۶۷)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار

اس محشر کے ہولناک منظر میں

اس قیامت کے تاباک میدان میں

ماں بیٹی کو بیٹی ماں کو چھوڑ دے گی

باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو چھوڑ دے گا

جو ساتھ مرنے کی قسمیں کھایا کرتے تھے وہ بھی ساتھ چھوڑ دیں گے

جو ایک پل کی جدائی برداشت نہ کرتے تھے وہ بھی ساتھ چھوڑ دیں گے

جن کیلئے ساری زندگی جدوجہد کرتا رہا وہ سب ساتھی ساتھ چھوڑ دیں گے

اور منظر کچھ یوں ہوگا کہ

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۔ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ

(پ۳۰ سورۃ عبس آیت ۳۶_۳۵_۳۴)

اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے

سب ساتھی ساتھ چھوڑ دیں گے

مگر اللہ کے یہ ولی اپنے دوستوں کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے

اس دن ان کی دوستی تمہاری حفاظت کرے گی اور ان کی حفاظت کرنے والا ان کا دوست ہوگا

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ محافظ ہے ایمان والوں کا

اللہ دوست ہے ایمان والوں کا

## مومن کون ہیں؟

حضراتِ گرامی!

آیئے اب قرآن کریم سے یہ معلوم کریں کہ یہ ایمان والے کون ہیں؟

کیونکہ اس پرفتن دور میں ہر کسی کا دعویٰ ہے کہ بس مومن تو صرف میں ہی ہوں اور میرے علاوہ کسی کا ایمان درست نہیں خواہ وہ

نبی کریم علیہ السلام کا گستاخ ہو پھر بھی — مومن

اولیاء کرام کی شان کا منکر ہو پھر بھی — مومن

نماز نہ پڑھتا ہو پھر بھی — مومن



روزہ نہ رکھتا ہو پھر بھی — مومن

بھنگی چرسی ہو پھر بھی — مومن

شرابی کبابی ہو پر بھی — مومن

رنڈیوں کا ساتھی ہو پھر بھی — مومن

ہر وقت نشہ میں دھت رہتا ہو پھر بھی — مومن

تو آیئے اللہ کریم سے سوال کریں مولا کریم ارشاد فرما کہ مومن کون ہے؟

## مومن یہ ہیں

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۴)

اور جو لوگ ایمان لائے

اور انہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی

اور جہاد کیا

اور وہ لوگ جنہوں نے ان مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی

یہ سب سچے مومن ہیں

ان کیلئے بخشش ہے

اور عزت کی روزی ہے

ایمان لائے زبانی اور قلبی تصدیق بھی کی پھر اس کا عملی ثبوت دیا کہ ہجرت کی اور جہاد بھی کیا اور اگر ان کے پاس کوئی مجاہد جہاد کرتے ہوئے یا مہاجر ہجرت کر کے پہنچا تو انہوں نے اس کو پناہ بھی دی اور اس کی مالی مدد بھی کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہ لوگ سب کے سب سچے اور پکے مومن ہیں

## ایمان، ہجرت، جہاد اور اولیاء کاملین

گرامی حضرات!

اب آپ تمام اولیاء کاملین کی سوانح کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ یہ تمام اپنے آبائی اوطان کو چھوڑ کر دینی جذبہ کے تحت جہاد و تبلیغ دین کی خاطر ان مقامات پر تشریف لاتے رہے جہاں صحرا ہی صحرا جنگلات ہی جنگلات تھے

دانہ پانی کا بظاہر کوئی انتظام نہ تھا

ایسے مقامات پر ڈیرہ جما کر ارد گرد کی بستیوں کو جذبہ دین سے سرشار کرتے رہے

ایسی جگہوں سے سفر کر کے کوسوں پیدل چل چل کر دین کی دعوت دیتے رہے

حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمۃ اپنا وطن چھوڑ کر اپنے مرشد گرامی کے حکم سے ہجویر سے لاہور جلوہ گر ہوئے

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری ہندالولی علیہ الرحمۃ اپنے مرشد گرامی کے فرمان پر اجمیر سے ہندوستان تشریف لائے

سرکار لاثانی علی پوری کا پورا خاندان بخارہ سے علی پور شریف کے صحرا لق و دق جنگل میں جلوہ افروز ہوئے اسی طرح یہ تمام بزرگان دین ہجرت کرتے رہے عمر بھر تبلیغ دین اور جہاد کرتے رہے بلکہ جہاد اکبر یعنی نفس کے ساتھ جہاد کرتے رہے

اور ہر آنے والے کو پناہ بھی دیتے رہے

ان کی مدد بھی کرتے رہے

ان کو اپنی کیمیا گر نگاہوں سے ولایت کے مقام پر فائز کر کے ان کی ڈیوٹیاں دوسرے مقامات پر لگاتے رہے

ان کے فیض ولایت سے



| | | |
|---|---|---|
| راہزن | بن گئے | راہبر |
| گمراہ | بن گئے | رہنما |
| خالی | بن گئے | والی |

ان کے دربار میں آئے تو تھے ڈاکو

ان کے دربار سے لوٹے تھے تو نظام الدین اولیاء

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

فرمایا یہ ہیں ''مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا'' پکے اور سچے مومن اور اللہ ان کا ولی ہے محافظ اور مددگار ہے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یہ تاریک ترین راہوں پر چلتے ہوئے بھی گھبراتے کیوں نہیں؟

یہ لاکھوں دشمنوں کے درمیان بھی خوفزدہ کیوں نہیں ہوتے؟

یہ پردیس میں بھی حق کے بے باک نقیب کیسے بن جاتے ہیں؟

یہ دکھوں میں سکھ اور غموں میں خوشیاں کیونکر بانٹ لیتے ہیں؟

یہ غموں کے طوفانوں کو مسکرا کر کیسے برداشت کر لیتے ہیں؟

آواز آتی ہے اس لئے کہ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

| | |
|---|---|
| ان کا ولی | اللہ ہے |
| ان کا محافظ | اللہ ہے |
| ان کا مالک | اللہ ہے |
| ان کا وارث | اللہ ہے |
| ان کا مددگار | اللہ ہے |

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
قیامت خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

انہیں کبھی بھی

کسی مقام پر بھی

اپنے اس محافظ، مددگار، مالکِ حقیقی کی نصرت و امداد پر شک نہ ہوا اور نہ ہی اس مالک نے کبھی کسی مقام پر انہیں تنہا چھوڑا

کیونکہ یہ اس کے دوست اور وہ ان کا دوست ہے

اسے ان کی دوستی میں لطف آتا ہے اور انہیں اس کی دوستی میں

وطن چھوڑ کر

تکالیف اٹھا کر

مشقیں برداشت کر کے

بھوک پیاس کی شدتیں برداشت کر کے

دن رات سفر میں گزار کر

اس کا نام بلند کرنے میں لطف آتا ہے

اس کا ذکر کرنے میں مزا آتا ہے

کیونکہ بے سکونوں کو سکون

بے چینوں کو چین

بے قراروں کو قرار

بے اطمینانوں کو اطمینان

ذکر خدا سے ہی ملتا ہے

## اللہ کا ذکر اطمینان قلوب کا باعث ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:



أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

بلکہ فرمایا کہ ایمان والے ہوتے ہی وہ ہیں کہ

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔(پ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۲۸)

وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کے ذکر ہی میں دلوں کا چین ہے

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

(پ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲)

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں

اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''مسلمان جب اللہ کا نام لے کر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں و اطمینان ہو جاتا ہے''۔

(تفسیر نور العرفان ص ۲۵۵ از صدر الافاضل علیہ الرحمۃ)

## جنت کے باغات

حضراتِ گرامی!

آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ اولیاء کاملین اپنی ہر مجلس کو اللہ کے ذکر سے مزین رکھتے ہیں

جہاں کہیں دو چار ارادت مند اکٹھے ہوئے وہیں محفل ذکر کا اہتمام ہو گیا

بلکہ اگر کسی کو آواز بھی دینی ہو اور بلانا بھی مقصود ہو تو اس کا نام نہیں لیتے بلکہ آواز یوں دیتے ہیں

حق اللہ

ان کی ہر مجلس

ان کی ہر محفل

ان کی ہر نشست و برخاست

ان کا ہر سانس

اللہ۔ اللہ۔ اللہ سے مزین ہوتا ہے

اور میرے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ السلام نے اپنے صحابہ علیہم الرضوان سے فرمایا کہ اے میرے صحابہ

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا

جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو سیر ہو جایا کرو

صحابہ کرام نے عرض کیا

وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ

وہ کون سے جنت کے باغ ہیں

کیونکہ جنت کا تصور تو حشر نشر اور میدان قیامت کے حساب و کتاب کے بعد ہے تو ارشاد فرمایا

حِلَقُ الذِّكْرِ (مشکوٰۃ شریف ص)

ذکر کے حلقے جنت کے باغات ہیں

## میں جنت میں آیا ہوں

حضراتِ محترم!

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جہاں اللہ کا ذکر ہو وہ مقام جنت کا باغ ہوتا ہے اب غور کیجئے مساجد میں پانچ ٹائم اذان اور نماز اور ذکر ہوتا ہے تو یہ ان اوقات میں جنت کے باغات کا درجہ رکھتی ہیں مگر اولیاء کاملین کے آستانوں پر ہمہ وقت ذکر جاری رہتا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ آستانے ہمہ وقت جنت کے باغات ہوا کرتے ہیں لہٰذا مسجد تو پانچ ٹائم جنت کا باغ اور



| آستانہ داتا علی ہجویری | ہر ٹائم جنت کا باغ |
|---|---|
| آستانہ حضرت خواجہ اجمیری | ہر ٹائم جنت کا باغ |
| آستانہ عالیہ گولڑہ شریف | ہر ٹائم جنت کا باغ |
| آستانہ عالیہ سیال شریف | ہر ٹائم جنت کا باغ |
| آستانہ عالیہ چورہ شریف | ہر ٹائم جنت کا باغ |
| آستانہ عالیہ علی پور شریف | ہر ٹائم جنت کا باغ |
| اولیاء کاملین کے آستانے | ہر ٹائم جنت کے باغات |

ویسے بھی حدیث پاک میں موجود ہے کہ

قَبْرُ الْمُؤْمِنِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ (شرح الصدور للسیوطی)

مومن کی قبر جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے

ان احادیث کی روشنی میں فقیر جب اپنے مرشد گرامی کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتا ہے تو یہی کہا کرتا ہے کہ

میں جنت میں آیا ہوں

قابل تھا نار کے مجھے جنت ہوئی نصیب

اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

## مومن کی مزید علامات قرآن کریم سے

حضراتِ گرامی!

عرض یہ کر رہا تھا کہ مومن کون ہیں تو سنیے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(پ ۹ سورۃ الانفال آیت ۴-۳)

وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

یہی سچے مسلمان ہیں ان کیلئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی

اس ارشاد ربانی سے معلوم ہوا کہ پکے مومن (اولیاء کاملین) کی یہ بھی علامات ہیں کہ

وہ نماز قائم رکھیں گے

وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہیں گے

مگر اس دور میں

جو نماز نہ پڑھے      وہ ولی ہوتا ہے

جو بخیل اعظم ہو      وہ بڑا ولی ہوتا ہے

آجکا پیر کہتا ہے کہ

اگر نمازیں ہی پڑھنی ہیں تو ہمارے مرید ہونے کا کیا فائدہ

اور آج کے مرشدین مریدین سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

ہمارے پاس آؤ      بکرا لے کر آؤ

ہمارے پاس آؤ      نذرانے لے کر آؤ

ہمارے پاس آؤ      دیگیں لے کر آؤ

اور اس پر مستزاد یہ کہ

اگر تم ہمارے پاس آؤ گے تو      کیا لاؤ گے

اگر ہم تمہارے پاس آئیں گے تو      کیا نذرانہ دو گے

### گر ولی این است لعنت بر ولی

حضراتِ گرامی!

یہ پیر نہیں      پیڑ ہیں

یہ مرشد نہیں      ملحد ہیں



یہ عامل نہیں      جاہل ہیں

یہ اہل الرحمان نہیں      اہل الشیطان ہیں

کار شیطان می کند نامش ولی

گر ولی این است لعنت بر ولی

نماز سے ہٹائیں اور      ولی

انفاق فی سبیل اللہ روکیں اور      ولی

حوص کے پجاری اور      ولی

دنیا کے مال جمع کرنے والے اور      ولی

قرآن کریم کے مطابق یہ سچے مومن نہیں تو ولی کیسے؟

ولی وہ ہوتا ہے

اور سنی اس کو ولی مانتا ہے کہ جو

میدان کا      غازی ہو

مسجد کا      نمازی ہو

عدالت کا      قاضی ہو

بیت اللہ کا      حاجی ہو

ہاتھوں کا      سخی ہو

کردار کا      سچا ہو

گفتار کا      سچا ہو

جب اس کے چہرۂ منور پر کسی کی نگاہ پڑے تو زبان سے بے ساختہ اللہ اللہ جاری ہو جائے امام الانبیاء علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی نشانی یہ ہے

اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (بخاری شریف)

جب اسے دیکھو تو اللہ یاد آجائے

اس کے چہرہ پر سنت ہو
اس کے افعال میں سنت ہو
اس کا ہر قول و فعل سنت کا آئینہ دار ہو
اور دیکھنے والا کہہ اٹھے

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ
ایسے پیر طریقت پر لاکھوں سلام
جس کا دیدار ہے یاد رب جلیل
ایسے حامی سنت پر لاکھوں سلام

## ان فریب کار عیار پیروں سے بچو

حضراتِ گرامی!
ان داڑھی مونچھ منڈھے شریعت کے باغیوں سے بچو
ان نماز روزے سے عاری خدا کے دشمنوں سے بچو
یہ ولی نہیں ہیں جن کے اندر ول (فریب) ہے وہ ولی کیسا؟

راستہ راستہ کری جاندا ایں راست ترکلے نوں بے گیا ای ول یارا
ول کڈھنے رتیئوں ول ناہیں جاول اوہدی جنھوں ول یارا
ولی ول کڈھا کے ولی ہو گئے توں کیوں ول آندر پایا ای ول یارا
غلام یار تو اودوں ول ہوسیں جدوں ولی ہوسی تیرے ول یارا

صوفیاء کا قول ہے کہ
پانی پر تیرتا ہو
آگ پر چلتا ہو
ہوا میں اڑتا ہو
اگر سنت رسول کا تارک ہو تو ولی نہیں ہو سکتا



تو یہ فرائض وواجبات کو چھوڑنے والے ولی کیسے ہو سکتے ہیں
مومن اور اللہ کے ولی وہ ہیں جن میں اللہ کی ارشاد فرمودہ نشانیاں موجود ہوں
ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

## مزید علامات مومنین قرآن سے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(پ ۱۸ سورۃ المومنین آیت ۱ تا ۱۱)

بے شک مراد کو پہنچے ہوئے مومن وہ ہیں
جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے
اور جو زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں
اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں
اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں
اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں
یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

## جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہوں

محترم سامعین!

قرآن کریم کے مطابق مومنین کی یہ نشانیاں ہیں

۱- وہ اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں

ان کی نماز خشوع و خضوع کی آئینہ دار ہوتی ہے

جب وہ نماز پڑھیں تو دنیا و مافیھا سے بے خبر صرف اپنے مولا کی طلب میں ہوتے ہیں

اسی لئے سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ احسان یعنی نیکی یہ ہے کہ تو نماز اس طرح پڑھے گویا کہ تو اللہ تعالیٰ و دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے

ایسی نماز پڑھے تو مومن

اور ایسا مومن ہے تو اللہ اس کا ولی ہے جس کے متعلق فرمایا

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

## جو پیر نماز ہی نہ پڑھتا ہو

مگر یہ آج کل کے شیطانی پیر

اول تو نماز پڑھتے نہیں

اگر کہیں پڑھتے ہیں تو بے حضوع اور بغیر خشوع کے

ان کی ایک منٹ میں چار رکعت ادا ہو جاتی ہیں

کیا یہ نماز ہے

یا نماز والے مالک حقیقی سے بھی فراڈ ہے

نماز پڑھتے ہیں یہاں اور دل ہوتا ہے کہیں اور

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ



بغیر حضور قلب کے نماز نہیں ہوتی

مگر پیر صاحب ہیں

مولوی صاحب ہیں

امام صاحب ہیں

یہ ولی اللہ ہیں

نماز پڑھ رہے ہیں اور دل مریدوں، مقتدیوں، ماننے والوں کے ہاتھوں میں گیا ہوا ہے کہ مجھے یہاں سے اتنا نذرانہ ملنا ہے اور ملنا چاہیے

یہ نماز نہیں بلکہ مومن کی نماز وہ ہے کہ

جے کر پڑھیے محبت دی لاگ لا کے باطن مک دے سیر کرا دیوے

ولی پیر فقیر نماز کر دی غوث قطب ابدال بنا دیوے

ایہہ نماز نہ چھڈی پیغمبراں نے ہووے کون جو سیس اٹھا دیوے

اج کل بے نماز کئی بنے مرشد انہاں پاپیاں نرگ جلا دیوے

فرمایا مومن وہ ہیں

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

جو اپنی نمازوں میں گڑگڑاتے ہیں

ان پر بادشاہ حقیقی کا رعب اور خشیت طاری رہتی ہے

وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم کس بارگاہ میں حاضر ہیں؟

ان کے جسم خوف خدا کا مرکز ہوتے ہیں

وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی بے کسی کا اقرار کرتے ہیں

وہ اس کی پاکی اور تقدیس کو دل سے تسلیم کرتے ہوئے نماز پڑھتے ہیں

وہ رضا الٰہی کے حصول کیلئے ہر طرح اسے منانے کی فکر میں نماز ادا کرتے ہیں

یہ نماز ہے جس میں یار کی نیاز ہے

یہ نماز ہے — جس میں پیش نظر جلوہ حسن یار ہے

یہ نماز ہے — جس میں نمازی حسن ازلی کے جلوہ کا مشاہدہ کرتا ہے

اسی نماز کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا

میری نماز ہے یہی میرے سجود ہیں یہی
میری نظر کے سامنے جلوۂ حسن یار ہو

اور ان جاہل صوفیوں اور دھوکہ باز پیروں کی نماز کے متعلق بھی علامہ فرماتے ہیں کہ

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

## اولیاء کی ایک اور علامت

حضراتِ گرامی!

دوسری علامت یہ بیان فرمائی کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے

ان کا ہر وقت التفات اور توجہ اپنے مالک حقیقی کی طرف رہتا ہے

اس کی قدرتوں میں تفکر کناں رہتے ہیں

ایک اور مقام پر فرمایا

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۹۰_۱۹۱)



بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کیلئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تونے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

تو معلوم یہ ہوا کہ مومن وہ ہیں

جن کی توجہ کبھی بیہودگی کی طرف نہیں ہوتی بلکہ وہ کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں تفکر کرتے رہتے ہیں

ان کی توجہات کا مرکز وقت صفات خدا میں تفکر و تدبر کرنا ہے

اس طرح وہ ہر وقت یادِ خدا میں شاغل رہتے ہیں اور کوئی لحہ غفلت میں نہیں گزارتے

جو دم غافل سو دم کافر کے مصداق

بقول مولائے روم ان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ

گرچہ خواہی زیستن باآبرو
ذکر اوکن نہ ذکر اوکن زکر او
یاد او سرمایہ ایمان بود
ہر گدا زیاد او سلطاں بود

## کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

حضراتِ گرامی!

آج کل کے ان پیشہ ور پیروں' سجادہ نشینوں اور بزعم خویش ولیوں کا تمام وقت کیسے گزرتا ہے کبھی آپ نے غور فرمایا؟

یہ سجادہ نشین ہیں

یہ پیر صاحب ہیں

یہ ولی اللہ ہیں

مگر ان کے ہاں

گھوڑ دوڑ ہوتی رہتی ہے

مرغوں موروں اور کتوں کی لڑائیاں ہر وقت دیکھی جاتی ہیں

انہوں نے شوقیہ بڑے بڑے غیر شرعی جانور پال رکھے ہیں

ادھر ہوتی ہے نماز ادھر ہوتا ہے کتوں سے راز و نیاز

ولی کتوں کو جو کہ امریکہ و افریقہ سے منگوائے گئے ہیں اس قدر چاہتے ہیں کہ ان کا منہ نہ چوم لیں تو چاہت ادھوری رہ جاتی ہے

شکار کے دلدادہ ہیں

خوش لباسی اور خوش خوراکی ان کی زندگی کی بقا ہے

امرد لڑکوں لڑکیوں سے میل جول ان کا تصوف ہے

رقص و سرود ان کی محافل کا جزو لاینفک ہے

کیا یہ ولی ہیں

یا وہ جن کا اللہ کریم نے یہ بیان فرمایا کہ وہ جو بیہودہ باتوں کی طرف کبھی التفات نہیں کرتے اور ہماری جہالت کا یہ عالم کہ ہم

ان غیر شرعی حرکات کے حامل لوگوں کو بہت پہنچے ہوئے ولی مانتے ہیں اور اگر کوئی ان کے ان کارناموں پر ان کی توجہ مبذول کرائے وہ گستاخ اولیاء ٹھہرتا ہے اور وہابی ہو جاتا ہے

خدا کے لئے

رسول اللہ کے لئے

آپ ہی اپنے تغافل پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی



ایسے ولیوں کا اللہ تعالیٰ سے کوئی ناطہ و تعلق نہیں ہے

اللہ تو ان کا ولی ہے جو لغویات فضولیات منہیات اور غیر شرعی حرکات سے محفوظ ہوں ان کے متعلق فرمایا

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ایمان والوں کا ولی ہے

## جو زکوٰۃ ادا کرنے کا کام کرتے ہیں

گرامی قدر سامعین! [illegible] فرمایا کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۔

وہ جو زکوٰۃ کے لئے کام کرتے ہیں

یعنی ان مومنین کی یہ بھی علامت ہے کہ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی ضرور کرتے ہیں

مگر آج کے اولیائے کبار کا حال یہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں کے بینک بیلنس ہیں جو کہ کسی محنت مشقت یا ہاتھ کی کمائی سے نہیں بلکہ مریدین کے نذرانوں سے بنے ہیں اور مجال ہے کبھی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہو بلکہ جو رقم ایک مرتبہ بینک میں چلی جائے اسے وہاں سے نکلوانا تو جرم عظیم ہوتا ہے۔

ان کا کھانا سرکاری

ان کا پینا سرکاری

ان کا لباس سرکاری

سب کچھ فری میں

کہاں کا حلال اور کہاں کا حرام

جو صاحب پلائے تو چٹ کیجئے

## دربار عالیہ علی پور سیّداں شریف

فقیر تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہے کہ آپ کے اور ہمارے حضور قبلہ عالم علیہ

الرحمت کے دربار عالیہ میں ملاحظہ کیجئے ہم نے خود دیکھا

ہر موسم کے مطابق شروع سے آخر تک

کاشتکاری، بوائی، کٹائی، آب پاشی غرضیکہ ہر کام مریدین اور متعلقین ہی نہیں کرتے بلکہ ہم نے اپنے حضور قبلہ عالم سرکار نقش لاثانی علیہ الرحمۃ کو ان گنہگار آنکھوں سے دربار عالیہ سے متصل زمینوں پر یہ سب کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے

کہیں آپ کنواں کھودوا رہے ہیں

کہیں خود بیج ڈال رہے ہیں

کہیں فصل کی کٹائی کروا رہے ہیں

اور اس حلال کی روزی سے درباز عالیہ کا سارا نظام چل رہا ہے

اور پھر ہم نے دیکھا

رب کعبہ کی قسم

کتنے ہی مدرسے، مساجد آپ نے اپنی گرہ سے تعمیر کروائے

کتنی ہی بیواؤں اور یتیموں کے ماہانہ سالانہ وظیفے مقرر فرمائے

کتنے ہی رفاہی اداروں کے ماہانہ مشاہرے مقرر فرمائے

آج بھی فقیر دعوت فکر دیتا ہے کہ آؤ اور ملاحظہ کرو

اپنی آنکھوں سے دیکھو

کہ وہاں کس طرح بادشاہی میں فقیری رقص کرتی نظر آتی ہے

لباس سادہ

خوراک سادہ

نماز کا خصوصی اہتمام

زکوٰۃ کا خصوصی انتظام

آئی کیمپ فری



سالانہ عرس مبارک کی تقریبات شریعت کے عین مطابق

ایسے فقیروں کے متعلق فرمایا گیا کہ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ایمان والوں کا ولی ہے

اسی طرح بہت سی علامات قرآن و حدیث میں ان اولیائے کاملین کی بیان کی گئی ہیں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ان پر عمل کیا جائے

ہمارے علماء کرام واعظین مقررین خطباء بھی ان اولیاء کاملین کا ساتھ دیں جو ان علامات کے حامل ہیں اور جو غیر شرعی پیر ہیں ان سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے اور لوگوں کو ایمان بچانے کی ترغیب دی جائے ورنہ بروز محشر

یہ جعلی پیر

یہ دو نمبر ولی

یہ بدعمل عالم

یہ بے عمل واعظ

سب کے سب ان سزاؤں کے مستحق ہوں گے جو اللہ رسول نے بیان فرمائی ہیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

مجھ فقیر بے نوا

سراپا عصیاں و گناہ

کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے

اور میرے تمام اعزا اقربا رشتہ دار متعلقین احباب کی اور میری میرے والدین کی مغفرت فرمادے۔

آمین ثم آمین بجاہ النبیؐ الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

ماہ صفر کا دوسرا خطبہ

# مکمل مسلمان بنو

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

## درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## آیت کریمہ کا ترجمہ

گرامی قدر سامعین!

تلاوت کردہ آیت کریمہ میں ایمان والوں کو خطاب فرمایا گیا ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً
(پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸)

اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ



اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو مسلمان ہیں مگر ان کا مسلمان ہونا مکمل نہیں ہے جبھی تو ان سے فرمایا کہ تم اسلام میں کامل طور پر داخل ہو جاؤ۔

## ایمان کے دعویداروں کو خطاب ہے

ایمان کے دعویداروں سے خطاب ہے کہ
تم نے کلمہ پڑھ لیا
اب تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ بس یہی کافی ہے
کلمہ پڑھنے کے بعد ہم پر کسی قسم کا کوئی فرض عائد نہیں ہوتا
ہم پر اس کلمے کی کوئی ذمہ داری لازم نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرما رہا ہے کہ تم نے غلط سمجھا ہے حقیقت یہ ہے کہ ا کلمہ کے پڑھ لینے کے بعد اب تم باقی تمام پابندیوں سے تو آزاد ہو گئے مگر اسلام کی عاید کردہ پابندیوں کے حصار میں آ گئے۔

اب تمام غلامیاں ختم
اور ایک ہی غلامی کا دروازہ کھل گیا ہے

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

## ہم زبانی مسلمان ہیں

اب واقعۂ معاملہ کچھ یوں ہے کہ
کلمہ تو ہم نے پڑھ لیا اور مسلمان تو ہو گئے
مگر ہمارے دلوں پر جو حکمرانی انگریز نے کی تھی وہ ختم نہ ہو سکی

ہمارے اذہان میں جو غیر شرعی باتیں موجود تھیں وہ نہ نکل سکیں

زبانی مسلمان تو ہم ہو گئے

مگر قلبی مسلمان نہ ہوئے

ذہنی مسلمان نہ ہوئے

علامہ اقبال مرحوم نے اسی فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ

زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

## اس کی وجہ کیا ہے؟

حضراتِ گرامی!

کبھی آپ نے سوچا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟

نہیں کیونکہ ہم نے کبھی اپنی توجہ اس طرف مبذول کرنے کی زحمت ہی گوارا نہ کی

ہمارے پاس وقت ہی کب ہے کہ ہم یہ سوچیں

آیئے میں آج آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں اور آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے؟

اس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہم نے اس احکم الحاکمین رب العلمین کے قریب ہونے کی کوشش نہیں کی اگر ہم یہ یقین کر لیتے کہ وہ ہر وقت ہمارے قریب ہے۔

ہمارے پاس ہے

ہمیں ملاحظہ فرما رہا ہے

تو ہم کبھی بھی اس کی نافرمانی نہ کرتے

پھر ہم کبھی احکامات الٰہی سے روگردانی نہ کرتے

## ایک مثال سے سمجھئے

دیکھئے میں ایک مثال دیکر واضح کرتا ہوں



ایک باپ اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ بیٹا دیکھنا چوری نہ کرنا یہ مجھے سخت ناپسند ہے

اب وہ بیٹا چوری کا خوگر تھا

عادی تھا

اس نے دیکھا کہ اب باپ کہیں چلا گیا ہے تو اس نے باپ کی عدم موجودگی میں چوری کر لی

کیونکہ اسے معلوم ہے کہ

باپ تو مجھے دیکھ نہیں رہا

وہ تو یہاں موجود نہیں ہے

اور اسے پتہ بھی نہ چل سکے گا

اس لئے اس نے چوری کری

جب تک باپ موجود تھا اور دیکھ رہا تھا تو وہ چوری سے رکا ہوا تھا

معلوم ہوا کہ

اس کو چوری سے روکنے والی باپ کی موجودگی اور اس کا خوف تھا اور جب یہ موجودگی و خوف ختم ہو گیا تو اس نے چوری کی

## اللہ دیکھ رہا ہے

گرامی قدر سامعین!

اب آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے

کہ ہمارے معاشرہ میں جتنے جرم ہو رہے ہیں

جتنے گناہ ہو رہے ہیں

جتنی چوریاں ڈاکے زنا کاری عریانی فحاشی شراب خوری ہو رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنے خالق و مالک کو موجود نہیں سمجھا

اس کی موجودگی پر یقین نہیں رکھا

اور اس کا خوف دل سے نکال دیا

حالانکہ وہ فرماتا ہے

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدُ (پ۲۶ سورق آیت ۱۶)

ہم اس کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں

اور اس خالق و مالک کا ارشاد ہے کہ

وَفِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَفِی الْاَرْضِ اِلٰہٌ

زمینوں اور آسمانوں میں (اللہ) موجود ہے

میں تو ہر جگہ موجود ہوں

زمینوں میں موجود

آسمانوں میں موجود

تو جہاں کہیں بھی ہے میں وہیں موجود

میں تیری شہ رگ سے زیادہ قریب ہوں

میں تجھے دیکھ رہا ہوں

تو تو نے جب کلمہ پڑھ کر مجھے الٰہ تسلیم کیا ہے

تو میں نے تجھے منع فرمایا کہ

شراب نہ پینا

چوری نہ کرنا

زنا نہ کرنا

نماز پڑھنا

زکوٰۃ ادا کرنا

اگر صاحب استطاعت ہے تو حج کرنا



روزہ رکھنا

کچھ امور کا حکم دیا ہے

اور کچھ امور سے میں نے تجھے روکا ہے

مگر تو سمجھتا ہے کہ

جب تو چوری کرتا ہے تو میں تجھے نہیں دیکھتا

جب تو شراب پیتا ہے تو میں تجھے نہیں دیکھتا

جب تو زنا کرتا ہے تو میں تجھے نہیں دیکھتا

جب تو نماز چھوڑتا ہے تو میں تجھے نہیں دیکھتا

جب تو میرے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو میں تجھے نہیں دیکھتا

تو جب تو ایسا ہی سمجھتا ہے تو مسلمان کیا؟

اس لئے فرمایا کہ

اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ

تم نے زبانی کلمہ پڑھ کر ایک عہد کیا ہے

اب اس عہد کی پاسداری بھی کرو

اور جس سے عہد کیا ہے اسے ہر حال میں اپنے پاس موجود سمجھو اس کا خوف دل میں رکھو

## گاموڈاکو اور حضرت اعلیٰ گولڑوی

تاجدار گولڑہ شریف حضرت اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک ڈاکو گامو نامی مرید ہونے کو آیا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مرید ہونا چاہتا ہوں مگر ایک شرط کے ساتھ

فرمایا وہ کیا؟

عرض کی غریب نواز

اگر آپ فرمائیں گامو! نماز پڑھنا

تو میں پوری نمازیں پڑھوں گا
اگر آپ فرمائیں روزہ رکھنا
تو میں فرضی ہی نہیں نفلی روزے بھی رکھوں گا
آپ جو کچھ فرمائیں گے میں اس پر عمل کروں گا
مگر چوری میری عادت ہے یہ نہیں چھوڑ سکتا اس لئے مجھے اس سے معذور رکھیے
فرمایا گاموں!
اگر تو چوری نہیں چھوڑ سکا تو میں تجھے اس پر مجبور نہیں کرتا
مگر چوری کرتے وقت دیکھ لینا کہ کہیں گولڑے کا سیّد مجھے دیکھ تو نہیں رہا؟
گاموں نے سمجھا شاید حضرت فرما رہے ہیں کہ میرے علاقہ یعنی گولڑہ شریف میں
چوری نہ کرنا
ڈاکو تھا
ولی کی بات نہ سمجھ سکا
اور وعدہ کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں چوری نہیں کروں گا
مرید ہو گیا
واپسی پر گولڑہ شریف سے جب دور نکل گیا اور گجرات آ کر رات ایک مکان میں داخل ہوا رات گئے جب اس مکان کا نقشہ دیکھنے کیلئے اس نے دیا سلائی سے لائٹ کی تو دیکھا کہ مصلیٰ پر حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ نفل پڑھ رہے ہیں
فوراً نکلا اور کہا
شکر ہے پیر صاحب نے مجھے دیکھا نہیں
اب تک بات نہ سمجھ سکا
کچھ اور دور نکل کر ایک جگہ اسی طرح مکان میں داخل ہو کر لائٹ کی تو حضرت اعلیٰ گولڑوی نے بازو سے پکڑ کر فرمایا



گاموں! حیا کر اب تو میں تجھے دیکھ رہا ہوں

## پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ

حضراتِ گرامی!
ان معاشرہ کے مجرموں سے پوچھو
چوری کرنے والو
زنا کرنے والو
ڈاکے ڈالنے والو
نمازیں قضا کرنے والو
روزے چھوڑنے والو
ابھی تک تمہیں یقین نہیں کہ ہمیں ہمارا خدا دیکھ رہا ہے؟
تو پھر تم کیسے مسلمان ہو؟
تم نے کیسا دین کو قبول کیا ہے؟
تم نے صرف زبانی کلمہ پڑھا اور دل سے نہ پڑھا
اس لئے فرمایا کہ
اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً
اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ

## ایک نوجوان اور خوفِ خدا

حضراتِ محترم!
حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم ؓ کی خلافت کا دور تھا ایک نوجون نہایت متقی پرہیزگار پابند صلوٰۃ و صوم تھا ہر نماز پابندی سے باجماعت مسجد نبوی میں ادا کرتا تھا نہایت ہی حسین و جمیل تھا
اللہ تعالیٰ نے اسے ظاہری حسن و جمال کے ساتھ باطنی حسن و جمال سے بھی

نوازا تھا

ایک دن نماز ادا کرنے گیا اور راستہ میں ایک عورت کی نظر اس کے حسن و جمال پر پڑ گئی اور وہ اس پر فریفتہ ہوگئی اس نے ارادہ کرلیا کہ اس نوجوان کو اپنے دام تزویر میں ضرور لاؤں گی

بالآخر ایک دن اس نے بہلا پھسلا کر اس کو اپنے گھر میں بلالیا اور اس سے اپنی حاجت پوری کرنے کا ارادہ کیا

وہ نوجوان بھی تیار ہوگیا

مقاربت تیار تھی کہ اس جوان کے دل نے آواز دی

اے جوان! ہوش کر تجھے تیرا خدا دیکھ رہا ہے

ایک چیخ اس کی خوف خدا سے بلند ہوئی اور وہ بیہوش ہوگیا

کسی نے کیا خوب کہا کہ

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

## حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا

حضراتِ گرامی!

یہ خدا کی خاص عنایت ہے وہ جسے چاہے اپنے کرم سے نواز دے اور محفوظ فرمالے یہ دیکھئے مصر کے شاہی محلات ہیں

ساتویں کوٹھڑی ہے

اس میں زلیخا ہیں یا یوسف علیہ السلام اور ایک بت ہے جسے زلیخا اس وقت اپنا خدا تصور کرتی ہیں اور یوسف علیہ السلام سے جام وصل کا سوال کرتی ہیں اور اپنے بت پر اپنا دوپٹہ ڈال دیتی ہیں

یوسف علیہ السلام نے فرمایا



زلیخا یہ پردہ کیسا؟

جواب دیا کہ یہ میرا خدا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ کہیں مجھے دیکھ نہ لے اس لئے میں نے اس کی آنکھوں پر حجاب ڈال دیا ہے

فرمایا زلیخا!

یہ تیرا خدا ہے جو آنکھوں پر حجاب آنے سے تجھے دیکھ نہیں سکتا

اور وہ میرا خدا ہے جو اس ساتویں کوٹھڑی میں بھی اپنے مقام سے مجھے دیکھ رہا ہے

قرآن فرماتا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ

(پ۱۲ یوسف آیت ۲۴)

اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

مولوی صاحب کہتے ہیں

کہے زلیخا زلفاں تیریاں جیوں چندے گردے ہالہ
یوسف کہیا نہ زلفاں ای ہوسن نہ ایہہ زلفاں والا

تو اس یقین نے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے

اور اس خدا کے خوف نے ان دونوں کو محفوظ فرمادیا

اب وہ نوجوان بیہوش تھا اور وہ عورت متفکر

عورت نے سوچا

اگر یہ نوجوان یہیں مرگیا

اور لوگوں کو حقیقت حال کا پتہ چل گیا

تو معاملہ بہت خراب ہوجائے گا اور میں بدنام ہوجاؤں گی

اس نے اپنی کنیز سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے؟

کنیز نے اس نوجوان کو باہر کہیں دور پھنکوانے کا مشورہ دیا

دونوں نے اس جوان کو اٹھایا اور اپنے گھر سے دور فاصلہ پر کسی اور گھر کے سامنے جاکے رکھ دیا

ادھر اس نوجوان کا والد پریشان ہے کہ میرا بیٹا آج نماز پڑھ کے واپس نہیں آیا

وہ بیٹے کی تلاش میں نکلا

اور جب بیٹے کے قریب پہنچا تو اسے اٹھایا اور گھر لے آیا

نوجوان کو ہوش آیا تو والد نے پوچھا

جواب میں نوجوان نے سارا واقعہ سنایا اور پھر ایک چیخ ماری اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی والد نے غسل وکفن دے کر جنازہ پڑھوایا اور دفن کر دیا

## دربار فاروقی میں اس نوجوان کا تذکرہ

صبح درار فاروقِ اعظم میں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ اے امیر المومنین رات عجیب واقعہ رونما ہوا ہے۔

ہم نے سن رکھا تھا کہ کچھ لوگوں میں خوف خدا ہوتا ہے مگر رات اس کا مشاہدہ ہو گیا

فرمایا وہ کیسے؟

لوگوں نے سارا واقعہ بیان کر دیا

آپ نے اس جوان کے والد کو پیغام بھیجا کہ آپ نے ہمیں اطلاع کیوں نہ کی کہ ہم اس پاکیزہ جوان کا جنازہ پڑھتے

جواب ملا کہ آپ کی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے آپ کو یہ تکلیف دینا گوارہ نہ ہوا

فرمایا! ہمیں اس کی قبر کی نشاندھی کرو

جب قبر کی نشاندھی ہوئی تو آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کی قبر پر پہنچے اور فرمایا



''اے جوان تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت''

اللہ کا وعدہ ہے کہ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۴۶)

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو جنتیں ہیں

تو کیا تو نے اس وعدہ کو پالیا ہے''

نوجوان کی قبر سے آواز آئی

اے امیر المومنین آپ پر بھی سلامتی ہو

ہاں میں نے اپنے پروردگار کے اس وعدہ کو پالیا ہے اور مجھے دو جنتیں عطا فرما دی گئی ہیں

## یہ لوگ ہیں مکمل مسلمان

حضراتِ گرامی!

یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پورے پورے داخل ہوئے

جنہوں نے ہر وقت اپنے خالق و مالک کو اپنے قریب پایا

جنہوں نے اپنے قلوب کو اس مالک حقیقی کے خوف سے آباد رکھا

تو وہ قبر کی زندگی سے نواز دیئے گئے

ان سے وعدے پورے فرما دیئے گئے

اور دو دو جنتیں عطا فرما دی گئیں

مگر آج

آہ اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا اف آج وہ ہالے نہ رہے
رہ گیا فلسفہ تلقین غزالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور پنجاب کا شاعر کہتا ہے کہ

دین نبی دا وانگ یتیماں اج در در دھکے کھاوے
کتھے ہووے اج عمر بہادر جھڑا روندے نوں گل لاوے

## ہم دوستوں سے ڈرتے ہیں خدا سے نہیں

حضراتِ گرامی! اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ

ہم ایسے مسلمان ہیں کہ اپنے رب سے اتنا بھی نہیں ڈرتے جتنا اپنے باپ سے ڈرے ہیں بلکہ اگر کسی دوست نے سگریٹ پینے سے منع کیا تو اس کے سامنے سگریٹ نہیں پیتے مگر اللہ کریم کے سامنے ہر جرم کیے جا رہے ہیں۔

دوست سے تو اتنا ڈرتے ہیں کہ کسی طرح اس کو برے کام کا پتہ نہ چل جائے ورنہ اس کے سامنے شرمندہ ہوں گے مگر جس اللہ تعالیٰ کے سامنے میدان محشر میں پیش ہونا ہے اس کے سامنے شرمندہ ہونے کا ہمیں کچھ احساس نہیں ہے

حالانکہ ہمیں یقین ہے کہ
ہم نے مرنا ہے
قبر میں جانا ہے
حشر برپا ہونا ہے
اور ہم نے اس خداوند قدوس کے سامنے پیش ہونا ہے
پھر بھی ہم
جرم پہ جرم کیے جا رہے ہیں
اور وہ خالق و مالک کرم پہ کرم کیے جا رہا ہے

علامہ اقبال مرحوم نے اسی خوف کے مارے عرض کیا کہ اے میرے مولا



تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تومی بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے میرے خدا تو دو عالم سے غنی ہے اور میں محتاج ہوں بروز قیامت میری معافی قبول فرمانا اور میرا حساب کتاب نہ لینا

اگر میرا حساب لینا ناگزیر ہو تو میرے آقا کے سامنے نہ لینا تاکہ میرے گناہوں کی وجہ سے انہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

## کہتے تو ہیں مگر یقین نہیں رکھتے

حضراتِ گرامی!
ہم میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مقام پر موجود ہے
اور وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی کریم باذن اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہیں
مگر جرائم سے دونوں ہی باز نہیں رہتے

پتہ چلا کہ اللہ کو موجود کہنے والے بھی قال کی حد تک ہیں یقین نہیں رکھتے
رسول اللہ علیہ السلام کو ماننے والے بھی قال کی حد تک ہیں یقین نہیں رکھتے

## دین صرف مولویوں کے لئے ہے

اور ہمارے اس معاشرہ نے تو یہ بوجھ اپنی گردن سے اتار کر مولوی صاحب پر لاد دیا ہے کہ بس وہی دین کے ٹھیکیدار ہیں ہم انہیں تنخواہ جو دیتے ہیں تو دین تو صرف انہی لوگوں کیلئے ہے بلکہ اب تو مولوی کو بھی دین پر عمل کرنے سے روکا جاتا ہے

ملاحظہ ہو میری آپ بیتی

## اللہ نے نماز پڑھوا دی

حال ہی میں فقیر دربار عالیہ سندھیلیانوالی سے جمعہ پڑھا کر واپس گاڑی پر سوار ہوا تو ایک اور مولوی صاحب بس میں موجود تھے جو عبدالحکیم شہر سے سوار ہو کر آ رہے تھے انہوں نے کنڈیکٹر سے کہا کہ نماز عصر ادا کرنے کیلئے جہاں ٹائم ہو جائے کہیں مسجد دیکھ کر گاڑی روک لینا تا کہ نماز ادا کر لی جائے تو کنڈیکٹر نے ترشروئی سے جواب دیا کہ

''مولوی صاحب ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئے ہیں اب آپ کی نماز کیلئے مزید لیٹ ہوں؟''

مولوی صاحب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے کہ

''اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وہ ہمیں نماز پڑھا ہی دے گا''

نماز کا ٹائم تو بہ اڈے میں ہو گیا مگر اس نے نماز نہ پڑھنے دی۔ خدا کی قدرت اڈے سے کچھ آگے آئے تو پولیس گاڑیوں کو روک کر چیکنگ کر رہی تھی۔

پولیس نے گاڑی کو پورے پچیس منٹ روکا' وہاں پولیس چوکی کی مسجد تھی ہم نے وہاں اتر کر تسلی سے نماز ادا کر لی اور وہ گاڑی روکے کھڑے رہے

دَبّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ پکی ساں ازمائی
آپو ای حل کرے جس ویلے رہوے نہ مشکل کائی

## ڈاکٹر صاحب اور نماز

ربیع الاول شریف میں پنڈی سے ایک محفل میلاد النبی ﷺ سے واپسی پر فیصل آباد آنا تھا تو ہینو گاڑی قدرتی طور پر خالی تھی نماز عصر ادا کی اور اس میں بیٹھ گئے تو اسی طرح کنڈیکٹر سے بات ہوئی کہ نماز مغرب جہاں وقت آئے پڑھنی ہے گاڑی بھرتے بھرتے نماز کے ٹائم میں بیس منٹ رہ گئے اور سب سے اگلی وی آئی پی سیٹ پر ایک بابو جی آ کر بیٹھ گئے



راستے میں نماز کا ٹائم ہونے والا تھا کہ ہم نے پھر کنڈیکٹر کو یاد کروایا تو وہ بابو جی بہت خفا ہوئے اور بولے

مولوی صاحب! میں پندرہ دن کے ٹور سے واپس آیا ہوں ڈاکٹر ہوں یہ ڈاکومنٹس میرے پاس ہیں میں نے وقت پہ آگے پیش کرنے ہیں لیٹ ہو رہا ہوں آپ نماز کی بات کرتے ہیں میں بھی کچھ کم عالم نہیں ہوں

نماز دل میں بھی ادا ہو جاتی ہے اور بس کے اندر بھی

ہم نے اس سے کہا کہ تقریباً سوا گھنٹہ بس اڈا پر سواریاں بھرتی رہی ہے اس وقت تو آپ لیٹ نہیں ہوئے اور اب نماز کی بات ہے تو آپ کو لیٹ یاد آ رہی ہے؟

علاوہ ازیں ہم نے تو یہی پڑھا ہے کہ نماز کا ٹائم ہو تو مسجد میں یا جہاں پر ہو نماز ادا کرو اور آپ دل کی نماز کی بات کر رہے ہیں

کبھی آپ نے دل کا کھانا تو کھایا نہیں

اور کبھی آپ نے دل میں پیشاب تو کیا نہیں

اور نماز دل میں پڑھتے ہیں

خیر اس نے الٹا سیدھا بہت کچھ کہا

جب نماز کا ٹائم پورا ہو گیا اور گھڑی نے سوئیاں اپنے اعداد پر پہنچائیں تو اچانک دھماکہ ہوا اور ٹائر پھٹ گیا

میں نے کہا ڈاکٹر صاحب اب آپ کیا لیٹ نہیں ہو رہے؟

ہم نے اتر کر نماز ادا کی

ادھر کنڈیکٹر حیران ہو گیا کہ یہ ٹائر ٹیوب ہر چیز بالکل نئی تھی' اچانک کیسے پھٹ گئی؟

## اگر یہ کہیں عید کی نماز بھی پڑھ لیں

حضرات یہ ہے ان بابوؤں کا حال اگر یہ آفیسران کہیں عید کی نماز پڑھ بھی لیں

تو اخبارات میں تصویر چھپ جاتی ہے کیا مطلب؟

اخبار والے بتاتے ہیں کہ لوگو غور کرو اس انسان زادے نے وہ کام کرلیا ہے جو اس کے باپ دادا نے کبھی نہ کیا تھا

## تیمم کے بجائے تنگجن

امام خطابت قبلہ والد صاحب علیہ الرحمۃ اور چودھری فضل القادر ایک گاڑی میں کہیں الیکشن مہم پر جارہے تھے کہ راستہ میں ڈرائیور نے کہا کہ میں کچھ تھک گیا ہوں آپ نماز پڑھ لیں اور میں کمر سیدھی کرلوں

حضرت نے فرمایا کہ بھئی یہاں تو کوئی پانی وغیرہ کا انتظام نہیں ہے تو وضو کہاں سے کریں

اس نے کہا جی! آپ وہ کرلیں

فرمایا! وہ کیا

کہا! وہ جو کیا کرتے ہیں۔ فرمایا اس کا کوئی نام نہیں ہے کیا؟

کہا! جی وہی جو پانی نہ ہو تو کیا کرتے ہیں

فرمایا! آخر وہ ہے کیا اس کا کچھ نام نہیں ہے؟

کہنے لگا جی وہی تنگجن

یہ ہیں مسلمان جنہیں تیمم کا نام تک نہیں آتا اور دعویٰ مسلمانی بھی بدستور ہے

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ایمانداری سے بتایئے جب تیمم کا نام نہیں آتا تو وضو کا کہاں آئے گا اور اگر وضو نہ ہوگا تو نماز کیسے ہوگی؟

## گریہ شیخ مجدد الف ثانی

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہونے لگے تو بایاں قدم پہلے مسجد میں داخل ہوگیا اور یہ خلاف سنت تھا



کیونکہ مسجد میں دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا سنت ہے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے جلدی سے بایاں پاؤں نکال کر دایاں داخل فرمایا اور وہیں پر بیٹھ کر اتنا گریہ فرمایا کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے

جب ہوش آیا تو عرض کیا گیا حضور صرف اتنے سے خلاف سنت پر اور وہ بھی آپ نے بھولے سے فرمایا اور پھر درست بھی فرمالیا تو اتنا گریہ فرمایا

فرمایا میری طرف دیکھ کر لوگوں نے عمل کرنا ہے اس لئے مجھے سخت ندامت ہوئی

اب لوگ فرائض چھوڑ کر بھی ندامت محسوس نہیں کرتے

## تاجدار گولڑہ اور عصر کی سنتیں

حضرت اعلیٰ گولڑوی پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک میں تھے کہ ایک مرتبہ نماز عصر کی سنتیں فوت ہوگئیں

خواب رات کو نبی کریم علیہ السلام خواب میں تشریف لائے اور فرمایا

''مہر علی اگر تم نے بھی عصر کی سنتیں چھوڑ دیں تو پھر کون پڑھے گا''

ذرا سوچیے! فرائض کو بھی جان بوجھ کر ترک کرنے والوں سے نبی کریم کتنے ناراض ہوتے ہوں گے

جبکہ سرکار کا ارشاد گرامی ہے کہ

قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

یہ زبانی عشق رسول کا دعویٰ کرنے والے

نہ ان کے چہروں سے عشق رسول کا اظہار ہوتا ہے

نہ ان کے عمل سے عشق رسول مترشح ہوتا ہے

ان کے چہروں سے انگریز کی منحوس صورت عیاں

ان کے اعمال سے یہودیت وعیسائیت کی تصویر عریاں

نہ کبھی نماز نہ روزہ

اور جب کبھی ان کی گفتگو سنو تو معلوم ہو کہ حضرت قطب الوقت ہیں

گلاں سنو تے قطب ابدال آکھو ویکھو عمل تے گلہ شیطان تے نئیں

اپنے آپ کو دین کا ٹھیکیدار گردانتے والے بڑے بڑے اونچے لوگ بھی اس مرض کے مریض ہیں کبھی نماز کی پرواہ نہیں کرے اور دین کی تبلیغ کیلئے ہزاروں روپے مقرر کر کے لیتے ہیں جبکہ یہ کام یہودیوں کے پادری کرتے تھے قرآن کریم نے بیان فرمایا کہ جب پادریوں نے دین کو بیچا تو ان کو اللہ کریم نے فرمایا:

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۴۱)

اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو

## ڈھیٹ پن کی انتہا

ایک بہت بڑے خطیب صاحب سے ہم نے کہا کہ جناب آپ نے کیا یہ آیت کریمہ نہیں پڑھی تو انہوں نے جھٹ سے جواب دیا

''ہم کب تھوڑے لیتے ہیں ممانعت تو تھوڑوں کی ہے اور ہم بہت زیادہ لیتے ہیں''۔

العیاذ باللہ تعالیٰ کتنا ڈھیٹ پن کا جواب ہے

## یہ تضاد قول وفعل ہے

حضراتِ گرامی!

بات بہت دور نکل گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے ایمان والو!

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً

اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ

اگر چہ تم کلمہ تو پڑھتے ہو مگر



مگر نماز نہیں پڑھتے

بے حیائی سے نہیں رکتے

اوامر ونواہی کی پرواہ نہیں کرتے

سنت رسول اللہ علیہ السلام پر نہیں چلتے

تو یہ قول وفعل میں تضاد ہے اور قول وفعل میں تضاد کا نام منافقت ہے ارشاد ربانی ہے کہ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (پ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۲)

کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو

لہٰذا وہی کرو جو کہو اور وہی کہو جو کرو

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

منافقت اور وہ بھی اس دین سے جس کیلئے نبی علیہ السلام نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھے

منافقت اور وہ بھی اس دین سے جس کیلئے بلال حبشی صہیب رومی ابوذر غفاری سلیمان فارسی نے مظالم برداشت کیے

منافقت اور وہ بھی اس دین سے جس کیلئے امام حسین نے کربلا میں قربانیاں پیش کیں

## سر جائے پر دین نہ جائے ہتھوں

حضراتِ گرامی! آپ بتائیے

کیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت پہلے پائی ہے یا نماز پہلے پڑھی ہے؟

یقیناً شہادت بعد میں اور نماز پہلے ہے

تو پر شہادت حسین سن سن کر رونے دھونے والو!

جب تک نماز نہ پڑھو گے

روحِ حسینؑ تم سے ہرگز راضی نہ ہوگی

عشقِ حسینؑ کا دعویٰ تب ہی سچا ہوگا جب درسِ حسینؑ پر عمل ہوگا

اور درسِ حسینؑ یہ ہے کہ

کنبہ کٹ جائے تو کٹ جائے

بچے یتیم ہو جائیں تو ہو جائیں

گھربار لٹ جائے تو لٹ جائے

سر تن سے جدا ہو تو ہو جائے

وضو کیلئے پانی نہ ملے تو نہ ملے

سجدہ کیلئے رخ کعبہ کی طرف ہو یا نہ ہو

کعبہ کی سمت معلوم ہو یا نہ ہو

میں اصغر و اکبر کی خونی زمیں پر تیمم کر کے

گھوڑے کی زین پر بھی نماز ادا کرتا ہوں

تو تم میرے اور میں تمہارا تبھی ہوں کہ تم بھی نماز نہ چھوڑو

دین نہ چھوڑو

اسلام نہ چھوڑو

اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً

دین میں پورے داخل ہو جاؤ

ہر چیز چھٹ جائے مگر دین نہ چھوٹے

سر جائے پر دین نہ جائے ہتھوں ایہہ میں امت نوں سبق پڑھا دتا

لے اوہ مالکا جیویں رضا تیری دامن جھاڑ حسینؑ وکھا دتا

## خود کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ

محترم سامعین! ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیے کہ کیا ہم اپنے بچوں کو دین کی تبلیغ



کرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتا ہے کہ

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (پ ۲۸ سورۃ التحریم آیت ۶)

اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ

کیا ہم اس کا اہتمام کرتے ہیں؟

کیا کبھی ہم نے بچوں سے کہا کہ نماز پڑھا کرو؟

کیا کبھی ہم نے بچوں سے کہا کہ ٹی وی کی عریانی و فحاشی سے آنکھوں اور کانوں کو بچاؤ؟

آج اگر آپ کے بچوں کو کچھ تکلیف پہنچے تو آپ برداشت کر نہیں پاتے

تو کل جہنم کی آگ کیسے برداشت کر پاؤ گے؟

اگر آدھی رات کو بچے کی آنکھ میں تکلیف ہو جائے تو ماں بے قرار ہو جاتی ہے اور آدھی رات کو بچے کو لے کر ڈاکٹروں کے پاس جاتی ہے کہ اس کی تکلیف ختم ہو اور یہ آرام سے سو جائے

اگر بچے کے کان میں تکلیف ہو باپ کو اتنی دیر تک چین نہیں آتا جب تک تکلیف دور نہ ہو جائے

تو اگر کل قیامت کے میدان میں ان فحاشی و عریانی دیکھنے والی آنکھوں اور سننے والے کانوں میں آگ کی سلائیاں ڈالی گئیں تو کیسے برداشت کر لو گے؟

آج ایک مختصر سی رات کی تکلیف گوارا نہیں کرتے ہو

قبر کی تاریک و طویل رات میں ان آنکھوں اور کانوں کی اذیت کیسے گوارا کر لو گے

اور کل اگر بچوں نے ہی کہہ دیا

اے مولا! ان ہمارے والدین نے ہمیں نیکی کا حکم نہ دیا

برائی سے نہ روکا

تو پھر وہاں اس کا کیا جواب دو گے؟

یہ تبلیغ ہم پر واجب ہے

تا کہ کل یہ شکایت نہ ہو سکے کہ

ہمیں کہا ہی نہیں گیا

کیونکہ حدیث پاک میں موجود ہے کہ

ہر ایک کو اپنی رعایہ کے متعلق سوال کیا جائے گا

والدین کو بچوں کے متعلق

شوہروں کو بیویوں کے متعلق

مالکوں کو مملوکوں کے متعلق

بادشاہوں کو رعایہ کے متعلق

پوچھا جائے گا

تو کیا ہم نے اپنے اپنے مقام پر یہ فریضہ ادا کیا ہے؟

آج عہد کرو

کہ آج سے پچھلے تمام گناہوں کی توبہ

اور اے مولا! ہمیں اس توبہ پر ثابت قدمی عطا فرما

ہمیں اور ہمارے بچوں کو پکا مسلمان اور دیندار بنا

تا کہ تیری توفیق اور تیرے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ السلام کے کرم سے

ہم تیرے ارشاد پر عامل ہو جائیں کہ

اُدْخُلُوْ فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً

داخل ہو جاؤ اسلام میں مکمل

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے

دل مرتضیٰ سوز صدیق دے



جسے نان جویں بخشی ہے تو نے

اسے بازوئے حیدر بھی عطا کر

دلوں کو مرکز مہر و وفا کر

جناب مصطفیٰ سے آشنا کر

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ
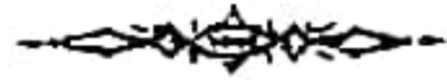
ماہ صفر کا تیسرا خطبہ

# فراست مومن سے ڈرو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَاَصْحَابِهِ الْاَصْفِيَآءِ وَالْاَوْلِيَآءِ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا بِفَرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

عرس حضور نقش لاثانی

نہایت ہی واجب الاحترام صاحب صدر قبلہ عالم حضرت پیر سیّد محمد ظفر اقبال عابد شاہ صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ علی پور سیّداں شریف یاران طریقت و برادران شریعت و بانی محفل برادر طریقت یادگار سلف صالحین حضرت علامہ مولانا



حافظ و قاری محمد اکرم صاحب نقشبندی مجددی دام فیوضہم یہ میرے آقا و مولیٰ ملجا و ماویٰ پیر و مرشد سرکار نقش لاثانی حضور شیخ المشائخ پیر سیّد علی حسین شاہ صاحب ﷫ علی پوری کا سالانہ عرس مقدس ہے جو کہ ایک طویل عرصہ سے اس علاقہ رسول نگر میں منعقد ہوتا رہا ہے اور آج بھی انعقاد پذیر ہے اس میں علماء کرام اور خطباء واعظین کی ایک کثیر تعداد موجود ہے اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری قبول و منظور فرمائے۔ آمین ثم آمین

میرے حضور نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ آج تقریر صرف میری ہو گی تو ان کثیر علماء کی موجودگی میں میں نے جو حدیث مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس کے متعلق صحیح عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرات محترم!

نبی کریم صلی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوْا بِفَرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۴۰)

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

## مومن و مسلم

گرامی حضرات! توجہ رہے۔ سرکار ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اِتَّقُوْا بِفَرَاسَةِ الْمُسْلِمِ کہ مسلم کی فراست سے ڈرو بلکہ فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔ کیوں؟

اس لئے کہ مسلم تو ہر کلمہ گو ہے مگر مومن کوئی کوئی ہے۔ مسلم عام ہے اور مومن خاص ہے ہر مومن تو مسلم ہے مگر ہر مسلم مومن نہیں ہے اور حضور علیہ السلام اس حدیث مبارکہ میں مومنین کی شان بیان فرما رہے ہیں۔

## مسلم کون ہے؟

مسلم کون ہے؟ جو اسلام لائے ___ اسلام کیا ہے؟

ملاحظہ ہو حضرت سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے لجپال آقا علیہ السلام سے سوال کیا کہ یارسول اللہ

اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ

اسلام کے بارے میں مجھے ارشاد فرمایئے کہ اسلام کیا ہے؟

تو آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحِجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۲۷ بخاری شریف جلد ا ص ۱۲)

یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت رکھے تو حج بیت اللہ کرے

تو پتہ چلا کہ مسلم وہ ہے

جو توحید کی گواہی دے

جو حضور علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دے

جو نماز قائم کرے

جو زکوٰۃ ادا کرے

جو حج بیت اللہ کرے

اور یہ ہر کلمہ گو کرتا ہے اسی لئے اس کو مسلمان کہتے ہیں

## مومن کون ہے؟

مگر مومن کی شان ان مسلمین سے بہت بلند ہے کیونکہ مومن وہ ہے کہ جو سرکار مدینہ علیہ السلام کو اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب رکھے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا



لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّنَفْسِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (مشکوٰۃ، بخاری، مسلم وغیرہ)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک والد وولد اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب نہ رکھے۔

پتہ چلا اگر محبت رسول ﷺ نہ ہو تو اسلام لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ محبت رسول ﷺ نہیں ہے تو

مسلم — نمازی تو ہے مگر مومن نہیں

مسلم — حاجی تو ہے مگر مومن نہیں

مسلم — زکوٰۃ تو ادا کرتا ہے مگر مومن نہیں

مسلم — روزے دار تو ہے مگر مومن نہیں

اور اگر مومن نہیں تو اسلام کا کوئی فائدہ ہی نہیں ___ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحٰی کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

اور حفیظ جالندھری علیہ الرحمۃ نے قلم توڑ دیا کہ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

## بغیر ایمان کے اعمال بیکار ہیں

حضراتِ گرامی! بغیر ایمان کے بارگاہ خداوندی میں کوئی عمل قابل قبول نہ ہوگا اسی لئے جہاں کہیں بھی عمل صالحہ کا ذکر فرمایا تو اس سے پہلے ایمان کو لازمی ذکر فرمایا

قرآن کریم میں سینکڑوں مرتبہ فرمایا

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے

اٰمَنُوْا پہلے اور عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بعد میں بلکہ اعمال صالحہ کی قبولیت کو ایمان سے مشروط فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

(پ۱۴ سورۃ النحل آیت ۹۷)

جس نے نیک اعمال کیے

وہ مذکر ہو یا مونث

| | |
|---|---|
| اس نے نماز بھی | پڑھی |
| روزہ بھی | رکھا |
| زکوٰۃ بھی | دی |
| حج بھی | کیا |
| یہ تمام اعمال صالحہ | کیے |

وھو مومن اور وہ ہوا مومن ___ اعمال صالحہ کو مشروط کیا ایمان کے ساتھ یعنی اگر اس نے یہ تمام اعمال حالت ایمان میں لیے تو "فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کر دیں گے۔

تو اس سے پتہ چلا کہ مسلم کا اسلام بھی تب سود مند ہے جب وہ ایمان یعنی عشق رسول بھی رکھتا ہو

ترجمہ یہ ہوا کہ

حضرات محترم!

اب حدیث مبارکہ کا ترجمہ یہ بنا کہ



| | |
|---|---|
| مومن یعنی جو بھی عاشق رسول ہے | اس کی فراست سے ڈرو |
| مومن یعنی جو بھی محبِ رسول ہے | اس کی فراست سے ڈرو |
| مومن یعنی جو بھی غلام رسول ہے | اس کی فراست سے ڈرو |
| کیونکہ "فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ" | وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے |

مومن کے دل میں جو عشق رسالت ہے وہی وہ نور ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

نور اللہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

## نور بصیرت

گرامی حضرات! حب رسول ایک نور ہے جس سے مومن ملاحظہ کرتا ہے اور کافر کے پاس یہ نور نہیں اسی لئے شب ہجرت کافر سرکار کو نہ دیکھ سکے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے سامنے سے گزرے لیکن

کھچی ہی رہ گئیں خونخوار خوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دی ہوں جس طرح کاغذ کی تصویریں
وہ ڈراتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا
تلاوت سورۂ یٰسین کی کرتا ہوا نکلا

سب کفار تلواریں سونت کر کھڑے تھے اور حضور علیہ السلام ان کے سامنے جا رہے تھے مگر وہ نہ دیکھ سکے قرآن کریم فرماتا ہے کہ

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ.

(پ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۹۸)

اور آپ دیکھیں گے انہیں کہ دیکھ رہے ہیں آپ کی طرف حالانکہ انہیں کچھ نظر نہیں آتا

کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے
کیونکہ ان کے دلوں میں نور بصیرت نہیں ہے
کیونکہ ان کے دلوں میں محبت رسول نہیں ہے

اس لئے یہ نہیں دیکھ سکتے اور مومن کے پاس نور معرفت وبصیرت ہے وہ دیکھتا ہے فرمایا "اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ" مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

## بصیرت قلبی

حضراتِ گرامی!

یہ اللہ کا نور مومن کے دل میں ہے تو پتہ چلا کہ مومن دل کی آنکھوں سے دیکھتا ہے

غور فرمایئے کہ اللہ کریم کو دیکھنا اس سرکی آنکھ سے ممکن نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (پ۷ سورۃ الانعام آیت ۱۰۳)

یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کر سکتی

مگر حضرت مولائے کائنات سیّد المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ

"یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں اور اسے نہ دیکھوں"
(شواہد النبوت ص۲۷۹ اردو مطبوعہ لاہور)

تو صاف صاف پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کی رویت بصیرت قلبی سے ہے کیونکہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور وہ نور مومن کے دل میں موجود ہے

خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

## تصدیق جبرئیل علیہ السلام

رئیت ربی فی احسن صورۃ (مشکوۃ شریف ص۶۹۔۷۰)



میں نے اپنے رب کو بہت احسن صور میں دیکھا

یہ بھی بصیرت نور قلبی ہے جس کی تصدیق حضرت جبرائیل نے فرمائی (علیہ السلام)

نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاِنِّیْ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ
(جامع الترمذی جلد ثانی ۵۵)

بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے

سیّدنا جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب شب معراج میں نے سرکار علیہ السلام کا سینہ مبارک کھولا اور قلب مقدس کو اس سے نکالا تو میں نے دیکھا کہ

فِیْهِ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تسمعان (شفا شریف جلد ۱ ص ۱۰۳)

اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں

مجھے معلوم ہو گیا کہ جو ہم نہیں دیکھتے وہ حضور دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور وہ ہم نہیں سنتے وہ حضور علیہ السلام دل کے کانوں سے سنے ہیں

## فیضان نبوت

گرامی حضرات!

مومن بلاواسطہ حضور علیہ السلام کے فیضان پاک سے بہرہ ور ہوتا ہے اس لئے اس کے دل میں بھی نور معرفت وبصیرت ہوتا ہے۔ اور وہ اسی نور سے دیکھتا ہے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

"اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ"

میاں صاحب فرماتے ہیں کہ

جدوں رب دل دیاں اکھیاں دیوے چانن ہووے نوروں
محبوباں نوں نظریں آوے کیا نیڑے کیا دوروں

## ہر انسان نور سے دیکھتا ہے

سامعین ذی وقار! توجہ فرمائیں

یہ جو آنکھ کے اندر سفید پتلی ہے اور اس میں پھر ایک سیاہ پتلی کے اندر ایک چھوٹا سا نقطہ ہے اسی سے ہر انسان دیکھتا ہے۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں کہ وہ انسان مومن ہی ہو خواہ مومن ہو یا کافر اسی چھوٹے سے نقطہ سے دیکھتا ہے اور تمام لوگ کہتے ہیں اس نقطہ میں اللہ کا نور ہے جس انسان کی آنکھ میں ایک نقطہ کے برابر اللہ کا نور موجود ہو تو اس کی بصارت کا یہ عالم ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں ہزاروں میل کی مسافت پر آسمان کو دیکھ رہا ہے تو

جو شخص ہو بھی     مومن

اس کے دل میں ہو بھی     اللہ کا نور

تو اس کی بصارت کا کیا عالم ہوگا

اور جو ہو ہی سراپا نور ___ جس کے بارے میں ارشاد باری ہو کہ

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (پ ٦ سورۂ مائدہ آیت ١٥)

## مجھے نور بنادے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور دیکھتا رہا کہ آپ ﷺ کیسے نماز ادا فرماتے ہیں پھر آپ نے نماز ادا فرمائی تو آپ اپنی نماز میں فرماتے یا سجدہ میں فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَ فَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّقَالَ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا ۔

(مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۰)

اے اللہ میرے دل میں نور کردے اور میرے کانوں میں نور کردے اور



میری آنکھوں میں نور کردے اور میرے دائیں نور کردے اور میرے بائیں نور کردے اور میرے آگے نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے اور میرے اوپر نور کردے اور میرے نیچے نور کردے اور میرے لئے نور کردے اور فرمایا مجھے نور بنادے۔

چہرے کی ضیا نور عمامہ کی چمک نور
اس آیت رحمت کی ہے ہر زیر وزبر نور

## جو سراپا نور ہے

حضرات محترم!

جس شخص کی آنکھوں میں صرف ایک نقطہ کے برابر نور ہو وہ ایک سیکنڈ میں بلاتکلف ہزاروں میل دور آسمان کو دیکھ لے تو جس محبوب کے

کان ہوں     نور

آنکھیں ہوں     نور

دل ہو     نور

دائیں ہو     نور

بائیں ہو     نور

نیچے ہو     نور

اوپر ہو     نور

جس کیلئے ہو     نور

جو خود ہی ہو سراپا     نور

اس محبوب کی سماعت و بصارت کا کیا عالم ہوگا؟ ___ وہ سراپا نور اپنے نور سے

آگے بھی     دیکھے گا

پیچھے بھی     دیکھے گا

دائیں بھی — دیکھے گا

بائیں بھی — دیکھے گا

اوپر بھی — دیکھے گا

نیچے بھی — دیکھے گا

بلکہ وہ سراپا نور اپنی ہر سمت کو اپنے نور سے ملاحظہ فرمائے گا۔

## سرکار کی بصارت

نبی کریم علیہ السلام نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ارشاد فرمایا:

اقیمو الصفوف فانی لاراکم خلف ظھری (بخاری شریف جلد اول ص ۱۰۰)

اپنی صفیں درست رکھا کرو بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں

فرمایا

اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ لَا رَاکُمْ خَلْفَ ظَھْرِیْ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۰۰)

اپنی صفوں کو درست رکھا کرو بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرٰی فِی الظُّلْمَآءِ کَمَا یَرٰی فِی الضَّوْءِ (حجۃ اللہ علی العلمین ص ۶۷۹)

رسول اللہ ﷺ اندھیرے میں بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے روشنی میں

## تیری مدد کی گئی

امام طبرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام کی ایک خادمہ بوقت تہجد آپ کو وضو کروا رہی تھیں کہ آپ نے فرمایا

نصرت — نصرت — نصرت

تیری مدد کی گئی — تیری مدد کی گئی — تیری مدد کی گئی



خادمہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے تو نہ کسی کی آواز سنی اور نہ ہی کسی کو پکارتے ہوئے دیکھا کہ آپ سے کوئی مدد طلب کرتا ہو تو آپ نے کس کی مدد فرمائی۔

فرمایا فلاں علاقہ میں میرے غلاموں نے مجھے مدد کیلئے پکارا تھا سو میں نے ان کی مدد کی ہے۔ (طبرانی صغیر)

## ارشاد غوث اعظم رضی اللہ عنہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدِلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِ

(قصیدہ غوثیہ)

میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو ایسے دیکھا کہ جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ

فرمایا اِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

چوداں طبق فقیری دی وچ بغلی جدوں جی چا ہوے جھاتی پا لئے

چارے کوٹ کشکول دے گھیر اندر حکم اللہ دے نال وکھا دیئے

اور حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمۃ نے فرمایا

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانے ہو

وچے ای ویڑے وچے ای جھگڑے وچے ای ونج مہانے ہو

چوداں طبق دے دے اندر تمبو وانگوں تانے ہو

## مومن چودہ طبق کو سامنے دیکھتا ہے

حضرات گرامی! مومن چودہ طبق کو سامنے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (پ ۴ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۹۱)

(وہ عقلمند جو) یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اور غور کرتے رہتے ہیں زمین و آسمان کی پیدائش میں (اور تسلیم کرتے ہیں) اے ہمارے مالک نہیں پیدا فرمایا تو نے یہ (کارخانہ قدرت) بے کار پاک ہے تو (ہر عیب سے) ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے

اس آیت مبارکہ میں غور کیجئے کہ ''وہ لوگ غور وفکر کرتے ہیں تخلیق زمین و آسمان میں'' اور کہتے ہیں کہ "مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً" یہ سب کچھ تو نے باطل پیدا نہ فرمایا لفظ ھذا اسم اشارہ ہے قریب محسوس مبصر کیلئے یعنی یہ لفظ اس مشار الیہ پر بولا جاتا ہے جو

قریب بھی ہو ___ دیکھا بھی جاسکے ___ محسوس بھی ہو

تو پتہ چلا کہ وہ زمینوں اور آسمانوں کی تخلیق پر غور کرتے ہوئے جب لفظ ھذا کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ "مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا" تو نے باطل پیدا نہ کیا یہ (زمین و آسماں)

| | |
|---|---|
| تو یہ چودہ طبق ان کے | قریب ہوتے ہیں |
| یہ چودہ طبق ان کے | سامنے ہوتے ہیں |
| یہ چودہ طبق ان کو | محسوس ہوتے ہیں |
| یہ چودہ طبق ان کو | نظر آتے ہیں |

کیونکہ ھذا اسم اشارہ قریب محسوس مبصر کیلئے ہے اسی لئے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

## لفظ ینظر فرمانے کی وجہ

حضرات محترم!

نبی کریم علیہ السلام نے لفظ ''ینظر'' فرمایا ہے

قد ینظر ___ سوف ینظر ___ سینظر یا کان ینظر نہیں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے



کہ اگر مضارع پر قد داخل ہو تو ماضی قریب کا معنیٰ دیتا ہے جیسے

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴)

اے محبوب ہم نے دیکھا ہے آپ کا رخ انور آسمان کی طرف پھرنا

یعنی کہ ابھی آپ نے رخ انور کو آسمانوں کی طرف اٹھایا تھا تو ہم نے دیکھ لیا تھا یہ ماضی قریب کا معنی ہے اگر حضور قَدْ یَنْظُرُ فرماتے تو مومن کی رویت ماضی قریب سے خاص ہو جاتی اگر مضارع پر س یا سوف داخل ہو تو مستقبل قریب کا معنیٰ دیتے ہیں جیسے کہ

فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ (پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۵)

عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے

تو سین نے مضارع کو مستقبل قریب سے خاص کر دیا ایسے ہی سوف ہے اگر حضور فرماتے ہیں سَیَنْظُرُ یا سَوْفَ یَنْظُرُ یعنی عنقریب دیکھے گا مومن تو یہ زمانہ مستقبل قریب سے خاص ہو جاتا۔

اگر کان کا لفظ مضارع پر آجائے تو ماضی استمراری سے خاص ہو جاتا ہے جیسے کہ

| | |
|---|---|
| كَانَ يَضْرِبُ | وہ مارتا تھا |

نبی کریم علیہ السلام نے بغیر قَدْ ___ کَانَ ___ سین یا سوف کے لفظ ینظر صیغہ مضارع ارشاد فرمایا اور مضارع کا اقتضاء حال واستقبال ہوا کرتا ہے تو فرمایا کہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور دیکھے گا۔

| | |
|---|---|
| جیسے آج ظاہری حیاتی میں | دیکھتا ہے |
| ویسے ہی کل برزخی حیاتی میں بھی | دیکھے گا |

یہ مت سمجھنا کہ آنکھیں بند ہو گئیں تو اس کی بصارت بھی بند ہو جائے گی۔

یہ تو اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

یہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور دیکھتا رہے گا

آج بھی دیکھتا ہے — کل بھی دیکھے گا

کل بھی دیکھے گا — قبر میں بھی دیکھے گا

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے

قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

## فرشتے کہتے ہیں سو جا

حضراتِ محترم!

ملائکہ قبر میں مومن سے اسی لئے کہتے ہیں کہ

لَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ (مشکوٰۃ شریف)

سو جا مثل نوبیاہتا دلہن کے

یہ نہیں کہتے ہیں کہ "مت" مرجا

کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ آج بلکہ ابھی ان کے چاہنے والے آئیں گے اور یہ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے اور پھر یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری رہے گا۔

اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

یہ (انہیں) اللہ کے نور سے دیکھتے رہیں گے۔

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ

المیت یسمع خفق النعال (بخاری شریف ج اول ص ۱۷۸)

میت جوتوں کی آہٹ کو سنتی ہے

تو جب عام میت سنتی دیکھتی ہے تو یہ کیوں نہیں دیکھتے سنتے جن کیلئے فرمایا

اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

تو اس ساری بحث سے پتہ چلا کہ



مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور — دیکھتا رہے گا

مومن اپنی قبر میں زندہ ہے اور — زندہ رہے گا

مومن قبر میں سنتا ہے اور — سنتا رہے گا

## اہل قبور کو سلام کہو

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم قبرستان سے گزرو تو کہو اے اہل قبور تم پر سلامتی ہو بلکہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم شریف، مشکوۃ شریف ص ۱۵۴)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم انہیں تعلیم دیتے تھے کہ وہ قبرستان جائیں تو کہیں اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ اور ایک روایت میں ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (اے مسلمانوں کے گھر والو! السلام علیکم انشاء اللہ ہم تمہارے ساتھ لاحق ہوں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (شرح مسلم سعیدی جلد ۲ ص ۱۷۸)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اھل القبور کو سلام کہنا ضروری ہے کیونکہ اس کا حکم دیا گیا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے اس کی غرض و غایت کیا ہے ملاحظہ ہو حدیث پاک

## آپس میں سلام کرنے کو رواج دو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

(مسلم شریف بحوالہ انوار الحدیث ص ۳۳۹)

کیا میں تم و ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔

تو معلوم ہوا کہ آپس میں علیک سلیک سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔

تو جب حکم شریعت کے مطابق اہل القبور کو سلام کہا جائے گا تو سلام کہنے والے اور قبر والے کے درمیان محبت بڑھے گی۔

اب آپ سلام کر کے صاحب قبر کو کلام وغیرہ تحفۃً پیش کریں گے تو وہ اس تحفہ و محبت کے بدلہ میں آپ کو سلام کر کے آپ کے لئے دعا کرے گا اور اپنا تحفہ و محبت آپ کو پیش کرے گا۔

کیونکہ سلام کہنے کی غرض ہی یہی ہے کہ آپس میں محبت پڑے۔

تو ثابت ہوا کہ اہل القبور کو سلام کرنا بھی جائز

اہل القبور کو تحفہ محبت پیش کرنا (ایصال ثواب) بھی جائز

ان سے دعا کی درخواست کرنا بھی جائز

## شریعت کا حکم

گرامی حضرات!

شریعت کا یہ بھی حکم ہے کہ

اندھے کو اشارے سے سلام نہ کیا جائے

اونچا سننے والے۔ کم سننے والے یا نہ سننے والے کو بول کر سلام نہ کیا جائے

کیونکہ اندھا اشارہ کو دیکھ نہیں سکتا

نہ سننے والا آواز کو سن نہیں سکتا

اور اندھا اشارہ کو نہ دیکھے گا تو جواب نہ دے گا اسی طرح نہ سننے والا آپ کا



سلام سن نہ سکے گا اور جواب نہ دے گا تو اس کا گناہ سلام کرنے والے پر ہوگا کیونکہ اس نے ان کی معذوری کی رعایت نہیں کی۔

اب نبی کریم علیہ السلام نے اہل قبور کو سلام کرنے کی تعلیم فرمائی تو اس سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ

قبروں والے ہمارا سلام سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

کیونکہ اگر وہ نہ سنتے ہوں اور جواب نہ دیتے ہوں تو سلام کرنے والا گنہگار ہوگا اور سلام کہنا عبث مگر سرکار علیہ السلام کا یہ تعلیم فرمانا کہ تم جب قبرستان سے گزرو تو اموات کو سلام کہا کرو اس بات پر دلیل ہے کہ کہ قبروں والے سنتے اور جواب دیتے ہیں۔

تو جب قبر والے سنتے ہیں

قبر والے جواب دیتے ہیں

تو قبر والے مردہ کیسے؟

سننا بھی زندہ کا کام

جواب دینا بھی زندہ کا کام

جیسے وہ زندگی ظاہری میں سنتے تھے قبر میں بھی سنتے ہیں

جیسے وہ زندگی ظاہری میں جواب دیتے تھے قبر میں بھی دیتے ہیں

جیسے وہ زندگی ظاہری میں دیکھتے تھے قبر میں بھی دیکھتے ہیں

فرمایا: اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

بے شک وہ (مومن) اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور دیکھتا رہے گا

آج دیکھتا ہے قبر میں بھی دیکھتا رہے گا

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں

درحقیقت وہ کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

## قرآن وحدیث کا مطالعہ کیجئے

گرامی حضرات!

یہ فنا اور بقا یہ موت و حیات یہ ہلاکت ونجات اور ان کے فلسفے یہ طویل سلسلہ ہے مگر میں نے شعر میں کہا ہے کہ

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں

تو بہت سے لوگوں کی جبینوں پر بل پڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ___ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

ماتھے پر شکن نہ ڈالیئے بلکہ    قرآن کا مطالعہ کیجئے
جبیں پہ بل نہ لایئے بلکہ    حدیث کو پڑھ کر دیکھئے

## دو اصولی قاعدے

دیکھئے یہ مسئلہ نہایت آسانی سے آپ کو عرض کر کے واضح کر دیتا ہوں تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو بات سمجھ میں آجائے گی۔ غور کیجئے علماء اصول فرماتے ہیں کہ

تُعْرَفُ الْاَشْيَآءُ بِاَضْدَادِهَا

تمام اشیاء کی پہچان ان کی اضداد سے ہے

ٹھنڈے کی پہچان    گرم کی وجہ سے ہے
کالے کی پہچان    گورے کی وجہ سے ہے
تحت کی پہچان    فوق کی وجہ سے ہے
یمین کی پہچان    یسار کی وجہ سے ہے
خلف کی پہچان    امام کی وجہ سے ہے
دن کی پہچان    رات کی وجہ سے ہے

اور دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ

اجتماع الضدین محال





دو متضاد اشیاء کا ایک مقام پر اجتماع ہونا محال ہے۔

یہ ممکن نہیں ہے

ایک ہی وقت میں ایک ہی مقام پر    دن بھی ہو اور رات بھی
ایک ہی چیز ایک ہی وقت میں    ٹھنڈی بھی ہو اور گرم بھی
ایک ہی انسان ایک ہی وقت میں    کالا بھی ہو اور گورا بھی

## نتیجہ کیا نکلا؟

تو نتیجہ کیا نکلا کہ ایک ہی وقت میں

جہاں دن ہے    وہاں رات نہیں
جہاں صبح ہے    وہاں شام نہیں
جو چیز ٹھنڈی ہے    وہ گرم نہیں
جو چیز گرم ہے    وہ ٹھنڈی نہیں
جو کالا ہے    وہ گورا نہیں
جو گورا ہے    وہ کالا نہیں

## توجہ کیجئے

سامعین کرام! اب توجہ کیجئے

موت کی ضد ہے    حیات
فنا کی ضد ہے    بقا
اور ہلاکت کی ضد ہے    نجات
تو پھر جہاں موت ہوگی    وہاں حیات نہ ہوگی
جہاں حیات ہوگی    وہاں موت نہ ہوگی
جہاں فنا ہوگی    وہاں بقا نہ ہوگی
جہاں بقا ہوگی    وہاں فنا نہ ہوگی

| | |
|---|---|
| جہاں ہلاکت ہوگی | وہاں نجات نہ ہوگی |
| جہاں نجات ہوگی | وہاں ہلاکت نہ ہوگی |

## یہی تین الفاظ ہیں

حضراتِ گرامی! یہی تین الفاظ ہیں جو حضرت انسان کے انتقال دنیا پر قرآن کریم میں بولے گئے۔ موت ___ فنا ___ ہلاکت

ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (۲۱ سورۃ العنکبوت آیت ۵۷)

ہر جاندار موت کا ذائقہ چکھے گا

دوسری جگہ پر ارشاد فرمایا:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۲۶)

ہر کسی پر فنا ہے

تیسری جگہ فرمایا

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (پ ۲۰ سورۃ القصص آیت ۸۸)

ہر شی ہلاک ہو جائے گی مگر اللہ کی ذات

| | | |
|---|---|---|
| پہلا لفظ ہے | موت | اسکی ضد ہے حیات |
| دوسرا لفظ ہے | فنا | اس کی ضد ہے بقا |
| تیسرا لفظ ہے | ہلاکت | اس کی ضد ہے نجات |

قاعدہ ذہن میں رہے کہ موت وحیات ___ فنا و بقا ہلاکت ونجات ایک ہی جگہ پر جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ اضداد باہمی ہیں اور اضداد کا اجتماع محال ہے

## یہ حیات طیبہ پا چکے ہیں

اب آیئے اللہ کریم سے سوال کریں کہ اے مولا تو ہی بتا کیا ایمان والے مر جائیں گے تو ارشاد فرمایا کہ



مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

(۱۴ سورۃ النحل آیت ۹۷)

جس نے اعمال کیے نیک مذکروں میں سے ہو یا مونثوں میں سے اور ہو مومن تو ہم اسے زندگی عطا کریں گے پاکیزہ ___ حیات طیبہ عطا فرمادیں گے تو اس آیت کریمہ کے مطابق اولیاء کاملین عالمین صالحین حیات طیبہ پا چکے ہیں۔

| | |
|---|---|
| داتا ہجویری | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| خواجہ اجمیری | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| سلطان باہو | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| تاجدار علی پور | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| تاجدار گولڑہ | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| سرکار لاثانی | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| نقش لاثانی | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| غوث جیلانی | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| تمام اولیاء کرام | حیات طیبہ پا چکے ہیں |
| تو قاعدہ کے مطابق | جہاں موت ہے وہاں حیات نہیں اور جہاں حیات ہے وہاں موت نہیں |

تو جو حیات طیبہ پا چکے ہیں ان پر موت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا کہ

سرکار مدینہ کی الفت میں جو مرتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

آیت کریمہ میں شرط ہے کہ "وَهُوَ مُؤْمِنٌ" اعمال صالحہ کرنے والا مومن یعنی غلام رسول ہو تو "فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" ہم اسے حیات طیبہ عنایت کریں گے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ

سرکار مدینہ کی الفت میں جو مرتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

اور جناب صائم چشتی علیہ الرحمت نے فرمایا:

مر گئے اونہاں دے جہڑے کہن مر گئے ساہڈا ہے ہراک تاجدار زندہ
ساہڈا نبی ساہڈا علی زندہ ساہڈا ہے ہراک مزار زندہ
مہر علی زندہ غوث جلی زند ساہڈا ہند الولی سرکار زندہ
اٹ اٹ جامعہ رضویہ دی پئی آکھے ہے سردار زندہ ہے سردار زندہ

## دوسرا لفظ ہے فنا

گرامی قدر سامعین! دوسرا لفظ ہے فنا ــــ فنا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
(پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۲۶، ۲۷)

ہر شخص پر فنا ہے اور باقی رہے گی تیرے رب ذوالجلال کی ذات
اب فنا کی ضد ہے بقا
جہاں فنا ہے وہاں بقا نہیں
جہاں بقا ہے وہاں فنا نہیں
تو ہر شی ہو جائے گی فنا مگر تیرے رب کی ذات
سب نے یہی ترجمہ کیا
مگر یہ ترجمہ لغت کے خلاف ہے

## شناخت علامت

وجہ کا معنیٰ ذات کرنا معنیٰ حقیقی نہیں ہے
وجہ کا لغوی معنی ہے ''علامت شناخت''
آپ لولوں نے ہزار آدمیوں میں سے محمد مقبول احمد سرور کو تلاش کرنا ہے تو



کہاں سے اور کیسے پتہ چلے گا کہ یہ مقبول ہے؟
''علامت شناخت'' یعنی وجھہ سے پتہ چلے گا اسی لئے چہرہ کو عربی میں وجہ کہتے ہیں علماء کرام آپس میں گفتگو کریں تو کسی مسئلہ کے جواز یا عدم جواز کو ثابت کریں گے کسی دلیل کے ساتھ وہ دلیل اس مسئلہ کی وجہ ہو گا جیسا کہ ایک عالم دوسرے سے کہے کہ آپ نے یہ جو فلاں مسئلہ کا جواز پیش کیا ہے تو

مَا وَجْهُ ذٰلِكَ

اس کی وجہ (علامت شناخت) کیا ہے
تو وہ دلیل اس جواز کیلئے علامت شناخت ہوتی ہے اس لئے اسے وجہ کہتے ہیں
پتہ چلا کہ وجہ کا معنیٰ ہے ''علامت شناخت''
تو فرمایا ہر شیء فنا ہو جائے گی مگر تیرے رب کی علامت شناخت باقی رہے گی

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

اور باقی رہے گی تیرے رب کی علامت شناخت
تو آیئے معلوم کریں کہ اللہ کی علامت شناخت کیا ہے؟

## جو مخلوق علامت شناخت ہے رب کی

حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اللہ کریم نے فرمایا

كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَيْ اُعْرَفَ (موضوعات کبیر ص ۱۵۹، مکتوبات امام ربانی دفتر سوم ص ۱۲۲)

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا تو میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پھر میں نے اک ایسی مخلوق کو پیدا کیا جس کی وجہ سے میں پہچانا گیا
جب اس مخلوق کی وجہ سے اللہ پہچانا گیا وہ مخلوق ہوئی اس کی علامت شناخت
تو آیئے اب اس مخلوق کا پتہ چلائیں کہ وہ کونسی مخلوق ہے ــــ فرمایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۷۲)

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں کیوں نہیں؟

تو جس نے اس کی ربوبیت کا قرار کیا وہی اس کی علامت شناخت ٹھہرا

امام رازی فرماتے ہیں کہ

اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰی فَھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(تفسیر کبیر ماتحت آیت مذکور)

سب سے پہلے جس نے کہاں ہاں کیوں نہیں وہ محمد ﷺ ہیں

اسی لئے تو فرمایا کہ پیارے حبیب

لَوْلَاکَ لَمَا اَظْھَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ

(موضوعات کبیرہ ص۱۵۹ مکتوبات مجدد اف کا ثان دفتر سوم ۱۶۲)

اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا

تو سب سے پہلی علامت شناخت باری تعالیٰ ہیں حضور علیہ السلام

آپ کے بعد ہر وہ مومن جس نے آپ کی اتباع میں کہا قَالُوْا بَلٰی وہ سب

## اولیاء کی نشانی

ایک اور حدیث پاک سماعت فرمایئے۔ نبی اکرم ﷺ فرمایا کہ ولی کی نشانی یہ ہے کہ

اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (بخاری شریف مشکوۃ شریف باب الکرامات)

جب تم ولی و دیکھو تو اللہ یاد آ جائے

تو اللہ کریم کی یاد دلانے والے یہ ولی بھی ہیں اللہ تعالیٰ کی علامت شناخت

تو فرمایا ہر شیء فنا ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کی علامت شناخت نہ ہوگی تو واضح ہو گیا کہ

ہر کوئی فنا ہو جائے گا مگر انبیاء فنا نہ ہوں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی علامت شناخت ہیں



ہر کوئی فنا ہو جائے گا مگر اولیاء فنا ہوں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی علامت شناخت ہیں

تو یہ باقی رہیں گے

اب قاعدہ کے مطابق جہاں فنا ہے وہاں بقا نہیں

اور جہاں بقا ہے وہاں فنا نہیں

اولیاء و انبیاء باقی رہیں گے لہٰذا وہاں فنا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

## تیسرا لفظ ہے ہلاک

گرامی قدر سامعین! تیسرا لفظ ہے ہلاکت ارشاد فرمایا:

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (پ۲۰ سورۃ القصص آیت ۸۸)

ہر شی ہلاک ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کی ذات

## مثال سفینہ نوح

اب ایک حدیث پاک سماعت کیجئے۔ میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَّنْ رَّکِبَھَا فَنَجَا

(الصواعق المحرقہ ص۱۸۶)

میری اہل بیت کی مثال تم میں ایسے ہے جیسے کہ سفینۂ نوح کو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا۔

## یہ نجات پا چکے ہیں

میں دعویٰ سے کہتا ہوں

ہر ولی اہل بیت کرام کی اس کشتی میں سوار ہے

بغیر حب اہل بیت کے ولایت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا

تو ہر ولی محبِ اہل بیت ہو کر نجات پا چکا ہے

تو جہاں نجات ہے — وہاں ہلاکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

فرمایا — مَنْ رَكِبَهَا فَنَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا فَهَلَكَ (الصواعق المحرقہ ص۱۸۶)

| | |
|---|---|
| جو اس کشتی پر سوار ہو گیا | نجات پا گیا |
| جو اس کشتی سے پیچھے رہ گیا | ہلاک ہو گیا |
| تمام مومنین اس کشتی پر سوار ہو کر | نجات پا چکے ہیں |
| اور جہاں نجات ہے وہاں | ہلاکت نہیں ہے |

تو ثابت ہوا کہ

اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

## اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

سامعین مکرم! میں عرض کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ سرور سینہ علیہ السلام نے فرمایا

اِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

مومن دیکھتا ہے اور دیکھتا رہے گا اللہ کے نور سے

| | |
|---|---|
| تو یہ اللہ کے ولی جیسے اس حیات ظاہری میں | اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں |
| ایسے ہی حیاۃ برزخی یعنی قبر میں بھی | اللہ کے نور سے دیکھیں گے |

## یہ عرس نقش لاثانی ہے

یہ میرے مرشد گرامی سرکار نقش لاثانی علی پوری قدس سرہ کا عرس مبارک ہے میں اسی حوالہ سے بات کر رہا ہوں کہ میں نے اپنے مرشد گرامی کو حقیقی طور پر اس حدیث پاک کا مصداق پایا لہٰذا میں اپنے ساتھ بیتے ہوئے دو واقعے عرض کرتا ہوں جن میں سے ایک واقعہ آپ کی حیات ظاہری کا ہے اور یک بعد از وصال کا۔



## حیات ظاہرہ کا واقعہ

**1982**ء کی بات ہے۔ فقیر کی تقریر تھی فتح پور گوگیرہ سے دو میل پیچھے علاقہ ٹھٹھہ چنوں میں رات کو جب تقریر شروع ہوئی تو تقریر کے مقابلے میں کچھ لوگوں نے بھنڈ بلا لئے۔

ایک طرف یہ بھانڈ نقلیں کر رہے تھے

دوسری طرف فقیر میلاد النبی پر تقریر کر رہا تھا

عجیب سماں تھا کہ وہ بھی ڈٹے رہے اور فقیر بھی

بالآخر ساڑھے تین گھنٹے خطاب ہوا تو وہ بھانڈ تھک ہار کر چلے گئے اور گیارہویں کے حلوے میلاد کے لڈو کھانے والا درویش ڈٹا رہا اور بیان کرتا رہا

نتیجہ یہ نکلا کہ جو تقریر گیارہ ساڑھے گیارہ ختم ہونی تھی وہ ایک ڈیڑھ بجے ختم ہوئی

واپسی کے لئے بس کا آخری ٹائم گیارہ بج کر چالیس منٹ پر نکلنا تھا وہ نکل گیا ___ اب میں نے ان سے پوچھا تو پتہ چلا کہ بس چار بجے کے بعد آئے گی اس سے پہلے واپسی کا ذریعہ کوئی نہیں چارپائی پر بستر کر کے مجھے لٹا دیا گیا۔

میں اگرچہ جاٹ فیملی کا بندہ تھا مگر وہاں چارپائی ایک بڑے صحن میں اور پھر چارپائی کے اردگرد بڑے بڑے سائز کے منہ والے کتے دیکھ کر مجھے خوف آنے لگا ہمت کی اور پونے دو بجے کے درمیان اٹھ کر اکیلا ہی فتح پور کے راستہ پر چل پڑا

رات کا پچھلا پہر ___ تن تنہا ___ ویران سڑک پر نعتیں گنگنا ہوا آہستہ آہستہ آواز سے سرکار کی تعریف کرتا کراتا سوا دو بجے اڈا فتح پور پہنچا تو وہاں بھی کوئی بندہ نہ پرندہ بڑا اڈا ویرانی کا منظر اور ھو کا عالم پیش کر رہا تھا وہاں بھی ویسے ہی کتے گھوم رہے تھے اب میں نے آنکھیں بند کر کے اپنے مرشد گرامی کا تصور کیا اور عرض کیا

"حضور مزا تو تب ہے آج اگر مدد فرمائیں تو"

ساتھ ہی میاں صاحب کا شعر زبان آن پر آ گیا کہ

آل اولاد تیری دا منگتا ہاں کنگال زبانی
پا دیو خیر میری بھی جھولی صدقہ شہہ لاثانی

ابھی نگاہ دل پر ہی جمی ہوئی تھی کہ اچانک ہارن کی آواز آئی_ نظر اٹھائی تو بس رکی اور کنڈیکٹر نے پوچھا "فیصل آباد" کہا جی ہاں فیصل آباد بس پہ چڑھا جہاں چار بجے کے بعد بس نے آنا تھا وہاں میں اپنے مرشد گرامی کی نظر سے پونے چار بجے گھر بیٹھا ہوا تھا

مالی دا کم پانی دینا پھل پکے ہون یا کچے
پیر مریداں دے سرتے ای رہندے جھوٹے ہون یا سچے

اِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ

مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

کہاں فتح پور
کہاں علی پور

اور آدھی شب گزرنے کے بعد___ میرے مرشد گرامی علی پور شریف سے مجھے فتح پور میں ملاحظہ فرما رہے تھے جبھی تو فوری مدد فرمائی

جدوں رب دل دیاں اکھیاں دیوے چانن ہووے نوروں
محبوباں نوں نظریں آوے کی نیڑے کیا دو روں

## حیات ظاہرہ کے بعد کا واقعہ

1987ء میں حضور کا انتقال ہوا ہے اور یہ واقعہ 1989ء کا ہے فقیر کا چھوٹا بیٹا محمد طیب مقبول پیدا ہوا تو انتہائی لاغر و کمزور___ اسے سول ہسپتال فیصل آباد میں ایڈمٹ کروایا تو ڈاکٹر پریشان اور دن رات ڈرپیں لگ رہی تھیں۔ میرے والد گرامی



حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز کے بعد مکان کی سب سے اوپر والی چھت پر گئے اور پریشانی کے عالم میں لیٹ گئے۔

آنکھ لگ گئی تو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ خواب میں جلوہ گر ہوئے اور فرمایا

"مولوی جی اوہ نکڑا کتھے وے"

یعنی کہ مولوی صاحب وہ چھوٹا بچہ کہاں ہے

حضرت خواب میں اپنے مرشد کے اس ارشاد کے بعد بے ساختہ گریہ فرمانے لگے اور زاروقطار رونے لگے تو آپ نے فرمایا

"مولوی جی! پریشان نہ ہووَ ایہہ نکڑا ایس مرض نال نئیں جاندا"

یعنی کہ مولوی صاحب! پریشان نہ ہوں یہ چھوٹا بچہ اس سے مرض نہیں مرے گا اتنی دیر میں ہم بچے کو ہسپتال سے لے کر گھر آ چکے تھے اور وہ روبصحت ہو چکا تھا آج بھی الحمد للہ موجود ہے اور سولہ سالہ بچہ عمر سے زیادہ جوان معلوم ہوتا ہے۔

تو نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد کی تصدیق و تائید ہوگئی کہ

اِتَّقُوْا بِفِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ وَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا ہے

دعا ہے کہ مولائے کریم ہمیں عقیدہ صحیحہ مذہب مہذب اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم فرمائے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

ماہ صفر کا چوتھا خطبہ

# عشاقانِ رسالت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ
وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْرَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ
صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

## درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں



## دولت عشق رسول

معزز سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا لاتعداد شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور عشق رسول کی دولت سرمدی سے مالا مال فرمایا۔ یہ اس کی خاص عنایت اور بہت بڑا فضل ہے۔ کسی عاشق رسول نے کیا خوب فرمایا کہ

فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے

## حضور علیہ السلام کا صدقہ

گرامی حضرات!

دنیا کی یہ ساری نعمتیں ہمیں وجود مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بدولت ہی تو عطا کی گئی ہیں۔

زمین عطا کی گئی — حضور علیہ السلام کا صدقہ
آسمان عطا کیا گیا — حضور علیہ السلام کا صدقہ
سورج عطا کیا گیا — حضور علیہ السلام کا صدقہ
چاند عطا کیا گیا — حضور علیہ السلام کا صدقہ
ستارے عطا کیے گئے — حضور علیہ السلام کا صدقہ
مال عطا کیا گیا — حضور علیہ السلام کا صدقہ
دولت عطا کی گئی — حضور علیہ السلام کا صدقہ
اولاد عطا کی گئی — حضور علیہ السلام کا صدقہ
وطن عطا کیا گیا — حضور علیہ السلام کا صدقہ

## نعمت عظمیٰ

اسی لیے حضور علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ارشاد فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا (پ۴ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ انہیں ان میں سے ایک رسول بھیجا۔

تو اس آیت کریمہ نے بتایا کہ تمام انعامات الٰہیہ ہمیں اسی نعمت عظمٰی کے طفیل ملی ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

## روح ایمان جان دین

گرامی حضرات!

انسان ہر نعمت سے فطرتی طور پر محبت کرتا ہے کیونکہ ان نعمتوں کے بغیر اس کا گزارہ ہی نہیں ہے اور اسی محبت کا تقاضہ ہے کہ ان انعاماتِ الٰہیہ کا شکر ادا کیا جائے یعنی ان کے عطا فرمانے والے کا ممنون احسان بنا جائے اور ان نعمتوں کی قدر کی جائے۔

تو ذرا غور فرمایئے! جب ان نعمتوں سے ہمیں محبت ہے اور ہونی بھی چاہیے کیونکہ ان کے بغیر زندگی کا لطف دوبالا نہیں ہوتا تو پھر جس آقا علیہ السلام کے طفیل یہ سب نعمیں ملی ہیں ان سے محبت کیوں نہ ہو؟ جبکہ ان کی محبت تو عین ایمان ہے ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

مغز قرآں روحِ ایماں جانِ دیں
ہست حب رحمۃ للعلمین

## غایت ایمان محبت رسول ہے

خود نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ



وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف جلد اول ص ۷)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک والدین و اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

## اہلسنّت و جماعت کا طرۂ امتیاز

سامعین محترم!

اہلسنّت و جماعت حنفیوں بریلویوں کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ ہر حال میں ہر کسی سے زیادہ سرورِ عالم ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان مال اولاد سے پیارا

## عشق یعنی شدید محبت

بعض بہت زیادہ پڑھے لکھے لوگ کہا کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں تو محبت کے الفاظ ہیں عشق کا کہیں ذکر نہیں ہے اور یہ سنی جب بھی دعویٰ کرتے ہیں تو عشق رسول کا کرتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ ایک ہوتی ہے محبت اور ایک ہوتی ہے شدید محبت' اسی شدید محبت کو عشق کہتے ہیں اور اس شدید محبت کا تذکرہ قرآن و حدیث میں موجود ہے ملاحظہ ہو خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے کہ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۵)

اور ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرتے ہیں

## امام غزالی کی تشریح وتوضیح

حضراتِ محترم!

اس مفہوم کو امام غزالی علیہ الرحمۃ نے یوں بیان کیا ہے کہ
انسان کی طبیعت کا میلان محبت کہلاتا ہے اور اگر اس میں زیادتی ہو جائے تو اسی شدید محبت کو عشق کہتے ہیں اور اگر اتنی شدید محبت ہو جائے کہ محبت بغیر محبوب کے زندہ نہ رہ سکے تو اس کو مودت کہتے ہیں (کیمیائے سعادت از امام غزالی علیہ الرحمۃ)

امام غزالی کی اس توضیح وتشریح سے معلوم ہوا کہ

صرف میلان طبع کو کہتے ہیں — محبت
اس محبت میں شدت کو کہتے ہیں — عشق
اور اس عشق میں شدت کو کہتے ہیں — مودت

تو مذکورہ آیت کریمہ میں ''اَشَدُّ حُبًّا'' سے ثابت ہوا کہ ایمان والے وہ ہیں جو ذات الٰہی سے عشق رکھتے ہیں۔

## تلاوت کردہ حدیث پاک

محترم سامعین!
اب تلاوت کردہ حدیث پاک پر غور کیجئے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا وہ فرماتے ہیں

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
"مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''میری امت کے اندر مجھ سے شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ اپنے گھر بار مال کے عوض مجھے دیکھ لیتا''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۳ مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۷۹)



تو معلوم ہوا کہ اس حدیث پاک میں سرکار علیہ السلام نے اپنے عشاق کا تذکرہ فرمایا

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

## تذکرۂ عشاقان رسالت

اللہ اکبر! یہ ہے مقام عشاقان رسالت کہ حضور علیہ السلام

جس زبان پاک سے — انبیاء کا تذکرہ فرماتے ہیں
جس زبان پاک سے — رسولوں کا تذکرہ فرماتے ہیں
جس زبان پاک سے — قرآن کی آیات نکلتیں ہیں
جس زبان پاک سے — احادیث مبارکہ نکلتی ہیں
جس زبان پاک سے — خود خدا کلام فرماتا ہے

اور جس زبان پاک کی شان وعظمت یہ ہے کہ

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اور

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

اس زبان پاک پر آج عشاقان رسالت کا تذکرہ موجود ہے
اس دہن پاک سے آج عشاقانِ رسالت کا ذکر ہو رہا ہے
یہ عشاقان رسالت جو بن دیکھے سرکار علیہ السلام سے شدید محبت کریں گے
ارشاد فرمایا کہ

یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ — وہ میرے بعد ہوں گے
انہوں نے میرا حسن وجمال — نہ دیکھا ہوگا

انہوں نے یہ چاند سے زیادہ حسین چہرہ نہ دیکھا ہوگا

انہوں نے یہ گھنگریالی سیاہ زلفیں نہ دیکھی ہوں گی

اوران کی آرزو یہ ہوگی کہ

لَوْ رَأَنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ

کاش ہمارا یہ سارا مال لے لیا جائے

کاش ہمارے یہ اہل وعیال لے لئے جائیں

اور ایک جھلک ہمارے آقا علیہ السلام کی ہمیں دکھا دی جائے جیسا کہ حضرت اویس قادری فرماتے ہیں کہ

یارب دکھادے آج کی شب جلوۂ حضور

اک بار تو عطا ہو زیارت رسول کی

اور کسی اور عاشق نے عرض کیا کہ

ان آنکھوں کا ورنہ کوئی مصرف ہی نہیں ہے

سرکار تمہارا رخ زیبا نظر آئے

اورحضور قبلہ مفتی اعظم ہند حضرت نوری میاں کہتے ہیں کہ

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں

کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

اور عاشق مدینہ حضرت یوسف نگینہ عرض کرتے ہیں ۃ

اک وار جے سوھنیاں آجاویں گھر میرے پھیرا پا جاویں

تیرے قدماں تو پھل میں اشکاں دے لکھ واری واراں رو رو کے

لَوْ رَأَنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ

کیونکہ سرکار ابد قرار نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰءَ الْحَقَّ (بخاری شریف جلد ثانی ص ۱۰۳۶)



جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق کو دیکھا

تو اسی حق کی رویت کیلئے وہ عشاقان رسالت تڑپتے ہوں کہ کہیں ہمیں ایک جھلک نظر آجائے۔

## رسول اللہ علیہ السلام خود مبارکباد دیتے ہیں

گرامی حضرات!

ان عشاقانِ رسالت کے متعلق سرکار علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ

طُوْبٰی لِمَنْ رَّاٰنِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ رَاٰنِی وَاٰمَنَ بِیْ

(مشکوۃ شریف ص ۵۸۴)

خوشخبری ہو اسے جس نے مجھے دیکھا اور سات بار خوشخبری ہو اسے جس نے مجھے نہ دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

## تمہیں مبارک ہو

ان عاشقان رسول پر لاکھوں کروڑوں ملاں قربان جن کو سات مرتبہ رسول خود مبارکباد دیں۔

مبارک اے عشاقان رسالت تمہیں رسول اللہ سات مرتبہ مبارک دے رہے ہیں

بن دیکھے ایمان لانے والو تمہیں مبارک ہو

بن دیکھے عشق رکھنے والو تمہیں مبارک ہو

بن دیکھے قربان ہونے والو تمہیں مبارک ہو

کیا شان ہے میرے آقا کے ان عشاق کی

گویا کہ میرے اعلیٰ حضرت کو رسول اللہ مبارکباد دے رہے ہیں

میرے محدث اعظم کو رسول اللہ مبارکباد دے رہے ہیں

میرے امام خطابت کو رسول اللہ مبارکباد دے رہے ہیں

بن دیکھے اپنے ہر چاہنے والے کو "رسول اللہ مبارکباد دے رہے ہیں

جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں

یارسول اللہ!

تیرے چاہنے والوں کی خیر ہو

ان غلاموں بے داموں کو رسول اللہ مبارکباد دے رہے ہیں

## جن کو یہ مولوی مشرک کہتے ہیں؟

گرامی حضرات!

یہ مولوی ملاں تو ان عشاقان رسالت کو مشرک کہتے ہیں

یہ مولوی ملاں تو ان عشاقان رسالت کو بدعتی کہتے ہیں

یہ مولوی ملاں تو ان عشاقان رسالت کو کافر کہتے ہیں

مگر کائنات کا والی انہیں مبارکباد سے نواز رہا ہے

اللہ کا محبوب انہیں مبارکباد سے نواز رہا ہے

ان عشاق کا آقا انہیں مبارکباد سے نواز رہا ہے

ایک مرتبہ نہیں

دو مرتبہ نہیں

پانچ مرتبہ نہیں

فرمایا طوبیٰ سبع مرات

مبارک ہو سات مرتبہ

اتنا کرم ہے اور کیا چاہیے

یہ دربار محمد ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے

ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں



کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے

بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

## ایمان بالغیب

یہی بن دیکھے ایمان لانے والے متقی بھی ہیں

یہی بن دیکھے ایمان لانے والے پرہیزگار بھی ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۔ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (پ ا سورۃ البقرہ آیت ۲۔۳)

(یہ کتاب یعنی قرآن) ہدایت ہے ان متقیوں کیلئے جو بن دیکھے (غیب پر) ایمان لاتے ہیں۔

قرآن کی ہدایت بن دیکھے ایمان لانے والوں کے لئے

رسول کی بشارت بن دیکھے ایمان لانے والوں کے لئے

فرمایا مبارکباد ہو سات مرتبہ ان کو جنہوں نے مجھے دیکھا نہیں اور مجھ پر ایمان لائے

مجھے دیکھا نہیں مگر میری نعتیں پڑھتے ہیں

مجھے دیکھا نہیں مگر میرے کمالات بیان کرتے ہیں

مجھے دیکھا نہیں مگر میرے عشق میں جیتے مرتے ہیں

جن کا نعرہ یہ ہے کہ

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے

جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

دولت لٹاتے ہیں میرے لئے

محفلیں سجاتے ہیں میرے لئے

میلاد مناتے ہیں میرے لئے

ان کو سات مرتبہ مبارک ہو

طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ رَاٰنِیْ وَ آمَنَ بِیْ

## سب سے زیادہ عجیب ایمانوں والے

گرامی قدر سامعین حضرات!

میرے آقا نے ان بے دیکھے ایمان لانے والوں کے ایمان کو سراہتے ہوئے اسے عجیب ایمان قرار دیا ملاحظہ ہو حدیث پاک سرکار علیہ السلام نے ایک دن اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ارشاد فرمایا

اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا

تمہارے نزدیک مخلوق میں کون زیادہ عجیب ایمان والا ہے

قَالُوا الْمَلٰئِکَةُ

صحابہ نے عرض کیا فرشتوں کا ایمان سب سے زیادہ عجیب ہے

میرے آقا نے ارشاد فرمایا

وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ

وہ کیوں ایمان نہ لائیں وہ تو اپنے رب کے پاس ہیں

## فرشتوں کا ایمان عجیب نہیں ہے

فرمایا فرشتوں کا ایمان عجیب نہیں ہے

وہ نوری مخلوق ہیں

وہ گناہوں سے معصوم ہیں

وہ ہر وقت نورانیت کے جلو میں رہتے ہیں۔

وہ ہر لمحہ تسبیح و تہلیل کرتے رہتے ہیں

ان میں گناہ کا مادہ ہی نہیں ہے

ان میں بے ایمانی کا تصور ہی نہیں ہے



ان کا تو بس یہی کام ہے کہ

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۰)

اللہ کی تسبیح

اس کی تقدیس

تو جب وہ اپنے رب کے پاس ہیں تو وہ ایمان نہیں لائیں گے تو کون ایمان لائے گا؟

لہٰذا ان کا ایمان عجیب نہیں ہے

ان کی افضلیت میں کوئی شک نہیں کیونکہ انہیں اللہ کا بہت قرب حاصل ہے

مگر ایسا نہیں کہ ملائکہ کے لئے

ایمان کے اسباب کی کمی ہو اور پھر وہ کامل الایمان ہوں

اور وہ دین کی خدمت کیلئے کمر بستہ ہوں

ایمان حیرت انگیز اور عجیب جب ہوگا جب اسباب کی کمی ہو اور دین کی خدمت زیادہ ہو وہ دین کی خدمت کیلئے کمر بستہ ہوں

ایمان حیرت انگیز اور عجیب جب ہوگا جب اسباب کی کمی ہو اور دین کی خدمت زیادہ ہو پھر اس تناظر میں ایمان لایا جائے

لہٰذا ان کی فضیلت میں شک نہیں مگر ایمان ان کا عجیب نہیں ہے

قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر وہ انبیا ہیں جن کا ایمان عجیب تر ہے

قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یُنْزِلُ عَلَیْھِمْ

فرمایا انبیاء کیوں نہ ایمان لائیں حالانکہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے۔

## انبیاء کا ایمان عجیب نہیں ہے

حضراتِ انبیاء علیہم السلام کا ایمان بھی باعثِ حیرت نہیں ہے کیونکہ

ان پر وحی نازل ہوتی ہے

وہ وحی والے فرشتے کو دیکھتے ہیں

وہ حضرت جبریل کو ملاحظہ کرتے رہتے ہیں

ان کے ایمان کے اسباب موجود ہیں

اگرچہ امتیوں میں سے کسی کا ایمان ان کے ایمان کے برابر نہیں ہے تو ان کا ایمان افضل ضرور ہے مگر اعجب نہیں

وحی کے نزول کے بعد بھی

وحی کے فرشتہ کو دیکھنے کے بعد بھی

حضرت جبریل کو ملاحظہ کرنے کے بعد بھی

کیا وہ ایمان نہ لائیں گے؟

تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے

**قالوا فنحن**

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا

اگر وہ ملائکہ نہیں

اگر وہ انبیاء نہیں

تو وہ عجیب ایمان رکھنے والے ہم ہیں

**قَالَ وَمَالَهُمْ لَاتُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ**

فرمایا تم کیوں ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں

## صحابہ کرام کا ایمان عجیب نہیں ہے

فرمایا تمہارا ایمان عجیب نہیں ہے کیونکہ

تم نے میری زیارت کی

مجھ پر وحی نازل ہوتے دیکھی



جبرائیل امین کو شکل انسانی میں آتے دیکھا

تمہارے لئے بھی ایمان لانے کے بہت سے اسباب ہیں

وہ لوگ بتاؤ جن کیلئے اسباب ایمان نہ ہوں یا کم ہوں مگر وہ ایمان میں بہت پختہ ہوں

انہوں نے میری زیارت بھی نہ کی ہو

انہوں نے نزول وحی کی کیفیات بھی نہ دیکھی ہوں

انہوں نے میرے معجزات بھی نہ دیکھے ہوں

انہوں نے جبرائیل کو بھی نہ دیکھا ہو

مگر وہ پھر بھی مجھ پر ایمان لائیں

وہ پھر بھی میری ایک جھلک دیکھنے کے بیتاب ہوں

وہ پھر بھی مجھ پر جان و مال و اولاد قربان کرنے کو تیار ہوں

وہ پھر بھی میرے ایک اشارۂ ابرو پر جان نچھاور کرنے کا عزم رکھتے ہوں

اور ان کا ایمان ہو کہ

مجھے ہو ناز قسمت پر اگر نام محمد پر
یہ سر کٹ جائے اور اس کا سر پا اس کو ٹھکرائے

اے میرے صحابہ! اگرچہ تمہارا ایمان نبیوں کے بعد میری تمام امت سے افضل ہے مگر عجب نہیں تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر وہ کون سے لوگ ہیں؟

جب وہ ملائکہ بھی نہیں

انبیاء بھی نہیں

ہم صحابہ کرام بھی نہیں

تو وہ کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا

## بعد والے لوگوں کا ایمان عجیب تر ہے

اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْهَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْهَا

(مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامت ص ۵۸۳، ۵۸۴)

مجھے ساری مخلوق میں پیاری ایمان والی وہ قوم ہے جو میرے بعد ہوگی وہ لوگ صحیفے پائیں گے جن میں وہ کتاب ہوگی وہ کتاب کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے

یعنی میری وفات کے بعد سے تا قیامِ قیامت جو لوگ ایمان لائیں گے

جو صرف میرا نام سن کر ایمان لائیں گے

وہ ایمان بہت ہی قابل قدر و حیرت انگیز ہوگا کیونکہ ان کا ایمان بہر نوع ایمان بالغیب ہوگا

فرشتوں اور انبیاء کا ایمان بالشہادت ہے

حضرات صحابہ کا ایمان بعض چیزوں پر بالغیب ہے بعض پر بالشہادت

## روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ نے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی شان اور ان کے معجزات کو آنکھوں دیکھا خدا کی قسم ایمان تو ان کا ہوگا جنہوں نے یہ کچھ نہ دیکھا اور ایمان لائیں گے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔ (مرأت شرح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان جلد ۸ ص ۴۸۰)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

یہ بے دیکھے صرف آقا کے نام پر سر کٹا دیتے ہیں



اس لئے ان کا ایمان عجیب تر ایمان ہے

یہ ہے عشاقان رسالت کا مقام

ان کا ایمان عجیب تر ہے

ان سے سرکار کو محبت ہے

ان کو سرکار نے سات مرتبہ مبارکباد ارشاد فرمائی ہے

## ایک شبہ اور اس کا ازالہ

گرامی قدر حضرات!

ان فرامین مصطفویہ سے یہ مراد نہ لے لیا جائے کہ بعد میں آنے والے لوگ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل ہوں گے۔

یہ ایک جزوی فضیلت ہے جبکہ اس امت میں تمام طبقوں سے افضل حضرات صحابہ کرام ہی ہیں سرکار علیہ السلام کے فرمان عالیشان کا مقصد یہ ہے کہ بعد میں آنے والوں کی بن دیکھے مجھ سے محبت بہت ہی زیادہ قابل قدر ہوگی

نوعیت محبت میں افضلیت کچھ اور چیز ہے کیفیت میں افضلیت کچھ اور چیز۔

(مرأت شرح مشکوٰۃ جلد ۸)

## صحابہ تمام امت سے افضل ہیں

تمام امت ایک صحابی کی گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتی

تمام عام مسلمان فضیلت میں — ایک عالم کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تمام علماء فضیلت میں — ایک عارف کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تمام عارفین فضیلت میں — ایک غوث کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تمام اغواث فضیلت میں — ایک قطب کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تمام اقطاب فضیلت میں — ایک ابدال کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تمام ابدال فضیلت میں — ایک تبع تابعی کا مقابلہ نہیں کر سکتے

تمام تبع تابعین فضیلت میں — ایک تابعی کا مقابلہ نہیں کر سکتے

تمام تابعین فضیلت میں — ایک صحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتے

## فضائل اصحاب رسول

میرے آقا نے ارشاد فرمایا

**لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيْفَهُ**

(بخاری، مسلم، مشکوۃ شریف ص ۵۷۳)

اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) کی مثل سونا خیرات کرے تو ان کے ایک مد (عربی پیمانہ) کو پہنچے نہ آدھے کو

گرامی قدر سامعین! چار مد کا ایک صاع ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر کا تو مد ایک سیر آدھ پاؤ ہوا یعنی کہ فرمایا

میرا صحابی تقریباً سوا سیر جو خیرات کرے اور ان کے علاوہ کوئی مسلمان

خواہ غوث و قطب ہو یا عام مسلمان

احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو اس کا سونا قرب الٰہی اور قبولیت میں صحابی کے سوا سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا۔

یہی تناسب ساری عبادات کا ہے

ساری امت کی نمازیں ایک طرف — صحابہ کرام کی ایک نماز ایک طرف

ساری امت کے روزے ایک طرف — صحابہ کرام کا ایک روزہ ایک طرف

ساری عمر کے صدقات وخیرات ایک طرف — صحابہ کرام کا ایک صدقہ وخیرات ایک طرف

جب مسجد نبوی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار گنا زیادہ ثواب کی حامل ہے

تو جنہوں نے حضور علیہ السلام کا قرب اور دیدار پایا ان کا کیا پوچھنا اور ان کی عبادات کا کیا کہنا؟



## حضور کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے

گرامی قدر سامعین!

احادیث مبارکہ کے مطابق

گھر میں نماز پڑھنے سے مسجد میں امام کے ساتھ نماز ادا کرنا ستائیس یا اٹھائیس درجہ افضل

پھر جو امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہو وہ سو نماز کا ثواب، پاتا ہے

جو امام کے دائیں سائیڈ پر ہو وہ پچھتر نمازوں کا ثواب پاتا ہے

جو بائیں سائیڈ پر ہو وہ پچاس نمازوں کا ثواب پاتا ہے

جو پہلی سطر میں نہ ہو وہ تمام پچیس پچیس کا ثواب پاتے ہیں۔

تو جن کا امام خود — ذات مصطفیٰ ہو

جن کی نماز اس امام کی اقتداء میں — مسجد نبوی میں ادا ہو

ان کی عبادات کا ثواب کتنا ہوگا — ان کی نمازیں کتنی ذی شان وعالی مقام پر ہونگی

## حضرت حکیم الامت کی توضیع تشریح

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ گجراتی فرماتے ہیں کہ وہ حضرات (صحابہ کرام) اسلام کی صف اول کے مقتدی ہیں جو امام الرسلین کو دیکھتے اور حضور کی سنتے ہیں۔

بعد کے لوگ (بقایا امت) پچھلی صفوں کے ہیں جو امام کی حرکات وکلام ان حضرات کے ذریعہ جانتے ہیں۔ (مرأت شرح مشکوۃ جلد ۸ ص ۴۷۷)

تو پچھلی صفوں میں آنے والے پہلی صف والوں کا ثواب اور ان کی فضیلت کیسے پا سکتے ہیں

صحابہ وہ صحابہ ہر صبح جن کی عید ہوتی تھی

خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی افضلیت قطعی اور یقینی ہے

## صحابہ کے توسل سے فتح ملے گی

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں گے

هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ (مشکوۃ شریف ص ۵۵۳)

کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہو تو کہیں گے کہ ہاں پھر انہیں فتح دی جائے گی۔

یعنی کہ جنگ کرنے والے لوگ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں فتح کی دعا کریں گے تو صحابہ کے صدقہ سے انہیں فتح سے ہمکنار کیا جائے گا۔

یا پھر ان لوگوں کے جہاد میں کسی صحابہ رسول کی موجودگی کو فتح کی ضمانت تصور کیا جائے گا۔

گرامی حضرات!

یہ فضائل و محامد اور یہ کمالات بعد میں آنے والوں کے پاس کہاں؟

احادیث مبارکہ میں صرف ان بعد میں آنے والوں کے جذبہ ایمان کو سراہا گیا کہ وہ لوگ بغیر مجھے دیکھنے کے مجھ پر ایمان لائیں گے اور میری ایک جھلک دیکھنے کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوں گے۔

تو یہ ایک جزوی فضیلت ہے کلی طور پر حضرات صحابہ کرام ہی افضل الامت ہیں۔

## خارجیوں نے فائدہ اٹھایا

حضراتِ محترم! نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ



يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا (مشکوۃ شریف ص ۵۷۴)

وہ لوگ صحیفے پائیں گے جن میں وہ کتاب ہوگی جس پر وہ ایمان لائیں گے

یار لوگوں نے اس حدیث مبارک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوہرا دوہرا کام کیا

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کو اپنے جیسا بھی کہا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کی نورانیت کا انکار بھی کیا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کے علم کا انکار بھی کیا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کے حاکم و مالک ہونے کا انکار بھی کیا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کو بھول جانے والا بھی کہا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کو مر کر مٹی میں ملنے والا بھی کہا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کی شفاعت کا انکار بھی کیا (معاذ اللہ)

قرآن بھی پڑھا اور رسول اللہ کو اپنا شاگرد بھی بنایا (معاذ اللہ)

اور ڈھنڈورا پیٹا کہ بس کتاب و سنت ہمارے ہی پاس ہے اور ہم ہی اہل قرآن ہیں اور خدام القرآن ہیں بس

مگر جب ان کی وضع قطع ___ ان کا قال و حال دیکھا اور ان کی گستاخیاں نظر آئیں تو نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات سامنے آگئے جس میں یہ وضع قطع یہ علامات بڑی وضاحت سے بیان کی گئی ہیں اور محدثین نے ان لوگوں کو خوارج کا نام دیا ہے۔

## خوارج اور منافقین کی علامات

ملاحظہ ہو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا جس میں کچھ مٹی (ملی ہوئی) تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سونے کو چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا اقرع بن حابس، حنظلی،

عیینہ بن بدر الفرادی' علقمہ بن علاثہ عامری پھر بنو کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیر طائی کو پھر بنو نبہان کے ایک شخص کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریش ناراض ہو گئے کہ حضور علیہ السلام نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ میں ان لوگوں کی تالیف قلب کروں پھر ایک شخص آیا جس کی

| | |
|---|---|
| كَثُّ اللِّحْيَةِ | داڑھی بہت گھنی تھی |
| مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ | گال ابھرے ہوئے تھے |
| غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ | آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں |
| نَاتِي الْجَبِيْنِ | پیشانی اونچی تھی |
| مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ | سر منڈھا ہوا تا |

وہ کہنے لگا اے محمد اللہ سے ڈریئے

حضرت ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلدیا قوم میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت چاہی لوگوں کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (مسلم شریف جلد اول ص ۳۴۰، ۳۴۱)

اس کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے اور یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا



ہے اگر میں ان لوگوں کو (یعنی ان کا زمانہ) پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا

(شرح مسلم سعیدی جلد دوم ص ۹۸۸_۹۸۹)

## حدیث پاک سے پتہ چلا

حضراتِ گرامی!

حدیث پاک سے پتہ چلا کہ ان لوگوں کی یہ نشانیاں ہوں گی

| | |
|---|---|
| ان کی داڑھیاں | گھنی ہوں گی |
| گال ابھرے ہوئے | ہوں گے |
| آنکھیں دھنسی ہوئی | ہوں گی |
| پیشانیاں اونچی | ہوں گی |
| سر منڈھے ہوئے | ہوں گے |
| یہ لوگ قرآن پڑھتے ہوں | قرآن ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا |

کافروں کو کچھ نہیں کہیں گے

مسلمانوں کو قتل کریں گے

اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اتنے خطرناک ہیں کہ میں اگر ان کا زمانہ پالیتا تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دیتا۔

## ایک اور علامت اونچی شلوار

حضراتِ محترم!

اس سے اگلی حدیث میں اور خاص علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ

| | |
|---|---|
| مُشَمَّرُ الْاِزَارِ | یعنی پنڈلیوں سے اونچی شلوار |

(مسلم شریف جلد اول ۳۴۱)

یہی حدیث پاک بخاری شرف جلد اول ص ۴۷۲ اور جلد ثانی ص ۱۰۲۴_۱۰۲۵

اور ص ۱۱۰۵ پر بھی موجود ہے

## کیا یہ علامات ان میں موجود نہیں ہیں؟

حضراتِ گرامی!

عصر حاضر میں جو لوگ اہل قرآن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں

عصر حاضر میں جو لوگ قرآن پڑھ پڑھ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں

عصر حاضر میں جو لوگ قرآن وسنت قرآن وسنت کی رٹیں گاتے ہیں

عصر حاضر میں جو لوگ خدام القرآن کے عویار ہیں

اور کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ہماری بات کی ہے کہ ہم وہ قوم ہیں جو قرآن پر ایمان لائیں گے

آپ ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تمام علامات خوارج ان میں کیا پائی نہیں جاتیں؟

خصوصاً ان کی شلواروں کو غور سے دیکھیں کہ کیا وہ پنڈلیوں سے ننگے نہیں ہوتے؟

کیا ان کی ٹنڈیں کدو کی طرح لشکیں نہیں مارتیں؟
کیا ان کی آنکھیں دھنسی ہوئی نہیں ہوتیں؟
کیا ان کے ماتھے ابھرے ہوئے نہیں ہوتے؟
کیا ان کی داڑھیاں گھنی اور بہت لمبی لمبی نہیں ہوتیں؟
کیا ان کے سر منڈھے ہوئے نہیں ہوتے؟
کیا وہ بڑے ترنم سے قرآن نہیں پڑھتے؟

ان لوگوں کی نشاندھی میں علامہ صائم چشتی مرحوم نے کیا خوب فرمایا کہ

ہے اہناں جو شکل بنائی — مسلم وچہ حدیث ہے آئی
مہر مدینے والے لائی — ایہو ٹولہ ہے گمراہ



نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

ٹنڈاں کدو وانگ کڈھیائیاں — مچھاں مڈھوں رکھ رگڑائیاں
داڑھیاں جھاڑیاں وانگ ودھائیاں — پر نئیں ملی بگانی چھاہ

نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

صائم ایہہ مردودی ٹولہ — شدادی نمرودی ٹولہ
ایہہ نجدی مودودی ٹولہ — گمراہاں دا شہنشاہ

نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

## کیا یہ لوگ عشاقان رسالت ہیں؟

حضراتِ محترم!

آپ خود فرمائیں کہ کیا یہ لوگ عشاقان رسالت ہیں جن کے عقائد یہ ہوں کہ "وہ ہر مخلوق چھوٹا ہو (جیسے ہم تم) یا بڑا (جیسے نبی رسول فرشتے) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"

(تقویۃ الایمان ص ۱۲ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی مصبوعہ دیوبند)

اور جو یہ تحریر کردے کہ

"سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں"۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۶)

اور جو شفاعت کا منکر ہو

"جو کوئی کسی نبی یا ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل"۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

اور جو تمام انبیاء واولیاء کا منکر ہو اور لکھے کہ

"یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان"۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴، ۱۵ مطبوعہ دیوبند)

اور جو نبی کو بڑا بھائی کہے اور یہ عقیدہ رکھے کہ

''اولیاء انبیاء سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں سو ان کی انسانوں کی سی تعظیم کرنی چاہیے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۰ مطبوعہ دیوبند)

اور جو نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ سمجھے

''آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں شیطان کو ساری زمین کا علم حاصل ہے نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہے لیکن نبی (کریم علیہ السلام) کے علم کیلئے کوئی بھی ثبوت نہیں''

(براہین قاطعہ ص ۵۱ مطبوعہ دیوبند مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

اور جس کا عقیدہ یہ بھی ہو کہ

''میلاد کرنے والے کافروں مشرکوں ہندوؤں سکھوں سے بھی زیادہ برے ہیں''۔ (براہین قاطعہ ص ۱۴۸ مطبوعہ دیوبند)

اور جو نبی علیہ السلام کو اپنا شاگرد کہے۔

''ایک دیوبندی کو خواب آیا کہ نبی پاک کو مدرسہ دیوبند میں آمد ورفت اور دیوبند سے تعلق رکھنے کی برکت سے اردو زبان آ گئی سبحان اللہ اس سے رتبہ مدرسہ دیوبند کا معلوم ہوا'' (براہین قاطعہ ص ۲۶ مطبوعہ مدرسہ دیوبند)

اور جس کا عقیدہ ہو کہ

''انبیاء اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ امتی عمل میں نبیوں سے بڑھ جاتے ہیں''

(تحذیر الناس ص ۵ مصنف مولوی قاسم نانوتوی مطبوعہ دیوبند)



اور جو نبی کے علم کو پاگلوں سے تشبیہ دے

''کل علم تو آپ کو نہیں اگر بعض علوم غیبیہ مراد تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے اس میں آپ کی کون سی شان ہے ایسا علم تو زید بکر بلکہ ہر صبی مجنوں بلکہ جمیع حیوانات بہائیم کو بھی ہے''

(حفظ الایمان ص ۸ مولوی اشرف علی تانوی مطبوعہ دیوبند)

اور جس کی نماز نبی کے خیال آنے سے باطل ہو جائے

''صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از تغرق درصور گاؤ خراست''۔

(صراط مستقیم ضیائی ص ۹۶ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

''نماز میں اپنی ہمت کو لگا دینا شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے''۔ (صراط مستقیم مطبوعہ دیوبندی ص ۹۷)

اور جو نبی علیہ السلام کو مردہ خیال کرے

''آپ مر کر مٹی میں ملنے والے۔ اب وہ مٹی میں مل گئے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۵۰ مطبوعہ دیوبند)

اور جن کا یہ خبیث عقیدہ ہو کہ

''اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی شان تو یہ ہے کہ کروڑوں نبی محمد (ﷺ) کے برابر پیدا کر ڈالے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

اور جس کو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت بھی قبول نہ ہو

''عوام یعنی جاہل لوگوں کے خیال میں آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم (عقلمندوں) کے خیال میں آخر میں آنا کچھ فضیلت نہیں''

(تحذیر الناس ص ۳ مطبوعہ دیوبند)

''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا

خاتم ہو: ابدستور باقی رہتا ہے''۔ (تحذیر الناس ص۱۴ مطبوعہ دیوبند)

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا''۔

(تحذیر الناس ص ۲۵ مولوی قاسم نانوتوی)

## کیا یہ لوگ مسلمانوں کے قاتل نہیں؟

گرامی قدر سامعین حضرات!

ایمان سے بتائیں کہ کیا ایسے لوگوں کے متعلق سرکار نے بشارات فرمائی ہیں؟

کیا یہ کفریہ عقائد رکھنے والے عشاقان رسالت ہو سکتے ہیں؟

کیا یہ گستاخان رسالت بھی عشاقان رسالت بن سکتے ہیں؟

آئے دن نبی کریم علیہ السلام کے غلاموں پر کفر وشرک کے فتوے دینے والے

کیا اس فرمان نبوی کے مصداق نہیں کہ

يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ

وہ (خارجی لوگ) اہل اسلام کو قتل کریں گے

کیا نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد کتابوں میں موجود نہیں کہ

لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ

(بخاری شریف جلد ثانی ص ۹۸۴)

مومن کو لعنت (کرنا) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے جس نے مومن کو تیر مارا کفر کا کافر کہا) پس اس نے گویا کہ اس کو قتل کیا۔

کیا یہ جو شب وروز کہتے ہیں

یہ نعتیں پڑھنے والے کافر ومشرک ہیں

یہ میلاد کرنے والے کافر ومشرک ہیں

یہ حضور کی تعریفیں کرنے والے کافر ومشرک ہیں



یہ یارسول اللہ کہنے والے کافر ومشرک ہیں

یہ یاعلی کہنے والے کافر ومشرک ہیں

یہ یاغوث اعظم کہنے والے کافر ومشرک ہیں

کیا یہ کافر ومشرک کہہ کر گویا کہ قتل مومن کے مرتکب نہیں ہوتے؟

اور سرکار علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اہل اسلام کو قتل نہیں کرتے؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچہ نہیں ہوتا

## یہ بھی تو قرآن پڑھتے ہیں

بعض کم فہم لوگ کہا کرتے ہیں کہ جی وہ لوگ بھی تو قرآن پڑھتے ہیں؟

سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

(یہ خارجی) قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا

تفسیر ضیاء القرآن میں حضرت ضیاء الامت پیر سیّد محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح البیان سے نقل فرمایا کہ

''علامہ اسماعیل حقی (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت (عَبَسَ وَتَوَلّٰی) کی قرأت کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا چونکہ وہ حضور (ﷺ) کے مرتبہ عالی کی تنقیص کے ارادہ سے اس کی قرأت کیا کرتا تھا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور کی عظمت کم ہو جائے اس لئے نگاہ فاروق میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوا کرتا ہے۔ (تفسیر روح البیان) ایسے مقامات پر انسان کو سنبھل کر قدم اٹھانا چاہیے مبادا ایمان کی شمع گل ہو جائے''۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۴۹۰)

## ان کی قرآن خوانیوں کو نہ دیکھو

اب فقیر سوال کرتا ہے ان لوگوں سے جو صرف ان خارجیوں کا قرآن پڑھنا ہی دیکھ کر ہمیں موردِ الزام ٹھہراتے ہیں کہ

کیا فاروقِ اعظم نے ایک قرآن پڑھنے والے کو قتل کروا دیا؟

جواب ہوگا نہیں بلکہ ایک مرتد اور گستاخ رسول کا سر قلم کروایا

تو ثابت ہوا کہ ضروری نہیں ہر ایک قرآن پڑھنے والا صحیح العقیدہ بھی ہو کئی قرآن پڑھنے والے مرتد اور گستاخ رسول بھی ہوا کرتے ہیں

لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر

اگر کوئی گستاخ قرآن پڑھے بھی — تو وہ مرتد کا مرتد ہی رہتا ہے
اگر کوئی گستاخ نماز بھی پڑھے — تو وہ مرتد کا مرتد ہی رہتا ہے
ان کی قرآن خوانیوں کو نہ دیکھو — ان کے ارتداد اور منافقت کو دیکھو
ان کی لمبی نمازوں کو نہ دیکھو — ان کی گستاخیوں کی طرف بھی دیکھو

## عرض یہ کر رہا تھا

گرامی حضرات!

عرض یہ کر رہا تھا کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ عجیب ایمان ان لوگوں کا ہے کہ

يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِىْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا

جو میرے بعد ہوں گے وہ لوگ صحیفے پائیں گے جن میں وہ کتاب ہوگی جس کی ہر چیز پر وہ ایمان لائیں گے

وہ اس کتاب میں جو کچھ ہوگا اس پر ایمان لائیں گے

وہ اس کتاب میں بیان کردہ میری شان رسالت پر ایمان لائیں گے





وہ بن دیکھے مجھ سے محبت کرتے ہوں گے بلکہ عشق کرتے ہوں گے

ان کا ایمان وعقیدہ ہوگا کہ

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحیٰ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

ان کے نزدیک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور عبادات و ریاضات کا مقام بعد میں ہوگا اور میرا مقام ہر چیز سے مقدم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی عقیدہ کو بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ

ثابت ہو کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

## ماہ صفر کا پانچواں خطبہ

# حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ
وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

### درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

گرامی قدر صدر محترم و حاضرین عرس حضرت سیّدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی

مجھے انتہائی مسرت و شادمانی محسوس ہو رہی ہے کہ آج ہم اس ہستی پاک کا عرس مبارک منا رہے ہیں جو ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی مرکزی شخصیت اور عظیم ولی کامل ہیں بلکہ جن کے غلاموں میں بہت سے بزرگ اولیاء کاملین کا شمار ہوتا ہے۔



جہاں تک اس عاجز و ناچیز کا تعلق ہے تو فقیر کو اس پر فخر ہے کہ

فقیر کے مرشد پاک ہیں — حضرت سرکار لاثانی علیہ الرحمۃ
اور فقیر کے سلسلہ کا مرکز ہیں — حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

### سلام عقیدت

میں اپنے تمام پیر بھائیوں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سلام عقیدت پیش کرتا ہوں کیونکہ

ہمارے رسول تمام رسولوں میں لاثانی ﷺ
ہمارے صدیق اکبر تمام صدیقین میں لاثانی رضی اللہ عنہ
ہمارے امام حسین تمام شہداء میں لاثانی رضی اللہ عنہ
ہمارے غوث اعظم تمام غوثوں میں لاثانی رضی اللہ عنہ
ہمارے امام اعظم تمام ائمہ میں لاثانی رضی اللہ عنہ
ہمارے محدث اعظم تمام محدثین میں لاثانی رحمۃ اللہ علیہ
ہمارے مرشد تمام مرشدین میں لاثانی رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے مجدد الف ثانی تمام مجددین میں لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

### الف ثانی کا مطلب

گرامی حضرات!

امام ربانی سیّدنا شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی ذات اقدس سے لے کر آج تک کوئی دوسرا مجدد الف ثانی نہیں اور نہ ہی صدیوں تک آئے گا کیونکہ الف ثانی کا مطلب ہے دوسرا ہزار سالہ مجدد تو جب ہزار سال اس مجدد کی تجدید کو گزر جائیں گے تو کوئی مجدد الف ثالث ہوگا

پہلے مجدد الف یعنی ہزار سالہ مجدد — خود حضور نبی اکرم علیہ السلام
دوسرے مجدد الف یعنی ہزار اسلہ مجدد — حضرت شیخ احمد

پہلے مجدد بھی احمد

دوسرے مجدد بھی احمد

اور مجدد ماتہ یعنی سابقہ سو سال کے مجدد بھی احمد

مگر سو سالہ مجدد دس اور ہزار سالہ ایک کیونکہ دس صدیوں میں ہر ایک صدی کا مجدد علیحدہ ہوتا ہے اور ہزار الہ مجدد علیحدہ اور پھر ایک صدی میں کئی مجدد ہوئے مگر ہزار سالہ مجدد صرف ایک ہی سو سالہ مجددین کو کسی نے تو تسلیم کیا اور کسی نے اس کا انکار کیا مگر ہزار سالہ مجدد کو سب نے تسلیم کیا۔ اپنوں نے تسلیم کیا بیگانوں نے تسلیم کیا ہر مکتب فکر نے تسلیم کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ

## مجدد مِأۃ کے متعلق حدیث

سو سالہ مجدد کے متعلق امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد پاک ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (مشکوٰۃ شریف ص ۳۶ ابوداؤد شریف جلد ثانی ص ۲۴۱)

بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کی ابتداء میں ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے دین کی تجدید کیا کرے گا۔

## مجدد کی شرائط

علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب رقمطراز ہیں کہ

''علماء اسلام نے مجدد کیلئے جو شرطیں بیان کی ہیں وہ یہ ہیں:

1- وہ علوم ظاہرہ اور علوم باطنہ کا جامع ہو۔

2- اس کے درس و تدریس' تصنیف و تالیف اور وعظ و تذکیر سے نفع عام ہو۔

3- سنت کی اشاعت و ترویج اور بدعت کے خاتمہ کیلئے کوشاں ہو۔

4- ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے آغاز میں اس کے علم کی شہرت ہو اور لوگ دینی مسائل میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوں۔



پھر یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر صدی میں ایک ہی مجدد ہو گزشتہ صدیوں میں سے ہر صدی میں ایک سے زیادہ مجدد ہوئے ہیں''

(نور نور چہرے ص ۱۰۹ از علامہ عبدالحکیم شرف قادری)

## ایک ایک صدی میں متعدد مجددین

پھر ایک صدی میں کئی مجددین کی مثال پیش فرماتے ہوتے تحریر کرتے ہیں کہ ''ملک العلماء مولینا ظفر الدین بہاری (والد ماجد ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ) فرماتے ہیں

''مجدد ماتہ حادی عشر (گیارہویں صدی کے مجدد) یعنی الف ثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی (متولد ۱۰ محرم ۹۷۱' متوفی ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ) اور صاحب تصانیف کثیرہ شہیرہ و زاہرہ و باہرہ حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی (متولد ۹۵۸ھ متوفی ۱۰۵۳ھ) اور میر عبدالواحد بلگرامی صاحب سبع سنابل متوفی ۱۰۱۷ھ) تھے'' (چودھویں صدی کے مجدد اعظم ص ۳۲' ۳۳)

(بحوالہ نور نور چہرے ص ۱۰۹ علامہ عبدالحکیم شرف قادری)

اسی طرح چودھویں صدی میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی' امیر ملت حضور پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری' حضرت اعلیٰ گولڑوی پیر سیّد مہر علی شاہ رحمہم اللہ ایک ہی صدی کے مجدد ہوئے۔

## ہزار سالہ مجدد ایک ہی ہیں

امام ربانی شیخ احمد سرہندی المعروف سیّدنا مجدد الف ثانی موجودہ ہزار سالہ مجدد ہیں اور آپ کے ہوتے ہوئے یا حین حیاتِ ظاہرہ کے بعد کوئی دوسرا مجدد الف ثانی نہ ہوا صرف آپ ہی مجدد الف ثانی ہیں رحمۃ اللہ علیہ

## شان مجدد الف ثانی

موجودہ تمام نقشبندی آستانے آپ یا آپ کے غلاموں کے فیض پروردہ ہیں اور بجائے خود مراکز نقشبندیہ ہیں خطیب العصر حضرت علامہ مولینا سعید احمد مجددی

فرماتے ہیں کہ

## کون مام ربانی؟

جن کے حلقہ بگوشوں میں قطب شام امام عبدالغنی نابلسی ___ تیرہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ غلام علی دہلوی ___ حضرت میرزا مظہر جان جاناں دہلوی ___ بیہقی وقت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری ___ حضرت علامہ محمود آلوسی بغدادی صاحب تفسیر روح المعانی ___ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ___ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی ___ حضرت شیخ خالد کردی ترکستانی ___ جیسی یکتائے روزگار ہستیاں شامل ہیں'' (البیان از علامہ سعید احمدی مجددی ص ۱۰۶)

مزید فرماتے ہیں:

## ''کون امام ربانی؟''

جن کے غلاموں میں

چورہ شریف مان شریف نتھیال شریف آلو مہار شریف باؤلی شریف ڈھانگری شریف آزاد کشمیر اترولی شریف بھارت شرقپور شریف علی پور شریف عیدگاہ شریف موہڑہ شریف حری کہیاں شریف آزاد کشمیر لار شریف مقبوضہ کشمیر کے روحانی خانوادے شامل ہیں

علاوہ ازیں ہندوستان پاکستان افغانستان ترکستان بلکہ تمام بلاد عرب وعجم میں آپ کی مجددیت اور ولایت کے ڈنکے بج رہے ہیں''۔ (البیان ص ۱۰۷ از علامہ مجددی)

نامعلوم لوگ انہیں مجدد اعظم کہتے ہوئے کیوں شرماتے ہیں حالانکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے حسام الحرمین میں ان کی تجدید دین کی زبردست مدح وستائش کی ہے اور ان کے متعلق امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں

بہرکیف یہ ایک جملہ معترضہ تھا جو درمیان میں آ گیا جس کو سمجھنے والے سمجھتے



رہیں گے۔

عقلنداں را اشارہ کافی است

## آپ ہی اپنے تغافل پر ذرا غور کریں

بعض نادان اپنے تعصب وعناد کو بروئے کار لاتے ہوئے یہاں تک بھی فرما دیتے ہیں کہ ''جی سولہ سالہ مجدد کیلئے تو حدیث پاک موجود ہے مگر ہزار سالہ مجدد کیلئے کوئی حدیث موجود نہیں'' ان کی خدمت میں ہم نہایت ہی مودبانہ عرض کرتے ہیں کہ آغا جی! قبلہ قاضی جی! حضرت صاحب!

آپ ہی اپنے تغافل پر ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

ذرا سستی وکاہلی کے نشے اتار کر اور تعصب وبغض وعناد وکینہ کو خود میں سے نکال کر ملاحظہ فرمائیں حدیث فقیر پیش کرتا ہے لیجیے سنیے۔

## ہزار سالہ مجدد پر حدیث

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اللهُ رَجُلاً عَلٰى رَأْسِ اَحَدَ عَشَرَ مِائَةَ سَنَةٍ هُوَ نُوْرٌ عَظِيْمٌ اِسْمُهُ اِسْمِيْ بَيْنَ السُّلْطَانَيْنِ جَابِرَيْنِ وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ رِجَالٌ اُلُوْفًا ۔

(روضۃ القیومیہ جامع الدرر بحوالہ البیان ص ۹۴)

نبی اکرم رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ گیارہویں صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو بھیجے گا

جو میرا ہم نام ہوگا

جو نور عظیم ہوگا

جو دو جابر بادشاہوں درمیان (حق کی آواز بلند کرنے والا) ہوگا

جس کی شفاعت سے ہزاروں لوگ جنت میں داخل ہوں گے

## ولادت و وفات

ذرا غور کیجئے

میرے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی گیارہویں صدی کی ابتداء میں اس عالم شہود میں جلوہ گر ہوئے آپ کی ولادت باسعادت دس محرم الحرام شریف ۹۷۱ھ کو اور وفات شریف ۲۸ صفر ۱۰۳۴ میں ہوئی۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی)

آپ نے دسویں صدی ہجری کا آخر اور گیارہویں صدی ہجری کا آغاز پایا

## اسم گرامی

آپ کا نام نامی اسم گرامی ''احمد'' ہے جو کہ میرے آقا و مولا امام الانبیاء علیہ السلام کا آسمانی اسم مبارکہ ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی اسم مبارکہ سے حضور علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری دی کہ

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ (پ۲۸ سورۃ الصف آیت ۶)

## نور عظیم

آپ ہی نور عظیم ہیں کہ جس کے فیضان سے تمام عرب و عجم منور ہوا اور انشاء اللہ منور ہوتا چلا جائے گا

| | |
|---|---|
| حضرت خواجہ نور محمد چوراہی علیہ الرحمۃ | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمۃ | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت امیر ملت حافظ سیّد جماعت علی علیہ الرحمۃ علی پوری | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت سرکار لاثانی پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ علی پوری | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی علیہ الرحمۃ | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت پیر صاحب گھمکھول شریف عرف زندہ پیر علیہ الرحمۃ | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت خواجہ عبدالکریم راولپنڈی عیدگاہ شریف علیہ الرحمۃ | انہیں کے فیض پروردہ |
| حضرت خواجہ نواب الدین آف موہری شریف علیہ الرحمۃ | انہیں کے فیض پروردہ |



اور ان مشائخ عظام سے کروڑوں لوگ فیضیاب ہوئے

آپ ہی نے دو جابر بادشاہوں کے مقابل علم جہاد بلند فرمایا علامہ اقبال کہتے ہیں کہ

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
ہے جس کی خاک زیر فلک مطلع انوار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

اور

اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
جس خاک میں پوشیدہ ہے وہ مخزن اسرار

## سلطان جابر اور اس کا دربار

گرامی قدر حضرات!

وہ کیسا منظر ہوگا

وہ کیا نظارہ ہوگا

ذرا تصور تو فرمایئے

| | |
|---|---|
| ایک طرف | سلطان جابر ہے |
| دوسری طرف | فاروقِ اعظم کا نورِ نظر ہے |
| ایک طرف دربارِ | اکبری ہے |
| دوسری طرف سرکارِ | مجددی ہے |
| ایک طرف | جبر ہے |
| دوسری طرف | صبر ہے |

ایک طرف — کبر ہے
دوسری طرف — فقر ہے
وہی فقر جسے سرکار عالیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ
الفقر فخری
فقر پر مجھے فخر ہے
دربار اکبری سے دین اکبری — ایجاد ہو رہا ہے
سرکار مجدد سے دین محمدی — آباد ہو رہا ہے

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

دربار اکبری کی سجاوٹ کیلئے قالین ہیں دریاں ہیں شامیانے ہیں
دربار مجددی کی سجاوٹ کیلئے صحابہ کے پروانے اور اہل بیت کے دیوانے ہیں

## شیخ مجدد کی بارگاہ ایزدی میں التجا

میرے مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اس بے سروسامانی میں دربار الٰہی میں وہی التجا کی جو بدر کے میدان میں سرورِ عالم ﷺ نے بارگاہ خداوندی میں کی تھی

میرے آقا علیہ السلام نے عرض کیا تھا کہ اے مولا اگر آج یہ تیرے تین سو تیرہ جانباز شکست سے دوچار ہو گئے تو پھر قیامت تک کوئی تیرا نام لینے والا نہ ہو گا

میرے مجدد نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ اگر آج اے خداوندان تیرے فقیروں پر یہ دنیادار بادشاہ یہ جابر حکمران فاتح بن گئے تو قیامت تک فقراء مطعون ہوتے چلے جائیں گے

حق پرستوں کی اگر تو نے کی دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

میرے مجدد الف ثانی کی یہ دردمندانہ صدا سنی گئی اور فوراً آندھی آئی



جابر کے اس دربار کے شامیانے بانسوں سمیت فضا میں اڑنے لگے
اکبر بادشاہ کے تمام درباری بکھرنے لگے
اور فقر و ولایت کے اس سرتاج کے درویش مسکرانے لگے
مجدد پاک کے دربار فقر میں نورانیت کے شامیانے تننے لگے اور
مسرت و شادمانی کے شادیانے بجنے لگے

اکبر بادشاہ سمیت دربار اکبری کے تمام حاضرین کے ناکوں میں بانسوں کی نوکیلی کیلیں چبھنے لگیں اور ملائکہ نے گونج گونج کر یہ نغمات الاپے کہ

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

اور ہاتف غیبی سے ندائیں آنے لگیں کہ

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

## آیت کریمہ اور اس کا ترجمہ

گرامی قدر حضرات!

آپ یہ نہ خیال فرمائیں کہ یہ اشعار ہی تو ہیں اور خطیبانہ رنگ ہے اور بس نہیں بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۔

(پ ۲۴ سورۃ حم سجدہ آیت ۳۰)

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا

واہ میرے مجدد اعظم ___ آپ نے فرمایا میرا اور میرے درویشوں کا رب اللہ ہے

پھر اس پر مستقیم رہے

اس پر ثابت قدم رہے

## اکبری علماء سوء اور مجدد پاک

اکبر کا قانون تھا

جو بھی میرے دربار میں آئے وہ مجھے سجدہ کرے

درباری مولویوں نے اس پر عمل کیا

سرکاری مفتیوں نے اس پر عمل کیا

اکبری ملاؤں نے اس پر عمل کیا

وہ جب دربار اکبری میں آتے تو سجدہ بجالاتے

مگر جب میرے مجدد الف ثانی کو کہا گیا کہ

رہائی چاہتا ہے گر تو جھک جا پیر کے آگے

سر انور اونچا کر کے جواب دیا

مسلماں ہوں یہ سر جھکتا نہیں ہے غیر کے آگے

آواز قدرت آئی

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

اے ابلیس کے پیروکارو

اے شیطان کے ماننے والے مولویو! مفتیو! اور قاضیو!

اگر تم نے آج بھی ایسی شخصیت دیکھنی ہو جو

بصورت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے دربار میں دیکھی گئی تھی

بصورت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ربار میں دیکھی گئی تھی



تو پھر آؤ میرے بندے شیخ احمد سرہندی کو اکبر کے دربار میں دیکھ لو

اکبر نے اس کی رہائی کو شرک سے مشروط کیا ہے

اور اس نے رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کا مظاہرہ کیا ہے

اور جب میرا یہ بندہ عقیدہ توحید پر قائم و مستقیم رہا ہے تو میں نے بھی اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے کہ تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ

اب میں اس پر نزول ملائکہ فرماتا رہوں گا

اگر اس نے جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنے کی پاداش میں جیل قبول کی ہے تو پھر میں قادر و قیوم اور علی کل شیء قدیر ہوں

اسی اکبر کے بیٹے کو اسی شیخ احمد کا ارادت مند بناؤں گا

اور قیامت تک یہ منظر موحدین کی چشم حق بین میں گھومتا رہے گا کہ

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

## حضرت مجدد کا عقیدہ توحید

مگر حضرات سامعین میرے مجدد الف ثانی کا عقیدۂ توحید آج کل کے ماڈرن موحدین کی طرح نہ تھا بلکہ ان کا عقیدۂ توحید قرآنی، ایمانی اور جبریلی تھا اس لئے آپ نے مکتوبات شریف میں اس عقیدہ کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں رب کو رب اس لئے مانتا ہوں کہ او رب محمد است (ﷺ)

کہ وہ رب محمد ہے

## اعلیٰ حضرت کا عقیدۂ توحید

اور یہی عقیدۂ توحید بعد میں آنے والے حق پرستوں کے امام تاجدار موحدین امام احمد رضا فاضل بریلوی مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ اے احمد رضا تم بھی تو رب کے ماننے اور اس عقیدۂ توحید پر قائم رہنے والوں کے سرخیل ہو ذرا بیان کرو کہ تمہارا رب کون ہے؟

تو فرمایا کہ میرا

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

اسی انداز کو حضور محدث اعظم پاکستان بدر الاماثل صدر الافاضل سند المحدثین فخر المفسرین جنید وقت بیہقی دوراں حضرت علامہ مولانا مفتی پیر ابو الفضل علامہ محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ہم اہل سنت کے قلوب واذہان میں راسخ کیا تو آپ کے درباری شاعر حضرت ابر شاہ وارثی علیہ الرحمۃ نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا کہ

لکھاں حمد کی میں لکھاں حمد اسنوں مالک آپ ہے یوم النشور دا رب

ایسے واسطے ابراد ہنوں رب منناں کیونکہ ہے اوہ میرے حضور دا رب

## فیضان رسالت

گرامی حضرات!

یہ فیضان مصطفیٰ براستہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ میرے مجدد تک پہنچا

اور پھر یہی فیضان مصطفیٰ مجدد الف ثانی سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ تک آیا

اور پھر یہی فیضان مصطفیٰ براستہ مجدد ماتہ حضرت محدث اعظم تک آیا

اور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے ذریعہ ہم تک آ پہنچا

ہمارا عقیدہ وہی ہے جو محدث اعظم علیہ الرحمۃ کا ہے

محدث اعظم کا عقیدہ وہی ہے جو امام اہل سنت شاہ احمد رضا کا ہے

امام اہل سنت شاہ احمد رضا کا عقیدہ وہی ہے جو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کا ہے

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کا عقیدہ وہی ہے جو حضرت فاروقِ اعظم کا ہے

اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ وہی ہے جو انہیں اپنے آقا ومولا امام الانبیاء علیہ السلام سے ملا ہے

فاروقِ اعظم کا عقیدہ وہی ہے جو انہیں نبی اکرم پر نازل ہونے والے قرآن



سے ملا ہے۔

فاروقِ اعظم کا عقیدہ وہی ہے جو قرآن میں اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ اے محبوب

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پ۳۰ سورۃ الاخلاص آیت ۱)

آپ فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے تیرے سنی

کتنی ہے تیری گفتگو اللہ کو پسند

اے پیارے توحید کے بیان کا لطف جبھی دوبالا ہوتا ہے کہ

بیان میرا ہو

زبان تیری ہو

توحید میری ہو

معرفت تیری ہو

اس لئے حضرت مجدد نے فرمایا کہ ''اور رب محمد است'' میں رب کو رب اسی لئے مانتا ہوں کہ وہ محمد علیہ السلام کا رب ہے۔

## اکبر بادشاہ کی بدعادت کا محاسبہ

گرامی قدر سامعین!

بات کہاں سے چلی اور کہاں تک پہنچ گئی ____ عرض یہ کر رہا تھا کہ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ گیارہویں صدی کی ابتدا میں اس رجل رشید کو بھیجے گا کہ جو ایک نور عظیم ہوگا اور اس کا نام میرے اسم گرامی پر ہوگا۔

وہ دو جابر سلطانوں کے درمیان ہوگا

اور یہ میرے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہی ہو سکتی ہے کیونکہ جب وہ دور آیا کہ

سجدۂ تعظیمی جائز قرار دیا جانے لگا

گائے کا ذبیحہ ناجائز قرار دیا جانے لگا

مساجد کو ختم کر کے امام بارگاہیں عام بننے لگیں

شاتمانِ صحابہ کرام کو سرکاری نوازشات عام ہونے لگیں

دینِ محمدی کی بجائے دینِ الٰہی یعنی دینِ اکبری مضبوط بنیادوں پر استوار ہونے لگا

شریعت وطریقت کو دو متضاد حقیقتیں تصور کیا جانے لگا

فقر صرف رقص وسرود اور بھنگ پوست اور شراب و کباب میں بند ہو کر رہ گیا

جب اراکین حکومت میں فیضی جیسے ملاؤں کو قربت ملنے کی وجہ سے اسلام کا حلیہ بگاڑنے والے ہر جگہ پر چھانے لگے۔

علماء سوء نے دین کو اپنی مرضی کے مطابق پیش کرنے کی تحریک کو فعال اور مضبوط تر کر دیا اور جعلی صوفیاء نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ کر دیا اور حکومت کے بزعم خویش دانشوروں نے خانقاہ کو اصلی اور صحیح صوفیاء سے چھیننے کا ارادہ کیا

تو فاروقِ اعظم کے خون نے اپنے اس فرزند جلیل کی رگوں میں جوش دیا

غیرت مجددی نے ایوان باطل میں للکار للکار کر دین کا صحیح نقشہ پیش کیا

اس نور عظیم نے اپنی تابانیوں میں تحریک پیدا کی اور بجلی کی طرح کڑکا

اس احمد فاروقی کے جلال نے وہی نقشہ پیش کیا جو فاروقِ اعظم نے پیش کیا تھا

اس جانشین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وقت کے مسیلمہ کذاب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تو جابر نے کہا

میں تمہارے — مکان لوٹ لوں گا

میں تمہاری جائیدادیں — ضبط کرلوں گا

میں تمہاری کتابیں — جلا کر خاکستر کردوں گا

اور میں تمہیں قلعہ گوالیار میں — قید کروں گا



فرمایا کیسے ڈراتے ہو جیسے پروردگار عالم نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

اگر مجھے جیل میں قید کرنے یا ملک سے نکالنے یا قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہو تو سن لو یہی دھمکیاں مکے والوں نے میرے آقا کو بھی دیں تھیں کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں ملک بدر یا قید یا قتل کر دیا جائے گا۔ قرآن فرماتا ہے

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے محبوب یاد کیجئے جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ

لِيُثْبِتُوْكَ — تمہیں قید کر دیں

اَوْ يَقْتُلُوْكَ — یا تمہیں شہید کر دیں

اَوْ يُخْرِجُوْكَ — یا تمہیں نکال دیں (ملک بدر کر دیں)

(پ ۹ سورۃ الانفال آیت ۳۰)

اور اگر مجھے قلعہ میں بند کرو گے تو سن لو

یوسف علیہ السلام بھی قید کیے گئے تھے اور جب قید سے چھوٹے تھے تو مصر کے بادشاہ بنے تھے جس جیل میں قید تھے اس کے در و دیوار بھی کہتے تھے

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

جیل میں یوسف علیہ السلام نے قیدیوں سے یوں خطاب فرمایا

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(پ ۱۲ سورۂ یوسف آیت ۳۹)

اے میرے قید خانہ کے ساتھیو کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے

کیا کرتے ہیں جو تبلیغ اسلامی زمانے میں
وہ اکثر کاٹتے ہیں زندگانی جیل خانے میں

میرے مجدد نے سنت انبیاء کو پورا کرتے ہوئے ایک مثال بے مثال قائم فرما
دی

جیل میں گئے تو اکیلے تھے
جب رہا ہوئے تو تمام قیدی آپ کی ارادت کے اسیر تھے

گویا کہ میرے مجدد الف ثانی نے فرمایا
اے جابر حکمران سن لے
میرا نام احمد ہے میں سنت احمد کو پورا کرتا ہوں
تو مجھے جیل میں ڈال اگر احمد مدد نہ فرمائیں تو مجھے احمد نہ کہنا
میں تیری ضلالت کے اٹاٹوپ اندھیروں میں نورِ عظیم کی طرح جگمگاتا ہوں
اگر سارا جیل خانہ اس کی ضیا پاشیوں سے منور نہ ہو جائے تو مجدد الف ثانی نہ
کہنا
جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا جہاد ہے
میں یہ جہاد کرتا ہوں
اگر یہ جہاد حق و باطل میں امتیاز نہ فرمائے تو امام ربانی نہ کہنا
میں نے ان جائیدادوں کا کیا کرنا ہے اگر عظمت صحابہ پر قربان نہ ہوں
میں نے ان مکانوں کا کیا کرنا ہے اگر عقیدۂ توحید پر نثار نہ ہوں
میرے مجدد الف ثانی نے اپنے جگر پاروں کو خط لکھا اور جیل سے یہ ارشاد تحریر
فرمایا

''مجھے باغات کے ختم ہو جانے کا کوئی غم نہیں''
مجھے مکانات جل جانے کا کوئی فکر نہیں''
مجھے سرائے کے لٹ جانے کا کوئی خوف نہیں''
میں تو دین کی سربلندی چاہتا ہوں



میں تو شریعت کی سرفرازی کا طالب ہوں
میں تو عقائد باطلہ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنا چاہتا ہوں
آواز آتی ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (پ ۲۴ سورہ حم سجدہ آیت ۳۰)
اے میرے بندے احمد سرہندی تیری استقامت کا پھر اب صلہ یہ ہے کہ
اب خوف نہ کر اور غمگین نہ ہو

## نبی اکرم علیہ السلام کا حضرت مجدد کیلئے فرمان

حضراتِ گرامی!
میرا امام قلعہ میں قید ہے
سبز گنبد کا مکین علیہ السلام بادشاہ کو خواب میں جلوہ آرائی فرما کر ارشاد فرماتا ہے
کہ اے بادشاہ وقت تو نے کس عظیم انسان کو جیل میں ڈال رکھا ہے؟
بادشاہ کے قلب و ذہن میں ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور وہ رہائی کا حکم
صادر کرتا ہے اور توبہ کر کے امام ربانی کے ارادت مندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

## یہ رتبہ بلند

حضرات غور کیجئے اس شخصیت کا کیا مقام ہوگا جس کی رہائی کیلئے سرورِ عالم علیہ
السلام خود بے قرار ہیں اور اسے عظیم انسان قرار دیتے ہیں

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
جہانگیر رہائی کے آرڈر بھیجتا ہے

آپ قبول نہیں فرماتے بلکہ اپنی رہائی کو ان شرائط سے مشروط فرماتے ہوئے
اسے جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ
اسلام نافذ کرو

خلاف دین بدعات کا خاتمہ کرو

مساجد آباد کرو

غیر اسلامی عبادت خانوں کو ختم کرو

گائے کا ذبیحہ حلال ہونے کا حکم صادر کرو

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت کا تحفظ کرو

میرے ساتھ تمام قیدیوں کو بھی رہا کرو

خانقاہی نظام شریعت مطہرہ کے مطابق چلاؤ

ہندو' مسلم' سکھ' عیسائی کی الگ الگ شناخت رکھو

مزارات اولیاء کرام اور مندروں گرجوں کی تمیز بحال کرو

سؤر' جوا' شراب' کباب' رقص و سرود حرام قرار دو

سجدۂ تعظیمی کو ناجائز قرار دو

جہانگیر نے تمام شرائط کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کی اور یہ احکامات جاری کر دیئے

## بیگم نور جہاں اور روافض کی حمایت

بیگم نور جہاں جو بادشاہ کی بڑی لاڈلی اور چہیتی بیوی تھی رفض و بغض صحابہ کی تحریک کی روح رواں تھی جس کے بل بوتے پر علماء سوء نے صحابہ کرام کے خلاف زہر افشانی کی تھی اس نے جب دیکھا کہ پروگرام میرا سارے کا سارا ملیامیٹ ہو گیا ہے تو اس نے دربار شاہی میں آ کر بادشاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا

یہ جب بھی کوئی بات بادشاہ کو منوانا چاہتی تو اسی طرح کرتی اور بادشاہ موم ہو جایا کرتا

اب جبکہ مخالفین صحابہ کو سزاؤں کے احکامات جاری کر دیئے گئے تھے تو نور جہاں نے وہی حربہ آزمانا چاہا مگر بادشاہ نے حضرت مجدد کی غلامی پر ناز کرتے ہوئے اس کا



ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

جان من ترا جان دا دہ اُم ایمان ندادہ ام

جان من میں نے تجھے جان دی ہے ایمان نہیں دیا

میرے ایمان کے مالک اور میرے مرشد حضرت شیخ مجدد الف ثانی ہی ہیں

## خرقہ قادریہ برائے شیخ مجدد

وہ شخصیت کہ جن کی بشارت خود حضور غوث اعظم اپنے ظاہری حین حیات میں دیں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کی ولادت سے پانچ صدیاں پہلے انتقال فرما چکے ہیں

میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک جنگل میں موجود تھے کہ

آپ نے مراقبہ میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک دم

آسمانوں سے ایک نور نمودار ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا

جب تفکر فرمایا کہ یہ نور عظیم کیا ہے تو الہام ہوا کہ

اے عبدالقادر جیلانی ___ آپ سے پانچ صدیاں بعد ایک ایسا وقت آئے گا جبکہ

شرک اپنے عروج پر ہو گا

بدعت اپنے کمال پر ہو گی

الحاد ___ گمراہی ___ بے دینی کا دور دورہ ہو گا

تو ایک ایسا جل رشید تخلیق ہو گا

ایک ایسا نفس قدسی پیدا ہو گا

جو وحید امت ہو گا

اپنی ذات میں یکتا ہو گا اور اپنے تقویٰ و طہارت میں بے مثال ہو گا

دنیا سے کفر و شرک و بدعت کا خاتمہ فرما دے گا

دین مصطفوی کو اپنی تجدید سے زندہ کر کے نئی بہاریں لائے گا

اس کی صحبت کیمیا ہوگی

اس کے صاحبزادگان اور خلفاء کرام بارگاہ صمدیت کے صدر نشین ہوں گے

حضور غوث الثقلین ؓ نے جب یہ سنا تو اپنے صاحبزادہ عالی وقار کو حکم فرمایا کہ میں آپ کو ایک خرقہ دے رہا ہوں جو کہ کمالات نسبت قادریہ سے معمور ہے اور پوری قادریت کا فیض اس میں بھرپور ہے یہ خرقہ نسلاً بعد نسلاً چلتا رہے تو آج سے پانچ سو سال بعد ایک بزرگ دنیا پر جلوہ گر ہوں گے احمد نامی وہ بزرگ میری نسل پاک میں سے جس کے دور میں تشریف لائیں میرا وہ شہزادہ یہ خرقہ ان بزرگوں کو میری طرف سے پہنچا دے

یہ خرقہ حضرت سیدنا عبدالرزاق شہزادۂ حضور غوث اعظم ؓ کی نسل مبارکہ میں سے حضرت سید سکندر شاہ کیتھلی کے پاس تھا جب کہ ظہور مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی ہوا تو آپ اسے کیتھل سے لے کر سرہند شریف پہنچے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ مراقبہ کی حالت پاک میں تھے تو اچانک حضرت شاہ سکندر کیتھلی نے یہ خرقہ آپ کے اوپر ڈال دیا

حضرت مجدد فیض نسبت قادریہ کے اس حصول سے بہت ہی مسرور ہوئے

(البرہان ص ۲۷۴، ۲۷۵ بحوالہ جواہر مجددیہ ص ۱۰)

## نقشبندیت اور قادریت

گرامی حضرات!

اس واقعہ سے پتہ چلا کہ

ہر نقشبندی مجددی قادری بھی ہے جبکہ ہر قادری نقشبندی نہیں

اب اس پر ان حضرات کو توجہ فرمانی چاہیے کہ جو قادری ہو کر حضرت مجدد کے متعلق درست خیالات نہیں رکھتے اور وہ حضرات جو نقشبندی مجددی ہو کر حضور غوث



اعظم ؓ کو مرکز فیض تسلیم نہیں کرتے۔

مکتوبات شریف میں خود ایک مکتوب میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ

"میری ایک منزل روحانی اٹک گئی تو میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے استمداد کی آپ کی روحانی امداد سے وہ منزل بھی پوری ہو گئی"۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی)

تو حضرت شیخ مجدد حضور غوث پاک کو مقتداء تسلیم کر رہے ہیں اور غوث اعظم ؓ اپنا خرقہ قادریت آپ کو ارسال فرماتے ہیں دونوں بزرگوں کے ماننے والے پھر وہی ہیں جو تعصب و عناد سے پاک ہو کر مجدد اعظم اور غوث اعظم رضی اللہ عنھما کے غلام ہوں کسی کی تفریق نہ کرتے ہوں بلکہ ہر دو بزرگوں کی شان و عظمت کو تسلیم کرتے ہوں

یہ عقیدہ بھی درست ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد تابعین پھر تبع تابعین اور پھر حضور غوث الثقلین کا مرتبہ جیسا کہ سرکار اعلیحضرت فرماتے ہیں

پہلے صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

اور یہ عقیدہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے ہزار سال کے مجدد خود امام الانبیاء علیہ السلام اور ان کے بعد دوسرے ہزار سال کے مجدد حضرت شیخ احمد سرہند ؒ ہیں

اختلاف کیسا؟

عداوت کیسی؟

دونوں عقیدوں سے تو تسلیم و محبت کے جام چھلکتے نظر آرہے ہیں مگر

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اب اگر کوئی کورچشم یہ کہے کہ غوث پاک حضور مجدد الف ثانی سے سبقت زمانی کی وجہ سے افضل ہیں تو ہمیں اس سے انکار نہیں مگر یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ سرتاج

الاولیاء حضور داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کا زمانہ مبارکہ حضور غوث پاک سے بھی پہلے ہے بلکہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر داتا علی الہجویری میرے دور حیات میں موجود ہوتے تو میں ان کی بیعت فرماتا تو کیا داتا صاحب غوث پاک سے اس تقدم زمانی کی وجہ سے افضل ہوئے کہ نہیں؟ بلکہ خیال رہے کہ حضرت داتا علی ہجویری مسلک نقشبندی کے عظیم بزرگ ہیں اور مجدد پاک بھی اسی سلسلہ عالیہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ اس سلسلہ عالیہ کے بانی یار غار مصطفیٰ خلیفہ بلافصل راشد اور خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو بہتری اسی میں ہے کہ ہم ان مسائل میں نہ الجھا کریں۔

اتھاں چپ دی جاہے الا کوئی نہ سکدا

دوسری بات یہ بھی ہے کہ تقدم زمانی اگر افضلیت ثابت کرتا ہے تو تمام انبیاء حضور امام الانبیاء سے پہلے ہونے کی وجہ سے تقدم زمانی رکھتے ہیں یہاں آپ کا کیا خیال ہے اسی طرح تمام خلفائے حضرت علی سے تقدم زمانی رکھتے ہیں تو یہاں کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متیں بیچ اس مسئلہ کے......

## تقدم وتاخر زمانی

لہٰذا تقدم وتاخر کی قید کو چھوڑ کر ہم یہ بات مانتے ہیں کہ ہر ولی اپنے اپنے مقام پر درست ہے، ہم ان کے مقامات تک نارسا ہیں اس لئے ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہیے ورنہ تاخر زمانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل الخلفاء بنادے گا کیونکہ حضور علیہ السلام اسی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں کہ آپ آخر میں تشریف لائے جبکہ ھو الاول والآخر (الآیت) کے بھی مصداق ہیں۔

تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ حضور داتا گنج بخش اپنے مقام پر اعلیٰ ہیں۔

حضور غوث اعظم اپنے مقام پر افضل ہیں۔

اور حضور مجدد اعظم رضی اللہ عنہ اپنے مقام پر اشرف وامجد ہیں۔



## شیخ احمد جام کا ارشاد

حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ جیسے بزرگ فرماتے ہیں کہ ''آج سے چارسو سال بعد میرا ایک ہم نام پیدا ہوگا وہ میرے بعد میرے ہم ناموں سے افضل ہوگا۔''

(جواہر مجددیہ ص ۱۰)

حضرت شیخ احمد جام کے بعد سب سے اعلیٰ بزرگ آپ کے ہم ناموں میں سے شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ہی ہیں جیسا کہ ایک اور روایت میں بیان کیا گیا جسے شیخ احمد کے جگر گوشہ نے بیان کیا حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ شیخ ظہور الدین رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ

''میرے والد ماجد کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ میں نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض کیا کہ بڑے بڑے مشائخ عظام کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں لیکن آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا اب سے چارسو سال بعد ایک میرا ہم نام بزرگ پیدا ہوگا اس کے حالات مجھ سے بھی کہیں افضل ہوں گے''۔

(جواہر مجددیہ ص ۱۰ بحوالہ البرہان ص ۴۷۶)

حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۶۰۰ھ میں ہوا اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور ۱۰۰۰ھ میں ہوا جو کہ پورے چارسو سال بنتے ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ جن کی بشارت دی گئی تھی وہ آپ ہی ہیں۔

(جواہر مجددیہ ص ۱۰ بحوالہ البرہان ص ۴۷۶)

میرے نبی علیہ السلام نے فرمایا

بَعَثَ اللّٰہُ رَجُلاً عَلٰی رَأْسِ اَحَدَ عَشَرَ مِائَۃَ سَنَۃٍ ھُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ (روضہ قیومیہ، جامع الدرد بحوالہ البیان ص ۹۴)

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ گیارہویں صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو نور عظیم ہوگا اس کا نام میرا نام ہوگا

میرے آقا علیہ السلام نے احمد نامی مجدد الف ثانی کی بشارت ارشاد فرمائی

میرے غوث پاک ؓ نے ان بزرگوں کیلئے خرقہ خلافت پانچ صدیاں پہلے عطا فرمایا

حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ نے اس احمد نامی بزرگ کو اپنے اور ان بزرگوں سے پہلے ہونے والے احمد نامی تمام اولیاء سے افضل قرار دیا ان کے حالات کو اپنے اور ان تمام اولیاء کے حالات سے اعلیٰ ارشاد فرمایا:

## شیخ خلیل اللہ بدخشی کا ارشاد

حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ

''سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک بزرگ جو کہ افضل ترین اولیاء امت سے ہوں گے ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں میری ان کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکے گی جس کا مجھے افسوس ہے''

(جواہر مجددیہ ص ۱۱ بحوالہ البرہان ص ۲۷۷)

## حضرت بدخشی کا خط بنام مجدد پاک

شیخ خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ نے ایک خط حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نام لکھ کر اپنے خلیفہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی کے حوالہ فرمایا یہ خط خلیفہ صاحب لے کر ۱۰۲۲ھ میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کو پیش کیا حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ نے اس خط میں حضرت مجدد کی خدمت میں دعائے خیر کیلئے التماس کی تھی چنانچہ آپ نے وہ خط پڑھ کر ان کیلئے دعا فرمائی اور پھر فرمایا شیخ خلیل اللہ بدخشی کا مقام کبار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔ (ایضاً)

نام نامی احمد اور گیارہویں صدی کی ابتداء میں آنے نور عظیم ہونے کی بشارت دینے والے خود نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہیں۔

اپنے تمام ہمناموں میں افضل ہونے کا ارشاد فرمانے والے شیخ احمد جام علیہ



الرحمۃ ہیں

خرقہ خلافت عطا فرمانے والے حضور غوث اعظم ؓ ہیں

آپ کی آمد کے مقام کا اعلان کرنے والے شیخ خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ ہیں

التماس دعا کا خط لانے والے شیخ عبدالرحمٰن بدخشی ہیں علیہ الرحمۃ

التماس دعا کرنے والے شیخ خلیل اللہ بدخشی ہیں علیہ الرحمۃ

## حضرت فقیہ العصر فرماتے ہیں

آپ کے پیدا ہونے کی بشارت دینے والے مختلف اولیاء کبار ہیں ملاحظہ ہو

حضرت فقیہ العصر مفتی محمد امین صاحب فرماتے ہیں کہ

یہ وہ امام ربانی ہیں کہ جب الحاد و بے دینی عروج پر پہنچ گئی تو لوگ حضرت خواجہ سلیم چشتی، حضرت شیخ نظام نارنولی اور حضرت عبداللہ سہروردی رحمھم اللہ کی خدمت میں اکبر بادشاہ کی بے دینی کی شکایات لے کر آئے تو یہ اولیاء امت توجہ باطنی کے بعد فرماتے صبر کرو عنقریب ایک امام وقت اور اسلام کا مجدد پیدا ہونے والا ہے وہ اس بے دینی اور گمراہی کو دفع کرے گا اور قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا''

(البرہان ص ۲۷۷، ۲۷۸ جواہر مجددیہ ص ۱۱)

## حضرت مجدد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے والد ماجد شیخ عبدالواحد ؒ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عبدالقدوس ؒ کی خدمت اقدس میں بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ عبدالقدوس ؒ نے فرمایا

''آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس نور سے مشرق و مغرب

روشن ہوں گے اور بدعات و گمراہی مٹ جائے گی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا

تو اس کو دربارِ الٰہی میں وسیلہ بناؤں گا"۔ (جواہر مجددیہ ص ۱۱ بحوالہ البرہان ص ۷۸)

## نجومیوں کی پیش گوئی

جس سال ۹۷۱ھ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اس سال خان اعظم خاں کے درباری نجومی اکٹھے ہوئے اور سب نے کہا

"تین دن سے یک ستارہ طلوع ہو رہا ہے جس سے یہ نتائج اخذ کیے جا رہے ہیں کہ کوئی مرد خدا پیدا ہوا ہے جو کہ اسلام کو تازگی بخشے گا"۔ (جواہر مجددیہ ص ۱۱)

## سرہند سے نور کا ظہور

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے سال اراکین سلطنت نے کچھ خواب دیکھے کہ سرہند سے ایک نور کا ظہور ہوا ہے انہوں نے اپنے یہ خواب حضرت شیخ کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کیے تو آپ نے فرمایا

"سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا گیا ہے یہ کسی ولی برحق کی ولادت کی طرف اشارہ ہے" (جواہر مجددیہ ص ۱۱ بحوالہ البرہان ص ۷۹)

## شیخ عبدالواحد کا مراقبہ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے والد گرامی حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ جہان میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور ریچھ، بندر، خنازیر لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں پھر یکایک ملاحظہ فرمایا کہ ان کے اپنے سینہ سے ایک نور نکلا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا اور اس نور نے سب درندوں (خنزیر ریچھ بندر) وغیرہ کو جلا کر خاکستر کر دیا پھر دیکھا کہ ایک نورانی تخت ہے جس پر ایک ذیشان بزرگ جلوہ گر ہیں اور ان کے چاروں طرف بہت سے نورانی بزرگ اور فرشتے باادب کھڑے ہیں اور ان کے سامنے ظالموں اور جابروں کو لا کر ذبح کیا جا رہا ہے اور ایک منادی ندا کر رہا ہے۔



قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

آپ نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی کو (رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے تھے عرض کیا آپ نے سن کر فرمایا

"آپ کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو افضل اولیاء امت سے ہوگا اس کے نور سے شرک و بدعت کی گمراہی دور ہوگی اور دین مصطفیٰ ﷺ کو روشنی اور فروغ حاصل ہوگا"۔ (جواہر مجددیہ ص ۱۱)

گرامی قدر سامعین!

یہ ہے نور عظیم احمد نامی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

جن کی آمد سے — شرک و بدعت کا خاتمہ ہوا
جن کی برکت سے — حق آشکار اور باطل سینہ فگار ہوا
جن کی نصرت سے — جابر بادشاہوں اور حکمرانوں کو ہدایت نصیب ہوئی
جن کے نور سے — مشرق و مغرب منور ہو گئے
جن کی تجدید سے — اسلام کو تازگی و شگفتگی ملی
جن کی امامت سے — بددینی اور گمراہی دفع ہو گئی

اور جن کی ذات گرامی کے نور پاک کا فیض تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا

اب شرک و بدعت کے پجاری — انہیں اپنا مقتدا کیسے تسلیم کریں؟
اب بے دین اور گمراہ طبقہ — انہیں مجدد کیسے مانے؟
اب ضلالت میں بسنے والے — ہدایت کے وجود کو کیونکر اچھا سمجھیں؟
اب اندھیروں کے پرستار — نور حق کو کیسے مان لیں؟

میرے اس مجدد الف ثانی کو نور عظیم وہ تسلیم کرے گا جو میرے نبی علیہ السلام کا امتی ہے کیونکہ نبی کریم علیہ السلام نے آپ کو فرمایا هُوَ نُوْرٌ عَظِيْمٌ

میرے اس امام ربانی کو امام وہ تسلیم کرے گا وقادری ہو کیونکہ قادریوں کے آقا
جو مولا حضور غوث اعظم علیہ الرحمۃ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا
میرے مجدد الف ثانی کی تجدید کو خوش آمدید وہ کہے گا وہ غلام اولیاء ہو کیونکہ ان
کی تجدید کو اولیاء کبار نے سراہا

## بقیت طینت محمدیہ

گرامی حضرات!
میرے مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے ارشاد فرمایا کہ تاجدار انبیاء علیہ
التحیۃ والثناء ﷺ کے جسد اطہر نوری سے جو حصہ بچ گیا اس سے میرا جسم تیار ہوا گویا
کہ آپ بقیۃ طینت محمدی ہیں
اسی لئے آپ سے ہزار سالہ تجدید کا کام اللہ تعالیٰ نے لیا
پہلے ہزار سال کے مجدد خود نبی    نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم یعنی کہ احمد مدنی
دوسرے ہزار سال کے مجدد یہ    حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی یعنی کہ
احمد سرہندی

## خطیب العصر کی دلیل بے مثال

خطیب العصر علامہ سعید احمد مجددی نے بھی احمد ہونے کا حق ادا کر دیا اور اس
دعویٰ کی موید ایک حدیث پاک البیان میں نقل فرما کر مسئلہ یوں واضح فرمایا کہ
"اس مضمون کو سمجھنے کیلئے ایک حدیث کے مضمون پر غور کرنا چاہیے
اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا جسم مٹی سے بنایا ان کے خمیر سے جو حصہ بچ گیا
اس سے کھجور کا درخت پیدا کر دیا اسی لئے سرورِ عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ
اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ فَاِنَّهَا مِنْ بَقِيَّةِ طِيْنَتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(الحدیث)
یعنی اپنی پھپھی کھجور کی عزت کیا کرو کیونکہ یہ آدم علیہ السلام کے بقیہ خمیر



سے تیار ہوئی ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا اگر.... اگر آدم علیہ السلام کے بقیہ خمیر سے کھجور کا
درخت تیار ہو سکتا ہے تو سرور انبیاء علیہ السلام کے بقیہ خمیر سے مجدد الف ثانی کا جسم
بھی تیار ہو سکتا ہے" (البیان از علامہ سعید احمد مجددی ص ۹۲، ۹۳)
تو میرے آقا علیہ السلام کے متعلق نبی کریم علیہ السلام کے خالق نے ارشاد
فرمایا کہ
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ    تمہارے پاس آیا نور
اور میرے مجدد الف ثانی کے متعلق میرے مجدد کی بشارت فرمانے والے نبی
علیہ السلام نے فرمایا کہ
هُوَ نُوْرٌ عَظِيْمٌ    وہ نور عظیم ہے
منکرین نور نے نہ ہی اس اللہ کے نور کو___ تسلیم کیا
اور نہ ہی اس مصطفیٰ علیہ السلام کے نور عظیم کو___ تسلیم کیا

## دو احادیث مبارکہ

گرامی قدر حضرات!
مجدد الف ثانی کی علامات میں سے سرکار علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ
وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ رِجَالٌ اُلُوْفًا (روضۃ القیومیہ رکن اول مطبوعہ لاہور، طبقات
الکبریٰ جلد ہفتم الاصابہ جلد سوم کنز العمال جلد ہفتم البیان ص ۹۶)
اس کی شفاعت سے ہزاروں انسان جنت میں داخل ہوں گے
اور ایک دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ
يَكُوْنُ رَجُلٌ فِيْ اُمَّتِيْ يُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا
(الجمع الجوامع طبقات الکبریٰ جلد ہفتم الاصابہ جلد سوم کنز العمال جلد ہفتم البیان ص ۹۶)
پہلی حدیث پاک سے پتہ چلا کہ جس رجل ۔نید کی شفاعت سے ہزاروں آدمی

جنت میں جائیں گے وہ احمد نامی ہزار سالہ مجدد ہوگا

دوسری حدیث سے پتہ چلا کہ ایسا شخص وہ ہوگا جسے صلہ کہا جائے گا

میرے مجدد الف ثانی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے

میرے مجدد الف ثانی ہی کو صلہ کہا گیا

خود میرے شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی زبان مبارکہ سے یہ الفاظ اچانک ادا ہوئے کہ

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صَلِۃً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَمُصْلِحًا بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ ۔**

(مکتوبات امام ربانی جلد دوم مکتوب ۶)

تمام تعریفیں اسی اللہ (تعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے مجھے دو سمندروں کا ملانے والا (صلہ) اور اس امت کے دو گروہوں میں صلح کرانے والا بنا دیا ہے

آپ نے اس دور میں شریعت وطریقت کے دو سمندروں کو ملایا جس دور میں صوفیاءِ ظواہر نے شریعت وطریقت کو دو علیحدہ سمندر ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی

چنانچہ ان دونوں حدیثوں کا مصداق امام ربانی حضور سیّدنا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ہیں۔

## دوقومی نظریہ کی بنیاد

گرامی قدر سامعین!

دورِ اکبری میں حق وصداقت کا علم بلند فرما کر دوقومی نظریہ کی بنیاد رکھی تو میرے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اکبر نے علماء سو کی حمایت لے کر دین الٰہی ایجاد کیا اور نعرہ دیا کہ ہندو و مسلم ایک ہی قوم ہے اور یہی نعرہ مولوی حسین احمد مدنی نے ہندوستان میں اس وقت لگایا جس وقت غلامان مجدد الف ثانی تحریک آزادی پاکستان بڑے زور وشور سے چلا رہے تھے مولوی مدنی درحقیقتا ٹانڈوی نے کہا کہ ہندو مسلم ایک ہی قوم ہے تو علامہ اقبال نے حضرت مجدد کا دامن تھامتے ہوئے برجستہ جواب دیا کہ



سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است

چہ بے خبرز مقام محمد عربی است

عجم ہنوز نداند رموز دین ورنہ

زدیوبند حسن احمد ایں چہ بوالعجمی است

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

| | |
|---|---|
| اکبر بادشاہ نے کہا | وطن ایک وقوم ایک ہے |
| میرے مجدد نے فرمایا | ہندو الگ اور مسلم الگ قوم ہے |
| اکبری مولویوں نے کہا | وطن ایک تو قوم ایک ہے |
| غلام مجدد علامہ اقبال نے کہا | ہندو الگ اور مسلم الگ قوم ہے |

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میرے مجدد الف ثانی کے عطا فرمودہ نظریہ کے مطابق پاکستان ایک الگ نظریہ اور الگ قوم کے مطابق معرض وجود میں آجاتا ہے اور میرے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے غلام جو اسی نظریہ کی بنیاد پر تحریک چلا رہے تھے اس پاکستان میں یہ نعرہ آج بھی لگا رہے ہیں کہ

اولیاء کا ہے فیضان

پاکستان پاکستان

پاکستان میں حضرت امیر ملت علی پوری علیہ الرحمۃ کے غلاموں کی اکثریت موجود ہے اور امیر ملت حضرت مجدد الف ثانی کے غلاموں میں ایک درخشندہ آفتاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہی وہ امیر ملت ہیں جن کی قیادت میں آل انڈیا بنارس سنی کانفرنس میں پانچ ہزار سے زائد سنی علماء ومشائخ نے اعلان کیا تھا کہ اگر محمد علی جناح (قائداعظم) اور ان کی جماعت مسلم لیگ مطالبہ پاکستان سے دستبردار بھی ہو جائیں تو ہم سنی علماء و

مشائخ عہد کرتے ہیں کہ ہم پاکستان بنا کر دم لیں گے۔

اکبر بادشاہ کے روحانی فرزندوں ـــــ اسلام کے باغیوں کانگریسی احراریوں نے اپنے اسلاف یعنی اکبری دور کے علماء سو کی پیروی کرتے ہوئے تحریک پاکستان کو سبوتاژ کرنے کی زبردست کوشش کی اور یہاں تک کہا کہ یہ مسلم لیگ نہیں بلکہ مجرم لیگ ہے

یہ قائد اعظم نہیں بلکہ کافر اعظم ہے

یہ پاکستان نہیں بلکہ کافرستان ہے

جو مسلم لیگ کو ووٹ دے اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے

اگر پاکستان کی پ بھی بن گئی تو ہم پیشاب سے داڑھی منڈھوالیں گے

اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بہت سی خرافات نامعلوم کیا کچھ تقریروں اور تحریروں میں کہہ ڈالا اور لکھ دیا ان کے جواب میں حضرت امیر ملت نے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے یہ فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ

''جو پاکستان کے حق میں ووٹ نہیں دے گا ہم اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے''

محمد علی جناح کو سب سے پہلے قائد اعظم کے لقب سے ملقب کرنے والے بھی یہی امیر ملت ہیں اور مسلم لیگ کی حمایت میں نگر نگر شہر شہر کا دورہ کر کے رائے عامہ ہموار کرنے پر کروڑوں روپیہ اپنی ذاتی پاکٹ سے خرچ کرنے والے بھی یہی مجدد الف ثانی کے سپوت ہیں۔

آج طاغوتی طاقتیں اور اسلام دشمن لوگ جن کا اس وقت خمیر بھی تیار نہ ہوا تھا وہ لوگ پاکستان میں غیر اسلامی نظریات رائج و نافذ کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔

ہم کہنا چاہتے ہیں کہ جب تک پاکستان میں حضرت مجدد الف ثانی قد



سرہ النورانی کے غلام موجود ہیں یہاں دین اکبری نہیں چلنے دیا جائے گا۔

پاکستان میں صرف اور صرف محمد عربی ﷺ کی شریعت و قانون جو کہ قرآن و حدیث کی صورت میں موجود ہے یہی رائج و نافذ ہوسکتا ہے اور بس

جو حکمران اسے نافذ کرے گا وہ ہمارا قائد بھی ہوگا اور پاکستان کا محافظ بھی پھر وہ اسی طرح جنت میں جائے گا جس طرح اورنگ زیب عالمگیر حضرت مجدد کے زیر سایہ جنت میں جائیں گے۔

## میں تیرے بغیر جنت میں نہ جاؤں گا

گرامی قدر سامعین!

میرے مجدد الف ثانی نے فرمایا تھا اے جہانگیر میں تیرے بغیر جنت میں نہ جاؤں گا جہانگیر نے اپنے آخری وقت اس فرمان مجدد کا اظہار کیا تھا

جہانگیر نے کہا تھا کہ

''میرے پاس بخشش کی دستاویز ہے اور وہ یہ کہ ایک دن مجدد الف ثانی نے فرمایا تھا اے جہانگیر میں جنت میں تیرے بغیر نہ جاؤں گا''۔

(البیان ص ۱۱۰)

پاکستان کے حکمران بھی اگر جہانگیر کی تقلید کریں تو کان لگا کر سنیں حضرت مجدد الف ثانی کی آواز آج بھی گونج رہی ہے کہ جو میرے دو قومی نظریہ کی حفاظت کرتے ہوئے دین محمدی کو پاکستان کی اساس بنائے گا وہ

میرے سایہ میں

امیر ملت کے سایہ میں

اولیاء کرام کے سایہ میں

ضرور جنت میں جائے گا اسی طرح جس طرح جہانگیر بادشاہ جائے گا

## جہانگیر کے بیٹے پوتے مریدین مجدد الف ثانی

گرامی حضرات!

کتابوں میں موجود ہے کہ

میرے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی نگاہ تجدید کا یہ چھلکتا ہوا فیض تھا کہ جہانگیر نے اپنا بیٹا خرم (شاہ جہاں) آپ کے سلسلہ بیعت میں داخل کروایا اور پھر اس کا بیٹا اورنگ زیب عالمگیر بھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا

شاہ جہاں نے پورے ہندوستان میں مساجد اور مسافر خانوں کے جال بچھا دیئے اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوستان کو عدل وانصاف سے بھر دیا اور دور خلافت کی یاد تازہ کر دی

علامہ اقبال نے اسی کی شان میں والہانہ عقیدت کا اظہر کرتے ہوئے کہا کہ

درمیان کار زار کفر و دیں
ترکش مارا خدنگ آخریں

## یہ سب سنی تھے

گرامی حضرات پھر غور کیجئے

خاندان مغلیہ کے یہ تینوں فرزندان جلیل راسخ العقیدہ سنی تھے

جہانگیر بادشاہ بھی — سنی
شاہ جہان بادشاہ بھی — سنی
اورنگ زیب عالمگیر بھی — سنی

امام ربانی کے وجود باجور کی برکت سے یہ بادشاہ سنی ہوئے اور پاک وہند سنیت سے بھر گیا اگر امام ربانی مجدد الف ثانی کا یہ جہاد صفحہ تاریخ پر نہ ہوتا تو آج کوئی سنی صوفی اور عالم پاک وہند میں نظر نہ آتا

پاکستان کی سنیت مرہون منت ہے — امام ربانی کی



ہندوستان کی سنیت مرہون منت ہے — مجدد الف ثانی کی

اس لئے پاکستان میں

قرآن کی تعلیمات کا — نفوذ
حدیث کی نورانیات کا — وجود
تعلیمات مجدد الف ثانی کا — رسوخ
مسلک صوفیاء کا — ظہور

لازمی ولابدی ہے تاکہ دنیا کے نقشہ میں انفرادیت پاکستان بھی نمایاں ہو اور گنبد خضریٰ کے مکین رحمۃ للعالمین ﷺ کی رضا کے حصول میں پاکستان کی خصوصیت کا اظہار بھی ہو اور پتہ چلے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی نظریہ کی نمائندگی فرمائی ہے کہ

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
اے آقا سبز گنبد والے علیک الصلوٰۃ والسلام
جو آپ کے غلام ہیں
وہ امریکہ کی طرف کیوں دیکھیں؟
وہ روس کی طرف کیوں دیکھیں؟
وہ لادینی وطاغوتی عناصر کی طرف کیوں دیکھیں
تیرے قدموں میں جو ہیں وہ غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

اور

تیرے ٹکڑوں پر پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

## نظریات حضرت مجدد الف ثانی امام احمد رضا

گرامی قدر سامعین!

نظریات مجدد الف ثانی اور نظریات مجدد مائۃ میں کوئی فرق نہیں

بلکہ جن نظریات کی بنیاد امام ربانی نے رکھی

انہیں نظریات پر عمارت امام احمد رضا نے تعمیر فرمادی

مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ

دروازہ ایک ہی ہے وہ روضہ رسول کا دروازہ ہے

اسی طرح امام احمد رضا نے فرمایا

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

امام ربانی مجدد الف ثانی نے یہ سب کچھ نثر میں فرمایا

امام احمد رضا نے یہ سب کچھ نظم میں فرمایا

امام ربانی نے اپنے دور کے لحاظ سے فرمایا

امام احمد رضا نے اپنے دور کے لحاظ سے فرمایا

تعلیمات دونوں کی ایک ہیں

نظریات دونوں کے ایک ہیں

احساسات دونوں کے ایک ہیں

عقائد دونوں کے ایک ہیں

اگر کسی کو سمجھ میں نہ آئیں تو اس میں اس کی اپنی کج فہمی کارفرما ہے ___ وہ کج فہمی دور کرے تاکہ ان شخصیات کو مورد الزام ٹھہرائے۔

## دونوں شخصیات کا عقیدہ ایک

حضراتِ محترم!

دونوں شخصیات کا عقیدۂ توحید ہم آپ کے سامنے عرض کر چکے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ

اورب محمد است



اور امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

اور اب سنیے عقیدۂ شان رسالت مآب (علیہ السلام) حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم علیہ السلام کی تخلیق ہماری طرح نہیں کیونکہ ہم اربعہ عناصر سے پیدا کیے گئے اور سرکار علیہ السلام کی تخلیق نور خداوندی سے ہوئی۔ (مکتوبات شریف)

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہیں کا سب

نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

نقشبندیوں کا تاجدار بھی آقا علیہ السلام کو نور حق بتا رہا ہے

رضویوں کا تاجدار بھی آقا علیہ السلام کو نور حق فرما رہا ہے

مجدد الف ثانی بھی فرماتے ہیں کہ میرے نبی علیہ السلام بے مثل ہیں

مجدد مائۃ بھی فرماتے ہیں کہ میرے نبی علیہ السلام بے مثال ہیں

پتہ یہ چلا کہ جس کا یہ عقیدہ نہ ہو

وہ نقشبندی مجددی بھی نہیں

وہ قادری رضوی بھی نہیں

وہ کوئی تانہ بھون کی روحانی نسل تو ہو سکتی ہے

وہ کوئی انبیٹھا ___ نانوتہ ___ گنگوہ کا سلسلہ تو ہو سکتا ہے

مگر سرہندی یا بریلوی نہیں

کیونکہ سرہندی عقیدہ بے مثلیت مصطفیٰ والا ہے

بریلی کا عقیدہ بے مثلیت مصطفیٰ والا ہے

اور یہ دوسرے لوگوں کا عقیدہ نجدوی اسماعیل دہلوی ہے کہ خدا اگر چاہے تو

کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان مطبوعہ تھانہ بھون)

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

دلیل یہ دیتے ہیں کہ

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ ہر شیء پر قادر ہے

لہٰذا ایسا کرنے پر بھی قادر ہے

## حضرت افتخار ملت

گرامی سامعین!

اس موقعہ پر بات سمجھانے کیلئے میں شہنشاہ خطابت افتخار ملت حضرت صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب علیہ الرحمۃ طارق آبادی کی ایک تقریر کا سہارا بطور دلیل لینا چاہوں گا توجہ سے سماعت فرمائیے۔

## دھوبی گاٹ

فیصل آباد ـــ اس وقت کے لائل پور میں ایک بہت بڑا جلسہ ہو رہا تھا جس میں پاکستان بھر کے نجدی ـــ وہابی ـــ دیوبند سپوت کا اجماع تھا اور یہ اسٹیج پر اپنی دھواں دار تقریروں سے سادہ لوح عوام کے ایمانوں کا ستیہ ناس کر رہے تھے ـــ بقول رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کہ

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

لاہور ماڈل ٹاؤن کا بزعم خویش مناظر اسلام تقریر کر رہا تھا اس نے کہا کہ دیکھو اللہ قرآن میں فرماتا ہے "اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اللہ تعالیٰ ہر شیء پر قادر



ہے" لہٰذا وہ کروڑوں محمد بھی بنا سکتا ہے!

حضرت افتخار ملت تانگہ پر وہاں سے گزر رہے تھے سواری سے اترے اور سیدھے اسٹیج پر رونق افروز ہوئے اور اس مولوی سے مائیک لے کر فرمایا

مولوی تجھے شرم نہیں آتی تو نے اس آیت مبارکہ کو کس بھونڈے انداز میں پیش کر کے دلیل دی ہے اور لوگوں کے ایمان تباہ کر رہا ہے

سن اور غور کر

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں اور تو اس کا منکر ہے

مولوی نے کہا وہ کیسے

صاحبزادہ صاحب نے فرمایا

وہ ایسے کہ

تیری والدہ نے تیرے باپ کے نطفہ سے تجھے جنم دیا ہے اب وہ اگر اس آیت کو مانتی ہے تو تجھے بتانا پڑے گا کہ کیا اللہ جو ہر شیء پر قادر ہے تو تیرے باپ کے علاوہ کروڑوں تیرے باپ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے

کیا تو یہ تسلیم کرتا ہے؟

کیا خدا تیرا اور باپ بنانے پر قادر ہے؟

کیا خدا تجھے کسی اور باپ کی طرف منسوب کرنے پر قادر ہے؟

ملاں جی کے رنگ اڑ گئے

نہ اقرار می کند نہ انکار می کند

نہ ہی اقرار کرتا ہے نہ ہی انکار کرسکتا ہے

تو فرمایا ـــ کہ تیرا اس آیت پر ایمان نہیں ہے جو تو بطور دلیل پیش کر کے حضور علیہ السلام کا گستاخ بن رہا تھا اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا تھا

حضراتِ گرامی! حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی کے غلام کا ایک
ادنیٰ سا غلام گونج رہا تھا اور منکرین عظمت وشان رسالت تمام کے تمام پر اوس پڑ گئی
تھی

امام احمد رضا فاضل بریلوی کا ایک کفش برادر تحفظ شان رسالت کرتے ہوئے
شیر کی طرح چھنگاڑ رہا تھا اور تمام گیڈروں کی عیاریاں مکاریاں اختتام پذیر ہو چکی
تھیں۔

سرکار نقش لاثانی علی پوری کا گدا آیت کریمہ کا صحیح مفہوم اس طریقہ سے پیش
کررہا تھا کہ جس پر قدح وجرح کسی طرح بھی نہ ہو سکتی تھی اور تمام مولویوں ملاؤں کو
سسری سونگھ چکی تھی

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

آج بھی نظریات شیخ مجدد الف ثانی کے علمبردار صوفیاء علماء خطباء موجود ہیں یہ
فقیر بھی شیخ مجدد الف ثانی کے سلسلہ کا غلام ہے۔

حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھے
حضرت افتخار ملت رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت مجدد کے کفش برادر تھے
حضرت سلطان سلاطین خطابت گوجروی بھی حضرت مجدد کے غلام در غلام تھے
آج ملک میں جن خطباء و اولیاء کا شہرہ ہے
حضرت پیر سیّد ظفر اقبال عابد علی پوری امت برکاتہم العالیہ
حضرت پیر محمد آفتاب صاحب چورہ شریف دامت برکاتہم العالیہ
حضرت پیر کبیر علی صاحب آف چورہ شریف امت برکاتہم العالیہ
حضرت پیر بدر الدجےٰ صاحب آف چورہ شریف دامت برکاتہم العالیہ
حضرت پیر سیّد باقر علی شاہ آف کیلیانوالہ شریف دامت برکاتہم العالیہ



حضرت مولانا سیّد فدا حسین شاہ صاحب خطیب پاکستان حافظ آبادی
حضرت مولانا سیّد شبیر حسین شاہ صاحب خطیب عرب وعجم حافظ آبادی
حضرت مولانا کوکب نورانی صاحب آف کراچی
حضرت پیر سیّد عرفان شاہ صاحب مشہدی آف بھکی شریف

یہ علماء مشائخ اور ہزاروں وہ علماء ومشائخ جن کے اسماء گرامیہ اگر شمار کروں تو
ایک مستقل تقریر تیار ہو جائے

یہ تمام کے تمام حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے غلاموں کے غلام ہیں جن کا طرۂ امتیاز ہی تعلیمات مجددیہ کا فروغ ہے ایک
دور تھا جبکہ سوشلزم کی ایک یلغار تھی

بہت سے مولویوں درباری ملاؤں کی حمایت کی ایک مضبوط دیوار تھی
کلین شیو خطباء چھلے چھلائے رگڑے رگڑائے شیوخ الاسلام کی ایک قطار تھی یہ
۷۰ء سے ۸۰ءک کا زمانہ تھا
سوشلزم کا مداح ہر ماڈرن گھرانہ تھا۔
ادیبوں اور مدیروں کے لبوں پر بھی اسی بدمذہبیت کا ترانہ تھا
بڑے بڑے ڈبل میم اور ڈبل غین جبہ و دستار پوشوں کا ہر زبان پہ افسانہ تھا
حکومت ___ دولت ___ دنیاوی متاع کے پجاریوں نے جب یہ نغمات الاپنے
حرز جاں بنا رکھے تھے کہ

خطرہ ہے سرمایہ داروں کو
ان لمی تلمی کاروں کو
خطرے میں اسلام نہیں

ایسے آڑے وقت میں حضرت مجدد الف ثانی کے ایک درویش حضرت م
خطابت شیخ الشیوخ علامہ غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ المعروف سمندری والوں کو بھی خریدنے

حکومتی ذرائع نے پوری کوشش کی مگر وہ نہ بکنے والے مجدد کے نہ بکنے والے اس غلام نے فرمایا

ھوواں نقشبندی جھکاں غیراں اگے
ایہہ مسلک تے نیوں سرہند دے ولی دا
غلام انج تے ہاں میں ہر اک ولی دا
سگ خاص ہاں پر جماعت علی دا

(حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ)

فرمایا سنو!

وہ مولوی اور ہیں جو پہلے بکتے ہیں پھر بکتے ہیں اور سوشلزم کے محرابوں میں سجدہ کرتے ہیں۔

فقیر حضرت مجدد الف ثانی کا غلام ہے کہ

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

اس وقت کے وزیر مذہبی امور ایک مولوی (وسکی صاحب) نے سستے دور میں ستر ہزار روپیہ اور دو کنال اراضی پہلی قسط کے طور پر پیش کش کی کہ صرف سوشلزم کے خلاف زبان کو محفوظ رکھو اور چاہے اس کی حمایت میں بولو یا نہ بولو تمہاری مرضی مگر شیخ مجدد کے اس دیوانے اور شمع مجددیت کے اس پروانے نے پائے حقارت سے سب کچھ ٹھکراتے ہوئے فرمایا کہ سنو ہمارا صرف ایک ہی نظریہ ہے

نہ عزت نہ دولت نہ زر مانگتے ہیں
نظام محمد مگر مانگتے ہیں

اس وقت کی اس حکومت نے جن علمائے سو کو پالا

ان کو — کوکا کولا کی ایجنسیوں سے نوازا

ان کو — سیمنٹ کی ایجنسیوں سے نوازا



ان کو — نوع بنوع کے پرمٹوں سے نوازا

ڈبل میم اور ڈبل غین کا تذکرہ ''مدیر چٹان'' جو انہیں علماء سو کا چہیتا داڑھی مونچھ منڈھا لمبوترا ایک بزعم خود خطیب و ادیب تھا اپنے رسالہ میں بہت ذلت آمیز اور خجالت انگیز طریقہ سے کرتا رہا۔

مگر امام خطابت کو مشائخ نقشبند کی ارواح اپنی روحانیت سے سرفراز کرتی رہیں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نورِ عظیم کی نورانیت اپنے اس جانباز کو منور فرماتی رہی۔ اہل حق اس مجددیت کے مایہ ناز روحانی فرزند کی جرأت و بے باکی کی داد دیتے رہے

اور یہ درویش دنیا کو بتاتا چلا گیا کہ

مجددیت — کسے کہتے ہیں؟

نقشبندیت — کیا ہوا کرتی ہے؟

اور امام ربانی کے غلام — کیسے ہوا کرتے ہیں؟

کوئی کوٹھی بنگلہ — نہیں بنایا

کوئی جائیداد — نہیں بنائی

اس درویش کی کوٹھی بنگلہ صرف اور صرف — عشق رسالت تھا

اور اس کی جائیدادیں صرف اور صرف — تعلیمات مجددیہ تھیں

اس غلام مجدد الف ثانی نے — ڈسٹرکٹ جیل کی قید میں رہ کر

مجدد الف ثانی کی قید کو سلام کیا

اس امام ربانی کے روحانی فرزند نے — ضلع بدر رہ کر

امام ربانی کے قلعہ گوالیار کی دیواروں کو چوما

اس شیخ مجدد کے اس پروانے اور شمع مجددیت کے اس دیوانے نے جابر حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسوۂ شیخ مجدد اور غیرت فاروقی کو اجاگر کیا

اس شیخ سرہندی کے نیاز کیش و کفش برادر نے حطام دنیاوی کو ٹھکرا کر رضائے مصطفوی کو حاصل کیا اور رضائے مصطفوی کا حصول رضائے خداوندی کا حصول ہے۔

رضائے رب رضا مصطفیٰ ہے
جو یہ چاہے وہ بے شک بارضا ہے

اس فردِ وحید کا ایک ہاتھ حضرت مجدد کے دامن سے اور دوسرا ہاتھ امام احمد رضا کے دامن سے وابستہ تھا۔

تو امام احمد رضا کے اس شیدائی نے مذہبی امور کی وزارت کو یہ کہہ قعرِ مذلت میں ڈال دیا کہ

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

جو امام احمد رضا کا شیدائی ہو اور امام ربانی مجدد الف ثانی کا فدائی ہو وہ کبھی دنیا کے بادشاہوں کا گدا اور دنیاوی وزیروں کا فقیر نہیں ہو سکتا بلکہ

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

## وہ ثابت قدم رہے

گرامی حضرات!

قرآن نے ان سب نفوس قدسیہ کے متعلق جمع کا صیغہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس بات پر ثابت قدم رہے

حطام دنیاوی — ان کا نظریہ نہ بدل سکے
دولت وثروت — ان کو شیشے میں نہ اتار سکے



قید و بند کی صعوبتیں — ان کو راہِ حق سے نہ ہٹا سکیں

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

وہ ثابت قدم رہے
وہ مستقیم رہے
اور یہ کہتے رہے

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہم وطن کے سارا جہاں ہمارا

ہم توحید خداوندی کے — مسلم ہیں
ہم رسالت مصطفوی کے — مسلم ہیں
ہم صحابہ و اہل بیت کی عظمت و شان کے — مسلم ہیں
ہم اولیاء و صالحین کی علو مرتبت کے — مسلم ہیں

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر وہ ثابت قدم رہے
ان کے قدم کبھی حق کے راستہ سے نہ ڈگمگائے
ان کے قلوب کبھی بھی تشکیک کا شکار نہ ہوئے
ان کے اذہان میں کسی لمحہ بتان آذری کا خیال تک نہ آیا
وہ حضرت مجدد الف ثانی

وہ امام ربانی ــــ قطب زمانی ــــ قندیل نورانی ــــ شاہباز لامکانی ــــ سر یزدانی صدیق اکبر کی نشانی ــــ عمر فاروق کے دل جانی شیخ احمد سرہندی اور ان کے غلام عقیدت خواہ ایسے ہیں کہ

تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

ان پر نازل ہوتے ہیں فرشتے

اور کہتے ہیں

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

یہ کہ نہ خوف کرو اور نہ ہی غم کرو

کیونکہ اولیاء کاملین کی شان ہی یہ ہے کہ

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۲)

خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

جب تمہاری دوستیاں — اللہ کے ساتھ ہیں تو خوف کیسا؟

جب تمہاری یاریاں — حبیب اللہ کے ساتھ ہیں تو غم کیسا؟

تم پر خوف اور غم نہیں بلکہ ملائکہ کا نزول ہوگا

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔

اور وہ ملائکہ تمہیں اس جنت کی خوشخبری دیں گے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

کیونکہ — مولوی کا وعدہ — بدل سکتا ہے

پیر کا وعدہ — بدل سکتا ہے

مفتی کا وعدہ — بدل سکتا ہے

تاجر کا وعدہ — بدل سکتا ہے

عابد کا وعدہ — بدل سکتا ہے

وکیل کا وعدہ — بدل سکتا ہے

ہر دنیا دار کا وعدہ — بدل سکتا ہے۔

مگر پروردگار کا وعدہ — بدل نہیں سکتا

فرمایا — لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ — اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہے



اس لئے جو وعدہ پروردگار تم سے ہوا تھا اس کی خوشخبری آج فرشتے سنائیں گے اور وعدہ کے مطابق جنت میں تمہیں اپنے اپنے مقام پر تمہیں آج ملائکہ پہنچائیں گے۔

اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الخ

## جنت کے وارث

کونسی جنت! اللہ فرماتا ہے

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا (پ۱۶ سورۂ مریم آیت ۶۳)

وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں سے متقیوں کو بنا ڈالیں گے

آج بروز حشر

مجدد الف ثانی جنت کے وارث و مالک ہیں

شیخ مجدد کے غلام اس جنت کے وارث و مالک ہیں

جسے یہ جنت دیں گے اسے ملے گی

میرے مجدد کے غلاموں کو آج — جنت ملے گی

علی پور شریف کے گداؤں کو آج — جنت ملے گی

چورہ شریف کے بوریا نشینوں کو آج — جنت ملے گی

شرق پور شریف کے ارادت مندوں کو آج — جنت ملے گی

کوٹلہ شریف سے عقیدت رکھنے والوں کو آج — جنت ملے گی

مکان شریف سے محبت کرنے والوں کو آج — جنت ملے گی

کیونکہ اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۵)

بے شک زمین (جنت کی) کے وارث بنا دیئے گئے میرے نیک بندے

کوئی وارث بنتا ہے — حکومت کا

کوئی وارث بنتا ہے — دولت کا

کوئی وارث بنتا ہے ثروت کا

کوئی وارث بنتا ہے حشمت کا

مگر میرے مجدد اور ان کے غلام وارث بنے ہیں جنت کے

اب آؤ اگر

جنت لینی ہے تو

درِ مجدد الف ثانی پر آؤ

درِ سرکارِ لاثانی پر آؤ

درِ شیر ربانی پر آؤ

فرمایا

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

ملائکہ: بشارت دیں گے اسی جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

دربار ہے شیخ احمد کا جنت کی فضا سبحان اللہ

جو اس دربار میں آیا ہے جنت میں گیا ماشاء اللہ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ



## ماہ صفر کا چھٹا خطبہ

# شبِ ہجرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ

الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

## درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## تلاوت کردہ آیت کریمہ کا ترجمہ

صاحبِ صدر و حاضرین محفل معزز سامعین کرام! سب سے پہلے تلاوت کردہ آیت کا ترجمہ سماعت فرمایئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۔

(پ ۹ سورۃ الانفال آیت ۳۰)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنے ترجمۃ القرآن کنز الایمان میں یوں ترجمہ فرماتے ہیں کہ اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔

## کنز الایمان کی انفرادیت

گرامی حضرات اس آیت کریمہ کی تفسیر اور شان نزول عرض کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ ترجمہ اعلیٰ حضرت (جو واقعۃً ایمان کا خزانہ ہے) کی خصوصیت اور انفرادیت کا ذکر کروں تاکہ عشاقان توحید و رسالت کے قلوب ٹھنڈے ہوں اور شمع ایمانی کو مزید روشنی ملے

ذرا توجہ فرمایئے کہ لفظ ''یَمْکُرُ'' آیت کریمہ میں دو مرتبہ اور ''یمکرون'' ایک مرتبہ اور ''مکرین'' ایک مرتبہ آیا ہے اور ان الفاظ کا مادۂ اشتقاق ایک ہی ہے اور وہ ہے ان کا مصدر ''مکرا'' تو جب مادہ اشتقاق ایک ہی ہے تو پھر ترجمہ اسی کے لحاظ سے ہونا چاہیے اور وہ ترجمہ یوں ہے کہ اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر یعنی خفیہ تدبیر کی جگہ بھی (معاذ اللہ تعالیٰ) مکر ہی ترجمہ ہونا چاہیے کیونکہ ان سب صیغوں کا مشتق منہ ایک ہی ہے اور تمام مترجمین نے ترجمہ ہر صیغہ کا اس کے مادۂ اشتقاق کے لحاظ سے کیا ہے اور اللہ کریم کو بھی معاذ اللہ مکر کرنے والا لکھا ہے سوائے امام اہلسنّت کے کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ ہم ذاتِ باری تعالیٰ کی عظمت و شانِ توحید کو بھی مدنظر رکھیں۔

## شانِ الوہیت اور بریلوی علماء

اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علماء مترجمین و مفسرین کو خالق کائنات نے یہ توفیق انیق مرحمت فرمائی ہے انہوں نے شان الوہیت کو مدنظر رکھ کر ترجمہ کیا



## علامہ ابو الحسنات کا ترجمہ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے علاوہ مفسر قرآن علامہ سیّد ابو الحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر الحسنات میں ترجمہ یوں فرمایا کہ

''اور جب تدبیر کرتے تھے تیرے متعلق وہ جو کافر ہیں کہ قید کریں تجھ کو یا قتل کریں تجھ کو یا نکال دیں تجھ کو اور تدبیر کرتے تھے اور تدبیر کرتا تھا اللہ اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے''۔ (تفسیر الحسنات جلد دوم ص ۶۳۳)

## ضیاء الامت کا ترجمہ

ضیاء الامت حضرت پیر محمد شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ

''اور یاد کرو جب خفیہ تدبیریں کر رہے تھے آپ کے بارے میں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا تاکہ آپ کو قید کردیں یا آپ کو شہید کردیں یا آپ کو جلاوطن کردیں وہ بھی خفیہ تدبیریں کررہے تھے اور اللہ بھی خفیہ تدبیر فرمارہا تھا اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے''

(تفسیر مظہری اردو ترجمہ حضرت پیر کرم شاہ صاحب علیہ الرحمۃ جلد چہارم ص ۶۸)

علیٰ ہذا القیاس یہ دو ترجمے نمونہ از مشتے خروارے پیش کیا ہے باقی سنی مفسرین نے بھی اسی طرح ترجمہ فرمایا ہے۔

لیکن دیوبندی وہابی مترجمین نے ترجمہ کرتے وقت اپنی توحید پرستی کو پس پشت ڈال کر ترجمہ کیا ہے جس میں انہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو بھی مکر کرنے والا لکھا ہے مذکورہ فرقوں کے کسی بھی مفسر یا مترجم کا ترجمہ دیکھ لیں یہی ترجمہ آپ کو ملے گا۔

تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا

یہ تمام ـــــ اپنے آپ کو موحد کہلا کر توحید کا ڈھنڈورا پیٹنے والے توحید کے ٹھیکیدار اللہ تعالیٰ کو ''مکر کرنیوالا'' کہہ کر بھی مشرک و کافر ہمیں کہتے ہیں

خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد
جو بھی چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

## یاد کیجئے اے محبوب

گرامی قدر سامعین!

یہ کفار دارالندوہ (جوان کا کمیٹی گھر تھا) میں میٹنگ کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری میٹنگ کی کارروائی قرآن کریم میں نقل فرمادی اور فرمایا

وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

اور یاد کیجئے اے محبوب جب یہ کافر آپ کے متعلق خفیہ تدبیر کر رہے تھے

کیونکہ یہ میٹنگ مکہ میں ہوئی تھی اور سورۃ انفال مدنی ہے اس لئے مدینہ پاک میں ایک موقعہ پر آپ کو یاد دلایا جارہا ہے۔ (تفسیر مظہری جلد چہارم اردو ترجمہ ص ۶۸)

## دیکھے ہوئے واقعہ کو یاد دلایا جاتا ہے

معلوم ہوا کہ یاد وہ واقعہ دلایا جاتا ہے جو پہلے دیکھا گیا ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (پ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۰)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

پتہ یہ چلا کہ

جب خلیفہ بنایا جارہا تھا ___ تو ___ اپنے محبوب کو دکھایا جارہا تھا

جبھی تو یاد دلایا جارہا ہے

تو میرے آقا علیہ السلام اس خلیفہ کو بنتے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے اسی لئے سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (جامع الترمذی جلد دوم ص ۲۰۱)

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

آدم علیہ السلام کا پتلا بنایا گیا تو     میں دیکھ رہا تھا

آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی تو     میں دیکھ رہا تھا



آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنایا گیا تھا تو     میں دیکھ رہا تھا

یہ سب کچھ حضور علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا ہے جبھی تو فرمایا اے محبوب یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپا نائب بنانے والا ہوں

مگر یار لوگ کہتے ہیں کہ حضور کو معاذ الہ کوئی علم نہیں ہے

وہ تو کل کی بات کا علم نہیں رکھتے

ان کو تو نبوت چالیس سال بعد عطا ہوئی

مگر ہم کہتے ہیں کہ ہزاروں برس پہلے جبکہ ابھی آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی نہ ہوئی تھی حضور علیہ السلام اس وقت بھی نبی تھے اور سب کچھ سرکار کے سامنے بنایا گیا اور حضور یہ سارا علم باذن اللہ وباعلام اللہ تعالیٰ رکھتے ہیں۔

اج آکھدے نیں اوہنوں علم ناہیں جہیدے
سامنے سب کچھ بنایا گیا

## مقامِ غور ہے

اور پھر مقام غور ہے کہ

آدم بنے تو     آدمیت ہوئی

بشر بنا تو     بشریت ہوئی

جو اس آدم اور سب سے پہلے بشر سے بھی پہلے موجود تھے ملاں ان کی نورانیت کا منکر ہے جبکہ سرکار علیہ السلام خود فرما رہے ہیں کہ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ (مدارج النبوت جلد اول ص ۷)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا

سب تھیں اول حضور دا نور نبیاں لفظ کن سی جدوں فرمایا گیا

اوہو ای نور وچہ آدم دے رکھ متھے ہر ایک ملک اوہدے اگے جھکایا گیا

رکھ کے عالم الغیب دے کول برساں اوہو ای نور لکھایا پڑھایا گیا

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ

(پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۱،۲،۳،۴)

رحمٰن نے سکھایا (محبوب کو) قرآن پیدا کیا انسان کو اور سکھایا اسے ہر چیز کا بیان تخلیق انسانی بعد میں

تعلیم قرآنی پہلے

رکھ کے عالم الغیب دے کول برساں اوہو ای نور لکھایا پڑھایا گیا

اجے آکھدے نیں اوہنوں غیب ناہیں جہیدے سامنے سب کچھ بنایا گیا

## یہ عقائد بالکل درست ہیں

ثابت یہ ہوا کہ

نبی علیہ السلام کی نورانیت کا عقیدہ بھی — درست

نبی علیہ السلام کے علم غیب کا عقیدہ بھی — درست

یہ عقیدہ قرآن کریم سے بھی — ثابت

یہ عقیدہ حدیث مبارک سے بھی — ثابت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

## کفار کی میٹنگ

تو ارشاد فرمایا

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

یاد کیجئے اے محبوب جب کافر آپ کے متعلق میٹنگ کر رہے تھے

## شیخ نجدی کی آمد

یہ بے ایمان میٹنگ کر رہے تھے تو شیخ نجدی (شیطان بھی) آ گیا سید المفسرین حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ



فَاعْتَرَضَهُمْ اِبْلِيْسُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ الْجَلِيْلِ عَلَيْهِ بَتٌّ لَهٗ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الدَّارِ

انتہائی بوڑھے شخص کی صورت میں چادر اوڑھے ابلیس ان کے سامنے آیا اور گھر کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا

فَلَمَّا رَاَوْهُ وَاقِفًا عَلٰى بَابِهَا قَالُوْا مَنِ الشَّيْخُ؟

جب انہوں نے اسے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا تو کہا یہ بوڑھا کون ہے؟

قَالَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ سَمِعَ بِالَّذِيْ اتَّعَدْتُمْ لَهٗ فَحَضَرَ مَعَكُمْ لِيَسْمَعَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَعَسٰى اَنْ لَّا تَعْدَمُوْا مِنْهُ رَاْيًا وَّلَا نُصْحًا

(تفسیر مظہری جلد چہارم عربی ص ۵۶ اردو ص ۶۹)

اس نے جواب دیا یہ بوڑھا نجد کا رہنے والا ہے اس نے سنا ہے کہ تم ایک اہم مشاورت کیلئے یہاں جمع ہوئے ہو وہ بھی تمہارے پاس حاضر ہوا ہے تاکہ وہ بھی تمہاری باتیں سنے امید ہے تم اس سے اچھی رائے اور خیر خواہی پاؤ گے

## نجدی روپ

حضرات گرامی!

آیا شیطان — مگر نجدی کے روپ میں

نجدیوں نے شروع دن سے حضور علیہ السلام کی مخالفت کی

اسی لئے سرکار دو عالم علیہ السلام نے نجد کیلئے دعا نہ فرمائی ملاحظہ ہو حدیث پاک جو کہ بخاری شریف میں ہے

## سرکار نے شیطانی گروہ کیلئے دعا نہ فرمائی

حضرت سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ فِي الثَّالِثَةِ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ (رواه البخاری) (مشکوۃ شریف ص ۵۸۲)

نبی کریم ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا الٰہی ہمیں ہمارے شام میں برکت عطا فرما الٰہی ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) اور ہمارے نجد میں فرمایا الٰہی ہم کو ہمارے شام میں برکت دے ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) اور ہمارے نجد میں مجھے خیال ہے کہ تیسری بار میں فرمایا کہ وہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان گروہ نکلے گا

زبدۃ المحدثین عمدۃ المفسرین حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

''یعنی نجد سے شیطانی گروہ نکلے گا چنانچہ وہاں سے عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین یعنی وہابی فرقہ نکلا جس کے فتنے آج بھی دنیا کو ہلائے ڈالتے ہیں''۔ (مرآت شرح مشکوۃ جلد ۸ ص ۴۶۹)

## شیطان نجدی لباس میں آیا

گرامی حضرات!

شیطان آیا کفار کی میٹنگ میں لیکن آیا نجدی لباس میں

عبدالوہاب نجدی آیا نجد سے نجدی لباس میں

اس کی ذریت مختلف علاقوں میں آتی ہے نجدی لباس میں

شیطان آیا نبی علیہ السلام کی مخالفت کیلئے



عبدالوہاب آیا نبی علیہ السلام کی مخالفت کیلئے

اس کی ذریت آتی ہے نبی علیہ السلام کی مخالفت کیلئے

## کبھی آپ نے سوچا

کبھی آپ نے سوچا کہ شیطان اس میٹنگ میں اور اس لباس میں کیوں آیا مثل مشہور ہے کہ

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

وہ دارالندوہ واس وقت شیطانی فرقہ کا مرکز تھا

وہی دارالندوہ آج بھی شیطانی فرقہ کا مرکز ہے

اس دارالندوہ پر شیطانی فرقہ نے مسجد بنائی ہے جس میں آج بھی اہل حق کیخلاف مشاورت ہوتی ہے شیطان آیا تو میٹنگ شروع ہوگئی۔ ''اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا''

## حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

سید المفسرین حبر الامت حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''کفار مکہ دارالندوہ میں جمع ہوئے (یہ مکہ کے کفار کا کمیٹی روم تھا) اور حضور سرورِ عالم ﷺ کے متعلق استشارہ کرنے لگے کہ ان میں شیطان ایک بڈھے کی شکل میں آیا اور کہنے لگا میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی خبر ملی تو آیا دیکھو مجھ سے تم لوگ کچھ مخفی نہ رکھنا میں تمہارا خیر اندیش ہوں اور تمہیں اس معاملہ میں صائب رائے سے تمہاری معاونت کروں گا تو کافروں نے اس کمیٹی میں اسے بھی شامل کرلیا''۔
(تفسیر الحسنات جلد دوم ص ۶۳۵)

## معاذ اللہ نبی مددگار نہیں شیطان مددگار ہے

گرامی حضرات!

آج تک پچھلی کسی کافر بے دین نے نبی علیہ السلام کو تو مددگار نہ مانا مگر شیطان کو

مددگار مان کر اپنے اجتماع میں شامل کرلیا۔

نبی معاونت نہیں کرسکتے — فرقۂ شیطان کا عقیدہ

شیطان معاونت کرسکتا ہے — فرقۂ شیطان کا عقیدہ

یہ گروہ اسی وقت سے اس عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہے اور آج بھی ڈٹا ہوا ہے اسی گروہ کا ایک سرخیل اپنے گروہ کیلئے تو وسعت علمی تسلیم کرتا ہے مگر نبی کریم کو غیب دان تسلیم نہیں کرتا اور لکھتا ہے کہ

''شیطان کا علم تو نص سے ثابت ہے مگر سرورِ عالم کیلئے کون سی نص ہے''

## نبی کا علم ثابت نہیں شیطان کا ثابت ہے

فرقہ دیوبندیہ کے عظیم ممدوح مولوی خلیل احمد انبٹھوی آنجہانی لکھتے ہیں کہ

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے''

(براہین قاطعہ ص ۵۱ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

## انہیں قید کردیا جائے

دارالندوہ میں شیخ نجدی ابلیس کی صدارت میں جب میٹنگ شروع ہوئی تو سب سے پہلے ابوالبختری بولا اور اس نے کہا

''میری رائے یہ ہے کہ محمد (ﷺ) کو گرفتار کرکے ایک مکان میں محبوس کردو اور دروازے بند کردو صرف ایک سوراخ رکھو جس میں سے کبھی کبھی کھانا پانی دے دیا جائے حتیٰ کہ اس مکان میں وہ ہلاک ہو جائے۔'' (تفسیر مظہری، تفسیر الحسنات جلد دوم ص ۶۳۵)۔



اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ

یاد کیجئے محبوب جب کافر خفیہ میٹنگ کررہے تھے کہ آپ کو قید کردیا جائے

ان کو معلوم نہ تھا — کہ ان کی قید انہیں کوئی نقصان نہ دے گی

بلکہ — جس بات سے ڈرتے ہوئے وہ قید کررہے ہیں

وہ بات اس قید خانہ میں بھی ہو کر رہے گی

ان کو پتہ نہیں تھا کہ کھانا پینا بند کرنے سے — میرے آقا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا

کیونکہ وہ اس کھانے پینے کے محتاج نہیں — انہیں ان کا رب کھلاتا پلاتا ہے

## ارشاد مخبر صادق علیہ السلام

نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ (بخاری شریف جلد اول ص ۲۶۳ تغیر الفاظ)

میں رات اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے

## ابلیس بولا کہ قید نہ کرو

قید کرنے کی رائے پر شیطان بولا جو شیخ نجدی بن کر آیا ہوا تھا کہ

''ابوالبختری کی یہ رائے بالکل غلط ہے اس پر عمل کرنے کے بعد وہ فتنہ اٹھے گا کہ تم میں اس کے دبانے کی قوت نہ ہوگی اس لئے کہ انہیں جب ان کے اصحاب گم ہوا دیکھیں گے تو تلاش کریں گے اور یہ خبر دنیا میں مشہور ہوجائے گی وہ سب جمع ہوکر مقابلہ کریں گے اور انہیں تمہارے ہاتھ سے چھڑالیں گے اور خون خرابہ علیحدہ ہوگا سب لوگوں نے کہا کہ ابلیس نے ٹھیک کہا''۔ (تفسیر مظہری و تفسیر الحسنات جلد دوم ص ۶۳۵)

حضراتِ محترم! یہ تجویز مسترد ہوگئی

شیخ نجدی کا کہنا سب شیطانی گروہ نے مان لیا اور اس تجویز کو مسترد کردیا

## انہیں ملک بدر کردو

اب دوسری تجویز سامنے آئی جو ہشام بن عمرو نے پیش کی ور اس نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ انہیں اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو یہاں سے باہر نکل کر وہ جو بھی کریں کریں ہمیں اس سے کچھ ضرر نہ ہو گا۔

انہیں اسی مکہ سے نکالو — جو انہیں کی وجہ سے مکہ مکرمہ بنا
انہیں اسی مکہ سے نکالو — جہاں ان کی ولادت باسعادت ہوئی
انہیں اسی مکہ سے نکالو — جو انہیں کے وجود سے لائق قسم خداوندی ٹھہرا
انہیں اسی مکہ سے نکالو — جہاں انہوں نے بچپن، جوانی کی بہاریں ملاحظہ فرمائیں
اور نکالنے والے بیگانے نہیں — اپنے ہیں
نکالنے والے غیر نہیں — رشتہ دار ہیں
نکالنے والے وہی ہیں — جو ان کو صادق الامین کہتے ہیں
نکالنے والے وہی ہیں — جو اپنی امانتیں انہیں کے پاس رکھواتے ہیں
نکالے والا سگا چچا — ابو لہب ہے

سب نے تجویز کو پسند کیا کہ حضور علیہ السلام کو ملک بدر کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز بھی قرآن کریم میں بیان فرمائی کہ

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ

اور یاد کیجئے محبوب! جب کفار میٹنگ کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیا جائے یا نکال دیا جائے۔

## شیطان نے کہا یہ بھی درست نہیں

ابلیس شیخ نجدی کی شکل والا بولا مجھے اس رائے سے بھی اتفاق نہیں کہ جس نے تم جیسے بلغاء و فصحاء کے ہوش گم کر دیئے اور تمہارے بڑے بڑے خطباء ادباء اور دانشوروں کو محو حیرت کر ڈالا اسے تم دوسروں کی طرف نکالتے ہو کیا تم نے اس کی



شیریں کلامی اور سیف زبانی کی دلکشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم میں جا کر ان کے دل مسخر کر کے ان کے ساتھ تم پر چڑھائی کرے گا اور تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر چین لے گا۔ (تفسیر مظہری و تفسیر الحسنات جلد دوم ص ۶۳۵)

## یہ تسلیم زبانی ہے

گرامی حضرات!

ذرا توجہ رہے

ابلیس اور قریش مکہ جانتے تھے کہ

یہ نبی — میٹھی زبان والا نبی ہے
یہ نبی — سیف زبان نبی ہے
یہ نبی — دلوں کو مسخر کرنے والا نبی ہے

مگر اس کے باوجود ایمان نہ لائے

اسی طرح ان کی ذریت بھی یہ سب کچھ جانتی ہے

نبی کے فضائل کو — جانتی ہے
نبی کے محامد کو — جانتی ہے
نبی کے معجزات کو — جانتی ہے
نبی کے کمالات کو — جانتی ہے

مگر ایمان نہیں لاتی

اپنے آقاؤں کے ہی مسلک پر — قائم ہے
اپنے آباؤ اجداد کے ہی مذہب پر — قائم ہے
جانتے ضرور ہیں — مگر مانتے نہیں
پڑھتے ہیں کتابوں میں — مگر ایمان نہیں لاتے
جو شیخ نجدی کا اعتقاد تھا — وہی ان کا اعتقاد ہے

شب و روز کلمہ پڑھ پڑھ کر کلمے والے کی عظمت کے منکر ہیں

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی

سلام اسلام ملحد پر یہ تسلیم زبانی ہے

زبانی زبانی تسلیم     منافق بھی کرتے تھے

مگر فتویٰ ربانی ہے کہ     اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ     یہ منافق جھوٹے ہیں

شیطان نے کہا

اے عرب کے فصحاء بلغاء

اے مکہ کے ادباء خطباء!

اے بطحیٰ کے دانشورو

جب تم اپنی فصاحت و بلاغت، ادب و خطابت اور دانشوری میں اس سے عاجز آ چکے ہو تمہیں تو اپنے آپ پر بڑا ناز تھا اور تم اس تکبر و نحوست کو تباہ و برباد ہوتا دیکھ چکے ہو اور اندر سے تمہارے قلوب اس نبی کو تسلیم کر چکے ہیں تو تم یہ کیسے توقع رکھتے ہو کہ دوسری جگہ پر جا کر یہ نبی دلوں کو مسخر نہ کر سکیں گے۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ

یہ نبی پتھروں سے کلمے     پڑھوا لیتا ہے

یہ نبی ابوجہل کی مٹھی کے سنگریزوں سے اپنی نبوت کی شہادت لے لیتا ہے

یہ نبی درختوں کو قدموں پر     جھکا لیتا ہے

تو انسانوں سے کلمہ پڑھوانا تو اس سے آسان ہے

پھر یہ تجویز کیسے دیتے ہو کہ اسے ملک بدر کر دو تو کوئی ضرر نہ ہو گا

مجھے یہ تجویز ہرگز پسند نہیں ہے

سب نے کہا ـــ کہتا تو شیخ نجدی ٹھیک ہے آخر نجدی ہے



## انہیں شہید کر دیا جائے

اب ابوجہل خود کھڑا ہوا اور کہا میری بات غور سے سنو

سب نے کان کھڑے کیے اور کہا ـــ کہو ابوالحکم کیا کہتے ہو تو اس نے کہا

"میری رائے میں قریش کے ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان چنا جائے اور انہیں تیز تلواریں دے کر ان سے یکبارگی محمد (ﷺ) پر حملہ کرایا جائے حتیٰ کہ انہیں قتل کر دیا جائے اس کے بعد جب انکوائری ہو گی تو خون تمام قبائل کے ذمہ آئے گا اور بنی ہاشم تمام قریش کے قبائل سے لڑ نہ سکیں گے غایت یہ کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے گا وہ دے دیا جائے گا۔" (تفسیر مظہری جلد۴ ص ۵۶، ۵۷ تفسیر الحسنات جلد دوم ص ۶۳۵)

## شیخ نجدی نے ارائے کو پسند کیا

اب شیطان بولا

فَقَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ اَلْقَوْلُ مَا قَالَ هٰذَا الرَّجُلُ هٰذَا لِرَّأْيُ لَا رَأْيَ غَيْرُهٗ (تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۵۷)

شیخ نجدی نے کہا

بات یہ ہے جو شخص نے کہی ہے اس کے علاوہ وئی اور رائے نہیں ہونی چاہیے

## یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے

حضراتِ گرامی!

غور سے سوچ کر بتائیے کہ

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے     جو رحمۃ للعالمین ہے

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے     جو زمین پر پاؤں مبارک رکھے تو زمین اسکے قدم چومے

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے     جو کلام فرمائے تو دھن مبارک سے پھول جھڑتے معلوم ہوں

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے     جو بیوؤں کا پانی بھرے

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے جو یتیموں کو آغوشِ محبت میں لے

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے جو بوڑھی ماؤں کا سامان خود اٹھا کر ان کے گھر پہنچائے

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے جسکی نوازشات وعنایات سے بیگانے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے جو اس شان کا حامل ہے کہ

گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں

دشمن آجائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں

یہ کس کے قتل کا فیصلہ ہو رہا ہے جس کا اعلان یہ ہے کہ

روڑے مارن والیا یار اجے کدی میں ول آویں

قسم خدادی سینے لاواں سدھا ای جنت جاویں

## سب کفار نے تائید کی

سامعین ذی وقار!

اس تجویز کو بھی قرآن نے نقل فرمایا کہ

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْیَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ

(پ ۹ سورۂ انفال آیت ۳۰)

اور یاد کیجئے محبوب جب کفار تدبیر کررہے تھے کہ آپ کو قید کردیا جائے یا شہید کردیا جائے یا ملک بدر کردیا جائے۔

شیطان نے اس تجویز کی بہت تعریف کی اور اس کے اس سارے گروہ نے اس کی تائید کی اور سب کا اس پر اتفاق ہوگیا

## حضرت جبریل بارگاہ رسالت میں

ادھر رحمت کائنات ﷺ اپنے بیت مشرف میں جلوہ افروز ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاضر بارگاہ رسالت ہوئے اور یہ ساری کارروائی حضور کی خدمت میں عرض کی اور پیغام خداوند قدوس دیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:



لَا تَبِتْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ عَلٰی فِرَاشِکَ الَّذِیْ تَبِیْتَ عَلَیْہِ وَاَخْبَرَہٗ بِمَکْرِ الْقَوْمِ وَاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْخُرُوْجِ (تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۵۷)

آج رات آپ اپنے بستر مبارک پر آرام فرما نہ ہوں جس پر آپ پہلے آرام فرما ہوتے ہیں اور خبر دی قوم کی خفیہ تدبیر سے اور مکہ مکرمہ چھوڑنے کی اجازت کی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت فرمادی ہے۔

## ہجرت کی اجازت

جبریل امین نے خبر دی

آقا__ قوم نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنالیا ہے

اور اللہ تعالیٰ آپ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت کی اجازت فرما رہا ہے

فرمایا جبریل اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ (پ ۹ سورۃ الانفال آیت ۳۰)

اور یہ خفیہ تدبیر کرتے ہیں اور اللہ بھی خفیہ تدبیر فرماتا ہے اور اللہ بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

”ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر یہ حکم رب سنایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ الْجِھْرَۃِ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہجرت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۲ اردو)

## بیت نبوت کا محاصرہ

ادھر کفار مکہ نے اپنی میٹنگ کے پروگرام اور فیصلہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی لیا اور بعض روایات میں مذکور ہے کہ ایک سو آدمی جمع ہوکر کاشانہ اقدس سرورِ عالم ﷺ کی طرف چلدیئے اور وہاں جا کر اس بیت نبوت کا محاصرہ کرلیا۔

مسلمانو! ایک دو نہیں دس بیس نہیں

یہ محاصرہ کرنے والے پورے سو

یہ ننگی تلواریں لے کر آنیوالے پورے سو

اور جن کا محاصرہ کیا ہے وہ صرف دو

ایک امام الانبیاء علیہ السلام

دوسرے امام الاولیاء علیہ السلام

رات کے پہلے پہر آ کر بیت نبوت کے اردگرد کھڑے ہو گئے

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر لات کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر منات کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر عزی کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر اہل وجبل کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر یعوق کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر ود کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر سوا کے پجاری

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر بتوں کے پجاری

اور ماشاء اللہ!

یہ کھڑے ہیں تلواریں سونت کر مصطفیٰ علیہ السلام کے دشمن

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر مرتضیٰ علیہ السلام کے دشمن

کھڑے ہیں تلواریں سونت کر رسول خدا کے دشمن

دروازۂ بیت نبوت پر اگر کوئی تلوار سونت کے کھڑا ہو تو ابوجہل ہوتا ہے

دروازۂ بیت نبوت پر اگر کوئی تلوار سونت کے کھڑا ہو تو ابولہب ہوتا ہے

دروازۂ بیت نبوت پر اگر کوئی تلوار سونت کے کھڑا ہو تو عتبہ ہوتا ہے



دروازۂ بیت نبوت پر اگر کوئی تلوار سونت کے کھڑا ہو تو شیبہ ہوتا ہے

دروازۂ بیت نبوت پر اگر کوئی تلوار سونت کے کھڑا ہو تو ابوسفیان ہوتا ہے

اور اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ صدیق اکبر ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ فاروقِ اعظم ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ عثمان غنی ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ حیدر کرار ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ طلحہ و زبیر ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ سلمان و بلال ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ راشد و مرشد ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ ھادی و مھدی ہوتا ہے

اسی دروازۂ نبوت پر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو وہ صحابی رسول ہوتا ہے

## اپنی اپنی پسند ہے

میرے دوستو! میرے بزرگو!

ہماری کسی سے کوئی لڑائی نہیں

ہمارا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں

یہ اپنی اپنی پسند ہے

کسی کو ابوجہل کا طریقہ پسند آیا

کسی کو ابوبکر کی سنت پسند آئی

ابوجہل کے طریقہ پر چلنے والا آج بھی قلم کی تلوار لے کر حملے کرتا ہے

ابوبکر کے طریقہ پر چلنے والا آج بھی دست بستہ سلام عرض کرتا ہے

انکار انہیں ملا

اقرار ہمیں ملا

پھول ہمیں ہمیں ملا

خار انہیں ملا

ابوبکر کا طریقہ ہمیں ملا

ابوجہل کا طریقہ انہیں ملا

## شب معراج

بلکہ اگر ذوق سماعت کو بلند کرو تو عرض کروں

شب معراج ہے

ستر ہزار ملائکہ کا جلوس ہے

ام ہانی کا مکان ہے اس میں نبیوں کا سلطان ہے

گھر کے اندر نبوت کا امام

گھر کے باہر فرشتوں کا امام

سارا جلوس قیام فرما ہے

جبریل شب معراج دروازۂ مصطفیٰ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں

میکائیل شب معراج دروازۂ مصطفیٰ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں

اسرافیل شب معراج دروازۂ مصطفیٰ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں

عزرائیل شب معراج دروازۂ مصطفیٰ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں

دو لاکھ اسی ہزار ملائکہ شب معراج دروازۂ مصطفیٰ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں

## اب تیری مرضی

اب تیری مرضی

تو جبریل کی طرح کھڑا ہو یا اس قیام کو شرک کہہ

تو میکائیل کی طرح کھڑا ہو یا اس قیام کو شرک کہہ

تو اسرافیل کی طرح کھڑا ہو یا اس قیام کو شرک کہہ



تو عزرائیل کی طرح کھڑا ہو یا اس قیام کو شرک کہہ

پھر تمام ملائکہ کی طرح کھڑا ہو یا اس قیام کو شرک کہہ

تو کفار مکہ بھی کھڑے تھے مگر حملے کیلئے

مگر یہ قدسی بھی کھڑے ہیں مگر استقبال کیلئے مگر تعظیم کیلئے

صحابہ کرام بھی دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں مگر تعظیم کے لئے

معلوم ہوا کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

(پہلی حدیث بخاری شریف)

عمل کا دارومدار نیت پر ہے

ملاں کہتا ہے کہ

ابوجہل قیام میں تھا

ابولہب قیام میں تھا

تمام کفار مکہ قیام میں تھے

بریلوی بھی قیام کرتے ہیں

فقیر کہتا ہے ملاں جی شب معراج

جبریل قیام میں تھے

میکائیل قیام میں تھے

فرشتوں کا یہ لشکر قیام میں تھا

بریلوی بھی قیام کرتے ہیں

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا

ان کفارِ مکہ کو معلوم نہ تھا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

میرے محبوب کی تعظیم و توقیر کرو

مگر یہ فتویٰ دینے والے تو جانتے ہیں
مگر یہ جاننے کے باوجود فتویٰ دیتے ہیں
پتہ چلا یہ جانتے ہیں مگر مانتے نہیں یا ماننا چاہتے نہیں

## علی میرے بستر پر آرام فرماؤ

حضرا گرامی!

کفار مکہ میرے محبوب علیہ السلام کے بیت الشرف کا محاصرہ کرکے کھڑے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں

بس آج باہر تو نکلے پھر چھوڑنا نہیں

فیصلہ کرلیا ہے کہ آج یکبارگی حملہ کرکے معاذ اللہ قتل (شہید) کر دینا ہے

ادھر سرکار دو عام علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا علی

یہ چادر اوڑھ کر میرے بستر پر آرام فرما ہو جاؤ اور صبح یہ امانتیں لوگوں کو واپس کرکے تم بھی آ جانا

اور سنو

''دل کو مضبوط رکھنا یہ کفار تمہیں کچھ آزار نہ پہنچا سکیں گے''۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آرام فرما ہو گئے اور بڑے سکون و اطمینان سے سو گئے

کوئی پرواہ نہیں کہ باہر دشمن کھڑے ہیں
کوئی پرواہ نہیں کہ باہر ننگی تلواریں چمک رہی ہیں
کوئی پرواہ نہیں کہ یہ مجھے تنہا دیکھ کر حملہ کر دیں گے
کوئی پرواہ نہیں کہ مجھے کہیں قتل نہ کریں



کیونکہ انہیں یقین تھا کہ میرے آقا علیہ السلام نے فرمادیا ہے کہ یہ کفار تمہیں کچھ آزار نہ پہنچا سکیں گے اب سورج مشرق کی بجائے مغرب کی طرف سے طلوع تو ہوسکتا ہے مگر میرے آقا علیہ السلام کا ارشاد غلط نہیں ہوسکتا

پھر یہ برکتوں ولی چادر مبارک
یہ رحمتوں والی چادر مبارک
یہ مدثر والی چادر مبارک
میرے پاس ہے اس کی برکت سے بھی محفوظ رہوں گا

بقایا تمام زندگی کی راتوں میں تو کبھی بھی فرشتہ اجل آ سکتا ہے لیکن آج نہیں آئے گا

کیونکہ یہ رات گزار کر صبح امانتیں واپس کرنے کا حکم میرے رسول نے فرمایا ہے تو آج کی رات ملک الموت کیسے آ سکتا ہے

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
تمہارے لب سے ہماری نجات ہو کے رہی
کہا جو رات کو دن تو دن نکل آیا
کہا جو دن کو رات تو رات ہو کے رہی

## نزو آیت کریمہ

گرامی حضرات!

علی بستر رسول پر آرام فرما ہو گئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا

وہ دیکھو ___ علی نبی پر آج اپنے آپ کو فدا کر رہا ہے اور جان دے کر میری رضا خرید رہا ہے

قرآن بولا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رُءُوْفٌ

بِالْعِبَادِ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۰۷)

کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی رضا کی خاطر فروخت کیا اور اللہ بندوں کے ساتھ بہت مہربان ہے

اہل سیر فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اسی ضمن میں نازل ہوئی۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۴)

## تلاوت سورۂ یٰسین کی کرتے ہوئے نکلے

میرے آقا علیہ السلام نے بحکم خداوندی ایک مشت بھر خاک اٹھائی اور اس پر تلاوت فرمایا

یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (پ ۲۲ سورۃ یٰسین آیت ۱،۲،۳،۴)

حفیظ جالندھری مرحوم نے نقشہ کھینچا کہ

وہ ڈراتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا
تلاوت سورۂ یٰسین کی کرتا ہوا نکلا
کھچی ہی رہ گئیں خونریز خوں آشام شمشیریں
کس نے کھینچ دی ہوں جس طرح کاغذ کی تصویریں

سورۂ یٰسین کی تلاوت فرما کر یہ مشت خاک ان دشمنوں پر پھینک دی اور ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے تشریف لے گئے

سب اندھے ہو گئے
کسی کو پتہ ہی نہ چل سکا
سروں پر مٹی پڑ گئی
آنکھوں میں مٹی پڑ گئی
صبح تک پتہ نہ چل سکا



شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

"ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ جس کی تصحیح حاکم نے کی ہے اس وقت جس جس کافر کے سر پر یہ خاک پڑی تھی وہ سب روز بدر ہلاک ہو گئے"۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۴)

"اسی دوران ایک شخص کمر جھکائے کفار کی جماعت میں آیا اس نے کہا یہاں کیوں کھڑے ہو کس کا انتظار ہے کفار نے کہا کہ صبح ہونے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ محمد کو (خاک بدہن کفار) قتل کریں اس نے کہا خرابی ہو تمہاری کیا وہ محمد نہ تھے جو تمہارے آگے سے نکلے چلے گئے ابوجہل اور تمام کفار شرمندگی کی خاک سر پر ڈالنے لگے جب صبح ہوئی تو انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو دیکھا وہ ان سے پوچھنے لگے تمہارے صاحب (آقا) کہاں تشریف لے گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا "اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَالِ رَسُوْلِہٖ" اللہ تعالیٰ ہی اپنے رسول کا حال زیادہ جانتا ہے۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۵)

## سرکاران کے درمیان سے گزرے

حضراتِ محترم!

سرکار کفار کے درمیان سے گزرے مگر انہیں نظر نہیں آئے
حاضر و ناظر تھے مگر ان گستاخوں کو نظر نہیں آئے

پتہ چلا

حضور حاضر ناظر ہیں مگر کفار کو نظر نہیں آتے

جب آپ بڑے بڑے کافروں کو نظر نہیں آئے تو ان چھوٹوں کو کیا نظر آئیں

رسول اللہ پنی بزم میں تشریف لاتے ہیں
مگر وہ دیو کے بندوں کو نظر آیا نہیں کرتے

گستاخان رسالت آپ کو نہ اس وقت دیکھ سکے تھے نہ اب دیکھ سکتے ہیں

کیونکہ آنکھوں میں مٹی پڑ چکی ہے

سروں پر مٹی پڑ چکی ہے

## صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے

نبی کریم علیہ السلام نکلے اور سیدھے اپنے یار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے

پروانے کو چراغ عنادل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

## جس کی امانت ہے اسی کے حوالے

گرامی قدر حضرات!

ابھی آپ نے سنا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم میرے بستر پر سو جاؤ اور صبح جن لوگوں کی امانتیں ہیں واپس کر دینا گویا کہ فرمایا

| | |
|---|---|
| یہ دراھم و دینار | جن جن کے ہیں انہیں واپس کر دینا اور ان کے حوالے کر دینا |
| یہ سونا چاندی | جن جن کی ہے انہیں واپس کر دینا اور ان کے حوالے کر دینا |

مگر سوال یہ ہے کہ یہ امین نبی بھی تو کسی کی امانت تھا ___ یہ کس کے حوالے ہو گا؟ تو فرمایا:

| | |
|---|---|
| اس کے ہاتھ | میری امانت |
| اس کے پاؤں | میری امانت |
| اس کا چہرہ | میری امانت |
| اس کا سینہ | میری امانت |
| اس کی خلوت | میری امانت |
| اس کی جلوت | میری امانت |
| اس کا بدن | میری امانت |



| | |
|---|---|
| اس کی روح | میری امانت |

میرے نبی نے جن کی امانتیں اپنے پاس رکھیں تھیں آج علی کو دیدیں کہ جن کی یہ امانتیں ہیں ان کے حوالے کر دینا تو یہ میری امانت تھی میں نے صدیق کے حوالے کر دی۔

میرا نبی علیہ السلام اپنے بیت نبوت سے نکلا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دروازے پہ تشریف لے گیا گویا جس کی امانت تھی اسی کے پاس پہنچ گئی

## جناب صدیق اور جنازۂ صدیقہ

حضرات توجہ فرمائیے اور اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر غور کیجئے فرمایا

| | |
|---|---|
| میرا محبوب شب ہجرت تمہیں ملے گا | صدیق کے گھر میں |
| شب وصال تمہیں ملے گا | صدیقہ کے گھر میں |
| اور قیامت تک تمہیں ملتا رہے گا | عائشہ کے حجرہ میں |

محمد پاک دا روضہ ڈِسے جنت کولوں برتر
اوھا مسکن محمد دا جیہڑا مائی عائشہ دا گھر

میرے آقا علیہ السلام حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جلوہ گر ہوئے

## یہ کیا عجیب منظر ہے

یہ کیا عجیب نظارہ ہے

| | |
|---|---|
| ہمیشہ بلبل | پھول پر جاتا ہے |
| پیاسا پانی کے | کنویں پر جاتا ہے |
| پروانہ | چراغ پر جاتا ہے |
| محب | محبوب کے پاس جاتا ہے |
| غلام | آقا کے پاس جاتا ہے |

مگر آج معاملہ برعکس ہے

| | |
|---|---|
| آج پھول خود | بلبل کے پاس آ گیا |
| آج پانی خود | پیاسے کے پاس آ گیا |
| آج چراغ خود | پروانے کے پاس آ گیا |
| آج محبوب خود | محب کے پاس آ گیا |
| آج آقا خود | غلام کے پاس آ گیا |
| آج نبی خود | صدیق کے پاس آ گیا |

پروانے کو چراغ عنادل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

اور

بیاں ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

گرام قدر سامعین!

آج پتہ چل گیا کہ جو نبی کے دروازے پر جائے وہ فاروقِ اعظم ہوتا ہے
جو نبی کے دروازے پر جائے وہ ذی النورین ہوتا ہے
جو نبی کے دروازے پر جائے وہ مرتضٰی ہوتا ہے
جو نبی کے دروازے پر جائے وہ حواریٔ رسول ہوتا ہے
جو نبی کے دروازے پر جائے وہ حبر الامت ہوتا ہے
اور جس کے دروازے پر نبی خود جائے وہ صدیق اکبر ہوتا ہے
ہجرت کا موقعہ ہے تو نبی صدیق کے دروازے پر
اور کبھی دولہا بن کر تشریف لاتا ہے تو نبی صدیق کے دروازہ پر

## تم میرے ساتھ ہونا

حدیث پاک میں ہے کہ جب دیگر صحابہ کرام بحکم رسول اللہ علیہ السلام ہجرت



فرما گئے تو ''سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چاہا کہ اسباب سفر مہیا کر کے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر جائیں حضور ﷺ نے فرمایا ٹھہرو مجھے یہ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائے گا تو تم میرے ساتھ ہونا۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ابھی جلدی نہ کرو مجھے امید ہے کہ حق تعالیٰ اس سفر میں کسی کو میرا مصاحب بنائے اس کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس تمنا میں رہے کہ آپ ﷺ کا مصاحب میں بنوں''۔ (مدارج النبوت اردو جلد دوم ص ۹۱)

## روایت المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوپہر کے وقت سخت گرمی کے سبب گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسی چلچلاتی دھوپ میں چادر لپیٹے تشریف لائے حالانکہ ایسے وقت میں گھر سے وہی نکلتا ہے جس کو کوئی شدید معاملہ درپیش ہو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت آپ کا تشریف لانا کسی امر عظیم ہی کی بنا پر ہو گا کبھی آپ ایسے وقت تشریف نہیں لائے۔

حضور علیہ السلام نے استیذان کرتے ہوئے فرمایا گھر میں جو بھی ہو اسے باہر کر دو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ کے سوا گھر میں کوئی موجود نہیں ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے حکم ہجرت بیان فرمایا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ابو بکر بھی خدمت میں رہے گا؟ فرمایا ہاں! تو حضرت ابو بکر معیت مصطفٰی کی خوشی میں رو پڑے۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۵، ۹۶)

## صدیق آج تک ساتھ ہیں

گرامی حضرات!

صدیق پہلے بھی معیت میں تھے وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ

صدیق شب ہجرت بھی معیت میں تھے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

صدیق آج بھی معیت میں ہیں گنبد خضریٰ میں دیکھ لو

عاشق کہتا ہے کہ

اس گنبد خضریٰ میں رحمت کے خزینے ہیں
جب نظر پڑی میری دو یار نظر آئے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ